هو الولی

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

از تصنیف حضرت دستگاہ حقایق انتباہ مجمع کمالات ظاہری باطنی منبع مکارم حسنات صوری معنوی
زبدۂ مفسرین قدوۂ محدثین پیشوای سالکین فانی فی اللہ جناب جد امجد حضرت مولانا مولوی شاہ ولی اللہ
صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

۱۳۱۱

بتصحیح تام وصحت مالا کلام برای فائدہ ہر خاص و عام کمترین انام سید ظہیر الدین عرف سید احمد
نواسہ حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین فخر المتکلمین جناب مولانا مولوی شاہ رفیع الدین صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱۱ھ

در مطبع احمدی متعلقہ مدرسہ عزیزی دہلی واقع طبع یافت



بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی بعث نبیه محمدا
صلے الله علیه وآله وسلم بشیرا و
نذیرا۔ وداعیا الی الله باذنه و
سراجا منیرا۔ ففضل اصحابه برویة
محیاه واستماع کلامه وصحبته ثم
اتبعهم فی الفضل ناسا من امته صح
لهم السند فظاهر العلم وباطنه
الیه صلے الله علیه وآله وسلم
[illegible] اتصالهم الباطن والظاهر
به صلی الله علیه وآله وسلم فهم
حجة الله علی عباده وصفوته
من خلقه وائمة الهدی وقادة التقی
ولولا العلم المأثور منه صلی الله علیه

سب حمد و ثنا [illegible]
مصطفے صلے الله علیه وآله وسلم کو بشیر و نذیر کر کے بھیجا
یعنے اوسکے حکم سے مسلمانون کو بشارت دینے والے
اور کافرونکو ڈرانے والے اور اونکو سراج منیر کیا یعنی چراغ
روشن بدر پہر آپکے اصحاب کو فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت صلعم کے
دیدار مبارک سے مشرف ہوئے اور آپکی حدیث شریف سنی اور
صحبت سے فیضیاب ہوئے صحابہ کے بعد تابعین کو فضیلت عطا
کی کہ آنحضرت صلعم کے علم ظاہر باطن کی انسے سند لیجاتی
ہے اور انکے ظاہر باطن کا اتصال آنحضرت صلعم سے ظاہر و
مستحکم ہوا سو وہ الله تعالی کی حجت ہین اسکے بندون پر
اور الله تعالی کے برگزیدہ ہین اوسکی مخلوق مین اور
ہدایت کی امام اور تقوی کے پیشوا ہین اور علم آنحضرت
صلے الله علیه وآله وسلم کا اگر روایۃً منقول نہوتا

والہ وسلم باالاسانید والفہم الذی
یوتیہ اللہ عزوجل من شاء فذلک
العلم لم یتعبد اللہ ولم یہتد احد
ولا تقرب بنی وصلے اللہ علے افضل
خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین
اما بعد می گوید احمد بن عبدالرحیم
العمری الدہلوی المعروف بولی اللہ
تجاوز اللہ تعالی ومشائخہ ووالدیہ
برحمۃ العظمیٰ این رسالہ ایست مسمے
بانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
واسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
...سلم و باطن
علم بآن متمسک شدہ وخود را بطرفے از آن
بستہ جعل اللہ تالیفہا خالصا لوجہ الکریم
واعاد علے وعلی الناس منہا الحظ الجسیم
مقدمہ باید دانست کہ یکے از نعم خدائے
تعالی برامت مصطفویہ علے صاحبہا
الصلوات والتسلیمات آنست کہ ارتباط
درسلسلہ ہای ایشان تا پیغامبر صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم صحیح وثابت است اگرچہ اوائل امت
را با اواخر امت در بعض امور اختلاف
بودہ باشد پس صوفیہ صافیہ ارتباط
ایشان در زمن اول بصحبت وتعلیم وتادب
بآداب تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ

اسناد سے اور اوس فہم سے جو اللہ تعالی
جسے چاہتا ہے بخشتا ہے تو کوئی اللہ تعالی
کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نہ پاتا اور
نہ کوئی بشر مقرب ہوتا اللہ جل شانہ کا وصلی
اللہ علی افضل خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین
اسکے بعد کہتا ہے احمد بن عبدالرحیم عمری
دہلوی عرف ولی اللہ خدا اوسکو اور اوس کے
مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمی میں ڈہانک
لیوے یہ رسالہ ہے کہ اس کا نام **انتباہ
فی سلاسل اولیاء اللہ** واسانید
وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
تالیف کیا گیا واسطے تعریف اون سلسلوں کی جو
کے جنسے یہ فقیر علم ظاہر وباطن میں سند رکھتا
ہے خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے
او مجھے اور اور لوگوں کو اس سے نصیب کامل
عطا فرمائے **مقدمہ** جاننا چاہیے کہ اللہ
تعالی کی جو نعمتیں اس امت محمدی پر ہیں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونمیں سے ایک یہ ہے
کہ سلسلوں کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم تک صحیح وثابت ہے اگرچہ بعض امور میں
اوائل امت اور اواخر امت کا اختلاف
ہو تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ
میں ہوئے ہیں تو اونکا ارتباط صحبت اور تعلیم
اور نفس کی تہذیب کے آداب سے متادب
ہونے سے تھا اوس وقت خرقہ

وبیعت و در زمن سید الطائفہ جنید
بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد و بعد ازان
رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسلہ بہمہ
این امور محقق است و اختلاف صور ارتباط
ضرر نمی کند و خرقہ و بیعت را اصلی ہست
از سنت سنیہ اما خرقہ پس اصلش الباس
آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ
را بہ عبد الرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر
گردانید و اما بیعت پس وجود آن و
اعتبار آن از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم مستفیض یقینی ہست کما لا یخفی و علمای
کرام ارتباط ایشان در زمن اول باستماع
احادیث و حفظ آن در وعاء قلب بود و بعد
ازان تصنیف کتب و قراءة و مناولہ و
اجازت و وجادہ آن پیدا شد و ارتباط
سلسلہ بہمہ این امور صحیح است و اختلاف
صور را اثری نیست و ہر یکے ازین امور
اصلی دارد از سنت سنیہ اما قراءة پس اصلش
قراءة عبد اللہ بن مسعود است و سوال اعرابی
و مناولہ اصلش کتابت آنحضرت ست باطراف
بلدان و مناولہ صحیفہ بعبد اللہ بن جحش و
ہمچنین اجازت و وجادہ را اصول است
کہ در کتب حدیث مبین می شود بالجملہ رسم
قدیم صوفیہ است کہ یاران خود را خرقہ
می پوشانند از قلنسوہ و عمامہ و قمیص و قبا

اور بیعت نہ تھی اور سید الطائفہ حضرت
جنید بغدادی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ
کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اوسکے بیعت کا
دستور جاری ہوا۔ اور ارتباط ان امور کے
سلسلہ روشن کا متحقق یعنی صحیح و ثابت ہے
اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتیں جو مختلف ہیں
ان سے کچھ ضرر نہیں اور خرقہ اور بیعت کی
اصل یہی سنت سنیہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن
بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب اونکو امیر لشکر کیا تھا
اور بیعت کی اصل تو خود آنحضرت صلعم سے مستفیض اور
متواتر یقینی ہے کچھ چھپی نہیں پس زمانہ اول میں علمائے
کرام کا ارتباط حدیثیں سننے اور اونکو اپنے دل
میں محفوظ کرنا تھا بعد اسکے کتابیں تصنیف ہونیکی اور
قراۃ اور مناولہ اور اجازت اور وجادت
جاری ہوئی اور سلسلوں کا ارتباط ان سب امور
میں صحیح ہے اور صورتوں کے اختلاف کا کچھ
مضائقہ نہیں اور ان سب کا تو کچھ سنت سنیہ میں
اصل ہے چنانچہ قراۃ کی اصل تو حضرت عبد اللہ بن
مسعود کے اور اعرابی کا سوال اور مناولہ کی اصل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین اطراف
بلاد میں و مناولہ صحیفہ عبد اللہ بن جحش کو دیکر صحیح
اجازت اور وجادت کے اصول ہیں جو کتب حدیث
میں بیان ہے غرض صوفیہ کی رسم قدیم یہی کہ اپنے
یاروں کو خرقہ پہنانی ہیں خواہ کلاہ خواہ عمامہ خواہ قمیص خواہ قبا

ورداو ازار ہرچہ میسر شود بہ وجہ یکے
خرقہ اجازت چون خواہند کہ کسے
را از محبان خود اجازت طریقہ دہند
واورا نائب خود سازند در تلقین وصحبت
با طالبان واخذ بیعت واعطاء خرقہ
اورا خرقہ دہند وشرط آن قبولیت
این معنیست دیگر خرقہ ارادت
چون عزیزے در زمرۂ صوفیان داخل شد
واعمال ایشان بجد تمام پیش گرفت
اورا خرقہ عطا می کنند تا علامت دخول
او باشد در طریقۂ صوفیہ شرط او در دیت
جد وجہد است وتفرس استقامت او
درین باب سوم خرقہ تبرک چون برکسے
مہربان شوند کہ برکات عزیزان شامل
حال او باشد اورا خرقہ دہند بغیر
ملاحظۂ شرطے بادشاہ باشد یا امیر یا تاجر
وہمچنین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت
توبہ از معاصی وآن عام ست ہر مسلمان را
وبیعت تبرک بدخول درسلسلۂ صالحین وآن
نیز عام ست وبیعت تحکیم کہ شیخ را در سلوک
طریقہ مجاہدہ بر خود حکم سازد وبجد تمام این
راہ را سلوک نماید وآن مخصوص باصحاب
ارادت ست ودر ہیئت بیعت اختلاف
است جمہور صوفیہ دیا بعرب ہیئت
خود را برکف دست راست ...

خواہ چادر خواہ ازار جو کچھ میسر ہوا ور
اوسکی تین طرحین ہین ایک تو خرقہ اجازت کہ جب
چاہتے ہین کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت
دین اور اوسکو اپنا نائب کرین تلقین میں
اور صحبت میں کہ طالبون سے بیعت لے اور خرقہ
عطا کرے تو اوسکو خرقہ دیتے ہین سو اوسکی
شرط اس امور کا قبول کرنا ہی دوسری طرح
خرقہ ارادت ہے کہ جب کوئی عزیز صوفیون کے
زمرہ مین داخل ہوتا ہے اور انکے سے عمل جد وجہد
کرنے لگتا ہے اوسکو خرقہ عطا کرتے ہین کہ اوسکی
صوفیون مین داخل ہونے کی علامت ہوا اور اوسکی
شرط ان امور مین دیکھ لینا ہے کہ وہ جہد کوشش
کرتا ہے ان امور مین اور استقامت رکھتا ہے
تیسرا خرقہ تبرک ہے کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہین کہ
صوفیونکی برکات اوسکے شامل حال ہون اوسکو
خرقہ دیتے ہین اوسمین کچھ شرط نہین بادشاہ ہو یا
امیر یا سوداگر کوئی ہوا اور اسی طرح بیعت
بھی کئی قسم کی ہے ایک تو بیعت توبہ ہے کہ گناہ سے
توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کے واسطے
جس سے چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت
لے لیوے اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے
سلسلہ مین داخل ہو سو وہ بھی عام ہی اور ایک
بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ مین
اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس
رستے چلے سو یہ خاص ہے ارباب ارادت کے

بیعت السنان بیعت گر شیخ کف دست راست

طالب نهد و هر یکی با بهام و اصابع کف
دیگری را قبض کند و بعد قراءة سوره فاتحه
و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللهم
انی اشهدک و اشهد ملائکتک و
انبیاءک و اولیاءک انی قبلته شیخا
فی الله و مرشدا و داعیا و شیخ گوید اللهم
انی اشهدک و اشهد ملائکتک و
انبیاءک و اولیاءک انی قبلته ولدا
فی الله. بعد ازان دعا کند و بانچه ضروری
داند وصیت کند و بهمین هیئت اشاره واقع
شده است در آیت ید الله فوق ایدیهم
و الحمد والدین فقیر را از رویای آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم و این فقیر نیز
از رویای آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
معلوم کرده است هیئت آن مصافحه است
دو دست طالب درمیان دو دست شیخ
باشد و کلمات مبارکه ماثوره که در حدیث
صحیح آمده است بگوید و در آخر بگوید
اخترت الطریقة الفلانیة و این بحث
در رساله القول الجمیل فی سواء السبیل ذکر
کرده ایم و هذا اوان الشروع فی المقصود +

فصل

در عالم باطن ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و صحبت و خرقه
و فیض توجه و تلقین بجناب عالیحضرت پیغامبر صلی الله
علیه وآله وسلم است تفصیل این اجمال آنکه این ...

رکھتا ہی اور انگوٹھی اور انگلیون سے ایک دوسرے کا
ہاتھ پکڑتا ہے اور بعد سورہ فاتحہ پڑھنے اور
قرآن شریف کی آیتین پڑھنے کی مرید کہتا ہی
اللّٰھم انی اشھدک و اشھد
ملائکتک و انبیاءک و اولیاءک
انی قبلتہ شیخا فی اللہ و
مرشدا و داعیا - اور شیخ کہتا ہے
اللّٰھم انی اشھدک و اشھد ملائکتک
و انبیاءک انی قبلتہ ولدا فی اللہ +
...... اسکے بعد دعا کرے اور ضروری باتون کی وصیت
کرے اور اسی آیت کا اشارہ ہی آیہ کریمہ ید اللہ فوق
ایدیھم مین اور جو طریقہ بیعت اس فقیر کے والد کو خواب
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کا معلوم
ہوا ہی اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
خواب مین معلوم ہوا ہی اسکی صورت مصافحہ کی ہے
کہ دونو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونو ہاتھوں کے بیچ مین ہون اور
کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف مین آئے ہین کہتے
ہین اور بعد اس کے کہتے ہین اخترت الطریقة
الفلانیة اور اس کا سب ذکر ہمنے کتاب قول الجمیل فی
سواء السبیل مین مذکور کر دیا ہے اور اب مقصد کے شروع
کا وقت ہے -

فصل

اس فقیر کو ارتباط بیعت صحبت - و خرقہ
و فیض توجہ و تلقین عالم باطن مین آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ

بیان نسبت خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقیر در واقعہ دید کہ بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ است و مقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت مثالیہ افاضہ فرمودند یکی جسمی کہ جانب اعلی و اسفل او ہر دو پیراہن دارد و اعلی آن عریض تر است از اسفل و درمیان اعلی تا اسفل بتدریجیت چنانکہ در جسم مخروطی می باشد و آن مثال نسبت خاصہ آنحضرت است صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین و در وسط آن عودی مرکوز است و آن تمثال نسبت سالکان است کہ از جذب چندان بہرہ نیافتہ اند سوم جسمی شبیہ ثانی الا آنکہ عود بر زمین قائم است و آن طبق بر وے معتمد و آن تمثال نسبت مجذوبان است کہ از مراتب سلوک چندان بہرہ ندارند و در ضمن نمودن این صورتہا می سہ گانہ القا فرمودند کہ نسبت خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنست کہ طبقات مجردہ روحانیہ و مراتب سفلانیہ جسمانیہ ہمہ بکمالات مناسبہ خود متصف باشند و مراتب روحانیہ قوی تر بود و ہیچ چیز از مراتب روحانیہ نباشد الا کہ او را در عالم نسمیہ خلیفہ و نمودجی ہست

اس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا ہے اور روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ دیکھی۔ اول تو ایک ایسا جسم کہ اوسکا اعلی اور اسفل پیراہن رکھتا ہے اور اعلی اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان اعلی اور اسفل کے تدریج ہے جیسے جسم مخروطی میں ... ہوتی ہے اور وہ تمثال [illegible] ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت کی پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مدور جیسے ایک طباق زمین پر رکھا ہوا اور اوسمین ایک لکڑی گڑی ہوئی ہو وہ تمثال سالکوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے جذب کا چندان حصہ نپایا ہو تیسرے ایسی شکل جیسی دوسرے سے تھا لیکن وہ اس طرح کہ جیسے لکڑی زمین میں گڑی ہوئی اور طباق اوسکے اوپر ہو۔ وہ تمثال مجذوبوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے سلوک کا چندان حصہ نہیں پایا اور ان تینوں تمثالوں کے دکھلانے کے درمیان یہ بات دل میں ڈالی کہ خاص نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے کہ طبقات مجردہ روحانیہ اور مراتب سفلانیہ جسمانیہ سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کے ساتھ متصف ہوں اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں جسکا عالم نسمیہ میں خلیفہ اور نمونہ نہیں ہے۔

مانند آن که محبت ذاتیه را نمونه باشد و آن
محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفه
باشد و آن سجده ظاهر و آنانکه این جامعیت
را نیافته اند دو قسم اند قسمی مجذوب باشند که
تکمیل مراتب روحانیه کرده اند دون
المراتب النسمیه و وسعت درجات ایشان
فوق است فقط و قسمی سالکانند که تکمیل
مراتب سافله کرده اند دون المراتب الروحانیه
و وسعت کمال ایشان درجات تحت
است و بس چون این معرفت جلیله
بخاطرم جا گرفت آنحضرت صلی الله علیه و
آله وسلم تبسم کنان سر از جیب مراقبه
بیرون آوردند و دو دست خویش
بر داشتند و اشارت فرمودند به بیعت
و مصافحه این فقیر بر خاست و زانو بزانو
متصل ساخته و دست خود در میان دو
دست آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
نهاد و بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت
چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور
مبارک چشم بسته متوجه شد آنگاه
همان نسبت خاصه که سابقاً علم آن داده
بودند عطا فرمودند فاحطت بها علما
و حاشا درین واقعه هیچ کلمه و کلام درمیان
نبود و افاضه روحانیه بود باشارت
و فعل و چون این فقیر بزیارت مدینه منوره

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہی محبت افعال اور
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے سجدہ ظاہر
اور جن لوگونکو یہہ جامعیت نہین ملی ہے وہ دو
قسم ہین ایک قسم تو مجذوب ہین کہ اونہون نے مراتب
روحانیہ کی تکمیل کی ہے سوای مراتب نسمیہ کے
ان کی وسعت درجات فقط فوق ہے اور
دوسری قسم سالک ہین کہ مراتب سافلہ کے
تکمیل کی ہے سوای مراتب روحانیہ کے ان کی
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہی اور بس جب
یہ معرفت جلیلہ میری خاطر ہین جمے آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک
گریبان مراقبہ سے اوٹھایا اور اپنے دونو مبارک
ہاتھ اوٹھائی اور اشارہ فرمایا بیعت اور مصافحہ کا
یہ فقیر اوٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھ کر اپنے دونو
ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دونو
مبارک ہاتھون ہین رکھے اور بیعت کی بعد فراغ
بیعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی
مبارک آنکھین بند کین اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھین
آن کے حضور مبارک ہین بند کین اوس وقت آپنے
وہی نسبت خاصہ جسکا پہلے علم القا فرمایا تھا عطا
فرمائی تو مین محیط ہو گیا از روی علم کے اور حاشا للہ
کہ اس واقعہ مین کچھہ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا فقط
روحانی فیض تھا یا اشارہ اور فعل تھا۔ اور
جب یہ فقیر مدینہ منورہ پہونچا۔

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

رسید و مدتے بر قبر مبارک متوجہ شدہ مراتب
جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم طے کرد آنگاہ
این فقیر را ببزرگی و حکیم ملقب ساختند و طریقہ
عنایت فرمودند و آنچہ در علم مشکلات داشتم
پرسیدم جواب باصواب اکثر آن چیزہا
در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان
طریقہ در رسالہ ہمعات میسر شد و یکے ازان
جوابہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا
نوشتہ شد این فقیر در جناب آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عرض کرد بوجہے از
کلام روحانی کہ آنحضرت چہ میفرمایند در
فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوی میکنند و
باصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عداوت
دارند افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت
باطل است و بطلان مذہب ایشان از تامل
در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر
خواہد شد انتہی بعد افاقت ازان حالت در
معنے امام تامل کردہ شد معلوم گشت
کہ ایشان میگویند کہ امام معصوم مفترض
الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت
از القای حکم الٰہی بر باطن است بطریق
اجتہاد یا الہام یا امن از خطا دران مسئلہ
او را اثبات می کنند و میگویند او را خدائے
تعالیٰ نصب کردہ است برائے مردمان

پہنچا اور ایک مدت تک روضہ انور مین متوجہ بیٹھا
سب مراتب جذب و سلوک کے ابتدا سے انتہا
تک طی کیئے اوسوقت اس فقیر کو القاب بزرگی
و حکیم سے ملقب فرمایا اور ایک طریقہ عنایت
فرمایا اور جو جو علم مین مشکلات تھی مینے پوچھی
اور اونکا جواب باصواب پایا اُن مین سے اکثر
مینے رسالہ فیوض الحرمین لکھے ہین اور طریقہ کا
بیان رسالہ ہمعات مین میسر ہوا اور ایک اون
جوابون مین سے جو رسالہ فیوض الحرمین مین نہین لکھا
اس مین لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس فقیر نے ایک وجہ
روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم مین عرض کیا کہ فرقہ شیعہ کے واسطے کیا ارشاد
ہے کہ یہ اہلبیت کی محبت کا دعوی کرتے ہین اور
اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہین تو
افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب باطل ہے
اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جاویگا
جب غور کروگے لفظ امام کی تعریف مین جو انہون نے
مقرر کی ہے انتہی۔ بعد اوس حالت کے افاقہ سے
مینے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہین امام معصوم
مفترض الطاعت ہوتا ہے اور وحی باطنی کہ
عبارت ہے حکم الٰہی کے القا ہونے سے باطن
مین یا الہام یا امن خطا سے اوس مسئلہ مین
ثابت کرتے ہین بطریق اجتہاد کے اور کہتے
ہین کہ اوس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگون
کے واسطے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲۱۲

تا ایشان را احکام الٰہی رسانند و بحقیقت معنی
نبوت ہمین خصال رجوع می کنند زیرا کہ
بعثه الله لتبلیغ الاحکام حاصلش ہمین
نصب و افتراض طاعت است پس بحقیقت
ایشان قائل بختم نبوت نیستند و آئمہ را
رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ
نام نبوت نمی گویند و ہل عقیدۃ اقبح
من ذلک و در عالم ظاہر این فقیر را از جہت
بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت و تلقین اشغال
ہمہ این امور یا بعض این امور با جمیع خانوادہ
ہای طریقہ کہ امروز بر روی زمین مشہورند
یا اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است الحمد
للہ از انجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہای
مشہورہ می نویسد بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور
ترین طرق است در عرب و ہندوستان
و نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر
شہرت تمام دارد و در حرمین نیز شائع
شدہ و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور
است و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر
سند و کبرویہ در توران و کشمیر و شطاریہ
در ہندوستان و شاذلیہ در مغرب و مصر و
سوادان و مدینہ فی الجملہ و در مغرب و عیدروسیہ
در حضرموت سلسلہ صحبت این فقیر در طریق
تہذیب باطن تا حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مستفیض متصل یقینی الوقوع است

کہ اونکو احکام الٰہی پہنچاویں اور فی الحقیقت نبوت کے
معنے یہی خصلتیں ہیں اسواسطے کہ نبی کی تعریف یہی
ہے کہ بعثه الله لتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے
اوسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل
یہی مقرر کرنا اور افتراض طاعت ہے تو یہ لوگ در
حقیقت ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں اور اماموں
رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں
اگرچہ نبوت کا نام نہ لیں اس عقیدہ سے بھی
کوئی اور بدتر عقیدہ ہے اور عالم ظاہر میں اس
فقیر کو وجہ بیعت اور صحبت و خرقہ اور اجازت اور
تلقین اشغال کے یہ سب امور یا انہیں کے بعضے امور اور سب خانوادوں
طریقے سے جو آجکل روئے زمین پر مشہور ہیں یا انہیں
کے اکثر سے ربط حاصل ہے انہیں میں سے اس رسالہ میں مشہور
خانوادوں کی سند لکھتا ہے حاصل کلام یہ کہ سب طریقوں سے
قادریہ طریقہ عرب اور ہندوستان میں بہت مشہور ہے
اور نقشبندیہ بلاد ہندوستان اور ماوراء النہر میں بہت
مشہور ہے اور حرمین میں بھی شائع ہوا ہے اور چشتیہ طریقہ
ہندوستان میں بہت مشہور ہے اور سہروردیہ خراسان و
کشمیر و سند کے نواحی میں اور کبرویہ طریقہ توران و
کشمیر میں اور شطاریہ ہندوستان میں اور شاذلیہ
مغرب و مصر اور اوسکے نواحی اور مدینہ میں فی الجملہ مشہور ہے
میں اور عیدروسیہ طریقہ حضرموت میں اس فقیر کا
سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم تک مستفیض متصل یقینی الوقوع ہے

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

کہ ہر یکے از رجال سلسلہ با شیخ خود
صحبت داشتہ و آداب طریق فرا گرفتہ
بے شبہ ہر چند تعین آن آداب و اشتغال
یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار
مدتے صحبت داشت و بیعت کرد و از
آداب طریقہ طرفے عظیم آموخت و اشتغال
طرق مشہورہ اخذ کرد و خرقہ صوفیانہ از دست
ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجہ کردند
و اصل نسبت حضور از توجہ ایشان حاصل کرد
و کرامات بسیار بچشم خود دید و واقعات
عجیبہ و اتفاقات غریبہ کہ بر ایشان و شیوخ
ایشان واقع شدہ بود یاد گرفت چنانکہ
قسم اول از کتاب انفاس العارفین بیان میکنید
و در آخر عمر اجازت تلقین و بیعت و صحبت و
توجہ دادند و کلمہ یدک کیدی
مکرر گفتند والحمد للہ علی ذالک حمدا
کثیرا مبارکا فیہ وہو صحب
شیوخا کثیرۃ منہم السید عبد اللہ
صحب الشیخ آدم البنوری صحب
الشیخ احمد السرہندی صحب
خواجہ محمد باقی صحب
خواجہ امکنکی صحب مولنا
درویش محمد صحب مولنا
زاہد صحب خواجہ عبید اللہ
الاحرار صحب شیوخا کثیرۃ منہم

کہ ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ
صحبت رکھی ہے اور آداب طریقہ حاصل کئے ہین
بے شبہ ہر چند تعین ہونا اون آداب و اشغال کا
یقینی نہین ہے پس فقیر ایک مدت حضرت والد
بزرگوار کی صحبت مین رہا ہے اور بیعت کی ہے
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور طریقہ
اشغال اخذ کیے ہین اور خرقہ صوفیانہ انکے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خلوت مین اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی
ہے اور اصل نسبت حضور کی انکی توجہ سے حاصل
کی ہے اور بہت کرامتین اپنی آنکھوں سے دیکھی ہین
اور واقعات عجیبہ اور اتفاقات غریبہ جو ان پر اور
انکے مشائخ پر واقع ہوئی ہین یاد کیے ہین چنانچہ
قسم اول کتاب انفاس العارفین مین بیان کئے ہین
اور اخیر عمر مین اجازت تلقین اور بیعت و صحبت
و توجہ کی عنایت فرمائی ہے اور کلمہ یدک کیدی
مکرر فرمایا ہے یعنے اسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے
سو الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ اور انہون نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ
سے انھین مین سے سید عبد اللہ ہین کہ انہون نے
صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری سے اور انہون نے
شیخ احمد سرہندی سے انہون نے خواجہ
محمد باقی سے انہون نے خواجہ امکنکی سے انہون
نے مولانا درویش محمد سے اور انہون نے مولانا
زاہد سے اور انہون نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت مین رہے ہین

مولانا یعقوب الچرخی و خواجه علاء الدین
الغجدوانی صحبا خواجه نقشبند
بلا واسطه و صحب الاول ایضا خواجه
علاء الدین العطار و الثانی خواجه
محمد پارسا و هما من کبار اصحاب خواجه
نقشبند صحب شیوخا کثیرة اجلهم
خواجه محمد بابا السماسی و خلیفة الامیر
سید کلال و الخواجه محمد صحب خواجه
علیا الرامیتنی صحب خواجه محمود الخیر
فغنوی صحب خواجه عارف ریوکری
صحب خواجه عبد الخالق الغجدوانی
صحب خواجه یوسف الهمدانی صحب ابا
علی الفارمدی صحب شیوخا کثیرة اجلهم
اثنان احدهما الامام ابو القاسم القشیری
صحب ابا علی الدقاق صحب ابا القاسم
النصیرابادی صحب ابا علی الرودباری
و ابا بکر الشبلی و ابا بکر الواسطی صحبوا سید
الطائفة الجنید البغدادی و الثانی
خواجه ابا القاسم الکرکانی صحب ابا عثمان
المغربی صحب ابا علی الکاتب صحب ابا علی
الرودباری صحب جنید البغدادی و
الجنید البغدادی صحب خاله السری
السقطی صحب معروف الکرخی صحب شیوخا
کثیرة اجلهم اثنان احدهما الامام
علی بن موسی الرضا صحب اباه الامام

کہ انہیں سے مولانا یعقوب چرخی ہیں اور خواجہ
علاؤالدین غجدوانی ہیں یہ دونو صحبت میں رہی ہیں خواجہ
نقشبند کے بلا واسطہ اور مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاؤالدین
عطار کی صحبت میں بھی رہی ہیں اور خواجہ علاؤالدین غجدوانی
خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں رہی ہیں اور یہ دونو صاحب
بڑے بڑے اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہی ہیں کہ ان
میں بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سماسی ہیں اور خلیفہ امیر سید
کلال ہیں اور خواجہ محمد صحبت میں رہی ہیں خواجہ علی
رامیتنی کے وہ صحبت میں رہی ہیں خواجہ محمود خیر فغنوی کے اور خواجہ
محمود صحبت میں رہی ہیں خواجہ عارف ریوکری کے خواجہ
عارف رہی ہیں صحبت میں خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے اور خواجہ
عبد الخالق صحبت میں خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف صحبت
میں رہی ہیں ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بہت سے شیوخ کی خدمت
میں رہی ہیں کہ ان میں دو بہت بزرگ ہیں ایک تو امام ابو القاسم
قشیری کہ وہ صحبت میں رہی ہیں ابو علی دقاق کے اور ابو علی دقاق
ابو القاسم نصیرابادی کے اور ابو القاسم ابو علی رودباری کے اور ابو بکر
شبلی اور ابو بکر واسطی کے جنہوں نے صحبت پائی ہے سید الطائفہ جنید بغداد
کی اور دوسرے خواجہ ابو القاسم کرکانی ہیں جو صحبت میں رہی ہیں
ابو عثمان مغربی کے اور ابو عثمان ابو علی کاتب کے اور ابو علی کاتب
ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری جنید بغدادی
کے اور جنید بغدادی صحبت میں رہی ہیں اپنے ماموں سری
سقطی کے اور سری سقطی معروف کرخی کے اور معروف کرخی
صحبت میں رہی ہیں بہت سے شیوخ کے کہ ان میں دو بہت
بزرگ ہیں ایک تو امام علی بن موسی رضا اور دوسرے اپنے

موسیٰ صحب اباہ الامام جعفر الصادق
صحب اباہ الامام محمد الباقر صحب اباہ الامام زین العابدین
صحب اباہ الامام حسین صحب اباہ امیر المومنین
علی ابن ابی طالب صحب سید المرسلین صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم وثانیہما داؤد الطائی
صحب حبیبا العجمی صحب الحسن البصری صحب اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہم انس
خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم وحافظ سنتہ۔ باید دانست کہ طریقہ
کہ امروز محفوظ است منشاء آن جنید بغدادی است
و خرقہ محفوظ امروز ہمان است کہ بواسطہ جنید است
و ازین سلسلہ سید عبد اللہ حامل بودند و بالاتر
از ایشان تا خواجہ محمد باقی در ہند مقتدای
صوفیہ بودند و بارشاد ایشان عالمی بہ
منزل مقصود رسید و از خواجہ امکنہ تا خواجہ
عبد الخالق در ملک ماوراء النہر بودند ہر یکی در زمان
خود مرجع صوفیہ و مقتدای طالبان و بفضل و
ارشاد مشہور آنچہ در مکتوبات حضرت خواجہ
محمد باقی مسطور است و تابعان ایشان بر آن رفتہ اند
ہمین سلسلات کہ نوشتہ شد و در شجرہ بعض اہل بیت خواجہ
محمد امکنہ یافتہ شد کہ خواجہ محمد امکنہ ارتباط انابت و
صحبت در خفیہ بخواجہ محمد درویش داشت از مولانا
زاہد را نیز ملاقات کردہ اند و ایشان ہر دو صحبت
حضرت خواجہ عبید اللہ احرار دریافتہ اند واللہ اعلم
و بالاتر از خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتند و ایشان

موسیٰ کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی اور وہ
اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین
کے اور وہ اپنے والد امام حسین رض کے اور وہ اپنے والد امیر المومنین
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے انمین سے داؤد طائی
کہ وہ صحبت مین ہے حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری کے
اور وہ اصحابون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انمین سے
انس خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جو سنت
رسول اللہ کے حافظ ہین جاننا چاہیے کہ جو طریقہ
آجکے دن محفوظ ہے اوسکا منشاء جنید بغدادی ہین
اور خرقہ بھی محفوظ وہی ہے جو جنید بغدادی کے واسطے
سے ہے اور اس سلسلے سے سید عبد اللہ حامل تھے
اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہند مین مقتدا
صوفیہ کے تھے اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل
مقصود کو پہنچا اور خواجہ امکنہ سے خواجہ عبد الخالق تک
ماوراء النہر کے ملک مین تھے ہر ایک اپنے زمانہ مین صوفیوں کے
مرجع اور طالبوں کے مقتدا اور فضل و ارشاد مین مشہور
تھے وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات مین لکھا
ہے اور انکے پیرو اسی پر ہین وہ یہی سلسلہ ہے جو لکھا
گیا اور بعض کے شجرہ مین اہل بیت خواجہ محمد امکنہ کے
لکھا ہے کہ خواجہ محمد امکنہ مریدی اور صحبت خفیہ مین
خواجہ محمد درویش سے رکھتے تھے اور مولانا زاہد سے
بھی ملے ہین اور یہ دونوں صحبت مین خواجہ عبید اللہ
احرار کے رہے ہین واللہ اعلم اور خواجہ نقشبند سے اوپر
طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا اور یہ ملی کر

چو محبت می کردند وانطرف از خواجه نقشبند رحمة الله
نقشبندیه میگفتند وایشان اکتفا کردند بخفیه واز
خواجه یوسف همدانی تا جنید از راه ابوالقاسم
قشیری جامع بودند در علم ظاهر و باطن و
محدث بودند و تذکیر میکردند واز راه
ابوالقاسم گرگانی خصوص بکشف وقائع
مریدان وطریق سلوک ایشان و اختصاص
هر یکی با شیخ خود درین سلسله از راه صحبت
و خرقه و تلقین یقینی است که شبهه دران
دخل نبود باید دانست که آنچه درین سلسله
بغیر انقطاع یافته شد تهذیب قلب و
عقل ونفس است اما تهذیب لطائف خفیه
واحوالی که به تهذیب آن متفرع شود از
قبیل ثمرات و مواهب است نه از قبیل
مواریث و باید دانست که بنور بفتح موحده
و تشدید نون بلده ایست از توابع سهرند و
سهرند بکسر سین مهمله و سکون ها و فتح رای مهمله
بلده ایست عظیمه مابین لاهور و دهلی و در اصل
نام آن سهرند یعنی بیشه شیر است در زبان
فارسی گویان سرهند مستعمل می شود و الکنه
نام موضعی است نزدیک شهر شیراز و آنرا
الخنه نیز گویند و چرخ بجیم فارسی و رای مهمله
و آخر آن خای معجمه نام قریه ایست از
توابع غزنین نقشبند نسبت است بحرفه کمخاب بافی
که ایشان و پدر ایشان بآن مشغول بودند کذا فی سفینة الاولیا

ذکر جہر کیا کرتے تھے اور اس طرف خواجہ نقشبند تک
طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے اور انہوں نے خفیہ ذکر
پر اکتفا کیا اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جنید تک
ابوالقاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے
علم ظاہر و علم باطن کے اور محدث تھے اور وعظ
کہتے تھے اور ابوالقاسم گرگانی کے طریق سے
سب کو مریدوں کے حال کے کشف سے اور انکے
سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے شیخ
سے اس سلسلہ میں از راہ صحبت و خرقہ و تلقین کے
یقینی ہے کہ اوس میں کچھ شک و شبہ کو دخل نہیں
جاننا چاہیے کہ اس سلسلہ میں جو بلا انقطاع
پایا جاتا ہے وہ تہذیب قلب و عقل و نفس ہے لیکن
تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اوسکی تہذیب سے
متفرع ہوتے ہیں وہ ثمرات و مواہب کی قسم
سے ہیں اور جاننا چاہیے کہ بنور بفتح موحدہ و
تشدید نون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور
سہرند بکسر سین و سکون ہا و فتح رای مہملہ ایک شہر
عظیم ہے درمیان لاہور اور دہلی کے اصل میں
اوسکا نام سہرند ہے یعنی جنگل شیر کا اور فارسی
گویوں کی زبان پر سرہند مستعمل ہوا ہے اور الکنہ
ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اور اسکو
الخنہ بھی کہتے ہیں اور چرخ بجیم فارسی و رای مہملہ اور آخر
خای معجمہ ایک گاؤں کا نام ہے توابع غزنین سے
نقشبند نسبت ہے کمخاب بافی کے حرفہ کی طرف
کہ یہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کذا فی سفینۃ الاولیا

وغجدوان بشین معجمه بکسون وسکون جیم نام موضعی
است از توابع بخارا بذا هو المشهور وکفوی
در طبقات حنفیه گفته است بضم الغین المعجمه
سکون الجیم وضم الدال المهملة قریة علی ستة
فراسخ من بخارا وفی اللب بفتح الدال المهمله
والله اعلم الخبیر فغنی بفتح فاء وسکون
غین معجمه ونون دیهی است از توابع بخارا
وریوکر بکسر راء مهمله دیهی است از توابع بخارا
رامیتن بفتح راء مهمله وکسر میم وسکون یای تحتیه
وکسر مثناة آخره نون قصبه ایست از توابع
بخارا سماسی بفتح سین مهمله وکسر ثانیه
دیهی ست از توابع شهر طوس که امروز آنرا
مشهد میگویند ونسبت بآن دیهه سماسیست
بفتح سین ثانیه ودو یا قشیری نسبت است
به بنی قشیر بضم قاف وفتح شین معجمه قبیله از
عرب ودقاق بتشدید قاف اول واسط
شهریست میان بصره وکوفه ودر رودباری
نسبت بناحیه منشای اصول ایشان بود
گرگانی بضم کاف اعرابی وتشدید مهمله و
کاف عجمیه دیهی ست از دیهای مشهد
سری بفتح سین وکسر راء مهمله وتشدید یای
تحتیه در لغت بمعنی جوان مرد سقطی نسبت بسقط
فروشی وسقط متاع حقیر را گویند در بعض شجره
سری سقطی بن المغلس دیده شد المغلس بضم میم
وفتح غین معجمه وتشدید لام وسین مهمله در لغت

غجدوان بشین معجمه مکسوره وسکون جیم ایک موضع کا
نام ہے توابع بخارا سے یہی ہی مشہور ہے اور کفوی
نے طبقات حنفیہ میں کہا ہے کہ بضم غین معجمہ وسکون
جیم وضم دال مہملہ ایک گانو ہے بخارا سے چھ فرسنگ
اور لب میں لکھا ہے بفتح دال مہملہ واللہ اعلم والخبیر
فغنی بفتح فاء وسکون غین معجمہ نون ایک گانون
ہے بخارا کے توابع سے اور ریوکر بکسرہ راء مہملہ بھی
ایک گانون ہے توابع بخارا سے رامیتن بفتح
رای مہملہ وکسر میم وسکون یائے تحتیہ وکسر مثناۃ
آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے سماسی
بفتح سین مہملہ وکسر سین مہملہ ثانیہ ایک گانو
ہے توابع شہر طوس سے کہ آجکل اوسکو مشہد کہتے ہیں
اوس گانون سے نسبت کر کے سماسی کہتے ہیں
سین مہملہ ثانیہ کی فتح اور دو یا ی سے قشیری
نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف وفتح شین معجمہ
عرب کا قبیلہ ہے اور دقاق بتشدید قاف اول واسط
ایک شہر ہے درمیان بصری اور کوفے کے اور رودباری
نسبت ہے ایک اطراف کی کہ انکی اصول کا منشاء ہے
انکے آباؤ اجداد کی پیدائش وہان کی گرگانی بضم کاف
عربی وتشدید مہملہ اور کاف عجمیہ ایک گانون ہے مشہد کے
گانوں میں سے سری بفتح سین مہملہ وکسرہ راء مہملہ وتشدید یائے
تحتیہ لغت میں بمعنی جوانمرد ہی سقطی نسبت ہے سقط
فروشی ہے اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہیں اور بعض
شجرہ میں سری سقطی مغلس دیکھا ہے مغلس بضم میم وفتح
غین معجمہ وتشدید لام وسین مہملہ ساکن لغت میں

بعضی نماز صبح را در سیاہی شب گزارد
سلسلۂ صوفیہ علما سلسلۂ بشارت باید نوشت
اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است اصح
و اوثق آن نزد یک اہل حدیث شعبہ
اکبریہ است از جانب شیخ محی الدین ابن
العربی اشہر آن در عوام شعبۂ جیلانیہ
از جہت سادات جیلانیہ و اشہر آن
در زمین شعبۂ مسرحیہ است بالجملہ این فقیر را
باکثر این شعب ارتباط صحیح واقعست
پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت و
صحبت و خرقہ و تلقین و اجازت با والد
بزرگوار خود است و ایشان را ارتباط
از جہت خرقہ و تلقین و صحبت و اجازت
با سید عبد اللہ است عن الشیخ آدم
البنوری عن الشیخ احمد السہرندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ
کمال عن السید فضیل عن سید گدا
رحمن عن السید شمس الدین عارف
عن السید گدا رحمن بن سید ابی
الحسن عن شمس الدین الصحرائی
عن السید عقیل عن سید بہاء الدین
عن سید عبد الوہاب عن السید
شرف الدین القتال عن السید
عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ
ابو محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اور بعضے کہتے ہیں جو صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھتے
سلسلہ صوفیہ علماء کا سلسلہ بشارت کا لکھنا چاہیئے
اور طریقہ قادریہ کے شعبے بہت ہیں اور بہت
مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبۂ اکبریہ ہے
شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور
بہت مشہور شعبۂ جیلانیہ ہے عوام میں
سادات جیلانیہ کی جہت سے اور زمین میں
بہت مشہور شعبہ مسرحیہ ہے الغرض اس فقیر کو
اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور
خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے والد
بزرگوار سے ہے اور اُن کو خرقہ اور تلقین اور
صحبت و اجازت کی رو سے سید عبد اللہ سے
ہے انکو شیخ آدم بنوری سے اون کو شیخ احمد
سہرندی سے اونکو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے
اونکو شاہ کمال سے اونکو سید فضیل سے اون کو
سید گدا رحمن سے۔ اون کو سید شمس الدین
عارف سے اونکو سید گدا رحمن بن سید
ابو الحسن سے۔ اون کو شمس الدین صحرائی
سے اون کو سید عقیل سے۔ اونکو
سید بہاؤ الدین سے۔ اون کو سید
عبد الوہاب سے۔ اون کو سید
شرف الدین قتال سے اون کو
سید عبد الرزاق سے۔ اون کو اپنے
والد امام الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے

والفقیر اینان را ارتباط از جهت خرقه
باشیخ عظمت الله اکبرآبادی است عن
ابیه عن جده عن الشیخ عبدالعزیز
عن السید ابراهیم الایرجی عن الشیخ
بهاءالدین القادری عن الحسیب النسیب
سید السادات ابی العباس احمد بن حسن
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن
ابی نصر بن ابی صالح بن عبدالرزاق بن
القطب ابی محمد محی الدین عبدالقادر
جیلانی عن ابیه عن جده وهلم جرا
واین فقیر را ارتباط از جهت خرقه باشیخ
ابوطاهر محمد بن ابراهیم الکردی واقع است
وقد لبسها من ابیه وقد لبسها ابوه من
ید شیخه امام احمد القشاشی وذو الخرقة
القادریة طرق منها انه لبسها من ید شیخه
الشیخ احمد الشناوی بلباسه لها من ید
ابیه علی بن عبدالقدوس بلباسه
لها من ید ابیه عبدالقدوس بلباسه
لها عن ید الشیخ عبدالوهاب الشعراوی
بلباسه لها من ید الحافظ جلال الدین
السیوطی فی روضة مصر بلباسه لها من
ید الشیخ کمال الدین محمد المعروف بابن
امام الکاملیة تجاه الکعبة المشرفة بلباسه
لها من الشمس الدین محمد بن محمد الجزری
بلباسه لها من عمر بن الحسن بن امیلة المراغی

اور اون کو خرقہ کی جہت سے شیخ
عظمت اللہ اکبرآبادی سے بھی ہے اونکو
انہی والد سے اور انکو انہی دادا شیخ عبدالعزیز سے اون کو سید
ابراہیم ایرجی سے اونکو شیخ بہاؤالدین
قادری سے اون کو حسیب النسیب سید
السادات ابوالعباس احمد بن حسن بن موسی
بن علی بن محمد بن حسن بن ابونصر بن ابو صالح
بن عبدالرزاق بن قطب ابومحمد محی الدین
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اونکو اپنے
والد سے اونکو اون کے دادا سے اسی طور
اوپر تک اور اس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت
سے شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی
سے ہے اور انہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد
سے اور اون کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
شیخ احمد قشاشی کے اور انکو خرقہ قادریہ میں کئی طریقے ہیں
ایک اونمیں سے یہ ہے کہ انہوں نے پہنا ہاتھ سے شیخ احمد شناوی
کے ساتھ اوس لباس کے جو انہوں نے اپنے
والد علی بن القدوس سے پہنا تھا اور علی بن القدوس
نے پہنا شیخ عبدالوہاب شعراوی سے اور انہوں نے
جلال الدین سیوطی سے اور انہوں نے روضہ مصر میں شیخ
کمال الدین محمد عرف امام الکاملیۃ سے روبرو
کعبہ شریف کے اور انہوں نے شمس الدین
محمد بن محمد جزری سے انہوں
نے عمر بن حسن بن امیلۃ
المراغی سے

بلباسه لها من العز احمد بن ابراهیم الفاروقی
بلباسه لها من الامام محی الدین محمد بن
علی بن العربی قدس سره واسرارهم
اجمعین ویرحمنا بهم بلباسه لها من ید
جمال الدین یونس بن یحیی بن ابی البرکات
الهاشمی العباسی بمکة المعظمة تجاه الرکن
الیمانی بالمسجد الحرام بلباسه لها من ید
شیخ الوقت عبد القادر الجیلانی ومنها انه
اعنی الشیخ احمد القشاشی لبسها من ید
والده وشیخه الشیخ محمد المدنی عن الشیخ
الامین بن الصدیق عن الشیخ سراج الدین
عمر جبرئیل عن الشیخ عبد القادر الجنید
المشرع عن ابیه الجنید بن احمد عن ابیه
احمد بن موسی المشرع الیمنی عن الشیخ
اسماعیل بن الصدیق الجبرتی عن الشیخ محمد
المزجاجی عن الشیخ اسماعیل بن ابراهیم
الجبرتی الیمنی عن الشیخ سراج الدین ابی
بکر بن محمد السلامی عن الشیخ محی الدین احمد
بن محمد بن احمد بن عبد الله بن یوسف الاسدی
عن الشیخ فخر الدین ابی بکر محمد بن علی بن نعیم
عن الشیخ ابی احمد محمد بن احمد بن عبد الله
بن یوسف الاسدی عن والده ابی محمد احمد
بن عبد الله الاسدی عن والده الشیخ
عبید الله بن یوسف الاسدی عن شیخه
عبد الله بن قاسم بن زربه عن الشیخ

اونھوں نے عز احمد بن ابراہیم فاروقی سے
اونھوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی
سے قدس سرہ واسرارہم اجمعین ویرحمنا بہم اور
محی الدین عربی نے پہنا جمال الدین یونس بن یحیی
بن ابوالبرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں
سامنے رکن یمانی کی مسجد الحرام میں اور اونھوں نے
پہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی سے اور ایک
اُن طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی
نے پہنا ہاتھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ محمد مدنی
کے ۔ اونھوں نے شیخ امین بن صدیق سے ۔
اونھوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے ۔
اونھوں نے شیخ عبد القادر جنید مشرع سے ۔
اونھوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے ۔
اونھوں نے اپنے والد احمد بن موسی مشرع
یمنی سے اونھوں نے شیخ اسماعیل بن صدیق جبرتی
سے اونھوں نے شیخ محمد مزجاجی سے اونھوں
نے شیخ اسماعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے اونھوں
نے شیخ سراج الدین ابوبکر بن محمد اسدی سے
اونھوں نے شیخ فخر الدین ابوبکر محمد بن علی بن
نعیم سے اونھوں نے شیخ ابو احمد محمد بن
احمد بن عبد اللہ بن یوسف اسدی سے
اونھوں نے اپنے والد شیخ عبد اللہ
بن یوسف اسدی سے اونھوں نے
اپنے باپ شیخ عبید اللہ بن قاسم بن زربہ
سے اور اونھوں نے شیخ

ابی محمد عبدالله علی الاسدا لیمنی عن القطب
الغوث الفرد الجامع محی الدین ابی محمد عبدالقادر
بن ابی صالح الجیلانی قدس الله روحه ثم الشیخ
ابو محمد عبدالقادر الجیلی لبسها من ید الشیخ
ابی سعید المبارک بن علی بن الحسین بن
بندار البغدادی المخرمی بکسر المهملة المشددة
منسوب الی المخرم محلة ببغداد سمی بها انزلها
بعض ولد یزید بن المخرم فنسبت الیه ذکره
المنذری کما فی الطبقات الحافظ بن
رجب الحنبلی لبسها من ید ابی الفرج محمد بن عبدالله
الطرطوسی لبسها من ید ابی الفضل عبدالواحد بن
عبدالعزیز بن الحارث التمیمی لبسها من ید والده
عبدالعزیز بن الحارث التمیمی لبسها من ید
استاذه ابی بکر محمد بن دلف بن خلف بن
محمد بن جحدر الشبلی لبسها من ید سید
الطائفة الاستاذ ابی القاسم الجنید بن محمد البغدادی
قدس سره واسرارهم ورحمنا بهم الی آخر السند
المذکور فی سلسلة الصحبة لا ان الصوفیه
اتفقوا علی ان الحسن البصری اخذ
عن سیدنا علی رضی الله عنه وجمعی از
شجره نویسان درین موضع سلسله نسب
اثبات کنند و فیه نظر زیرا که قرینه قائم
نشده است بر آنکه تربیت باطنی باین
سلسله بوده باشد والله اعلم و آن
سلسله این است سیدی الشیخ ابو محمد

ابو محمد عبدالله علی اسدی یمنی سے انہوں نے
قطب غوث الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبدالقادر
بن ابو صالح جیلانی قدس الله روحه سے پھر شیخ
ابو محمد عبدالقادر جیلی نے خرقہ پہنا ہاتھ سے
شیخ ابو سعید مبارک بن علی بن حسین بن بندار
بغدادی مخرمی کی مخرم بکسر رای مہملہ مشددہ
اور بانسبت کی ہے ایک محلہ کا نام ہے بغداد
کے کہ اوسکو بزرگی ہوئی وہاں اوتری تھی
بعض اولاد یزید بن مخرم کی اون سے مشہور ہوا
وہ محلہ اس نام سے اس کو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا ہی کہا
ہے طبقات حافظ بن رجب حنبلی میں اور شیخ ابو سعید نے
ہاتھ سے ابو الفرج محمد بن عبدالله طرطوسی کے اونکو پہنایا
ابو الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز بن حارث تمیمی نے اونکو پہنایا اونکے
والد عبدالعزیز بن حارث تمیمی نے اور اونکے استاد ابو بکر بن
محمد دلف بن علف بن محمد بن جحدر شبلی نے
اون کو پہنایا سید الطائفہ او استاد .....
ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ
اسرارہم ورحمنا بہم پھر آگے وہی سند مذکور ہے
سلسلہ صحبت کے مگر صوفیوں کا اتفاق ہے اس امر
پر کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی الله عنہ
سے اور ایک گروہ شجرہ لکھنے والوں کے اس مقام میں
سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں اور اسمیں جائے
گفتگو ہے اسواسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا
جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوئی ہو
والله اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

عبد القادر الجیلانی اخذ الطریقۃ عن
ابیہ ابی صالح موسی جنگی دوست عن
ابیہ السید عبد اللہ عن ابیہ السید
یحیی زاہد عن ابیہ السید محمد رومی
عن ابیہ السید داؤد امیر محمد اکبر
عن ابیہ موسی ثانی عن ابیہ السید
عبد اللہ عن ابیہ السید موسی الجون
عن ابیہ السید عبد اللہ المحض عن
ابیہ السید حسن المثنی عن ابیہ الامام
حسن المجتبی عن ابیہ وامہ سیدنا علی
المرتضی وسیدتنا فاطمۃ الزہراء کلیہما
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وکتاب غنیۃ الطالبین وفتوح الغیب
ومجالس ستین کہ ملفوظ حضرت غوث
است واصل طریقۃ الشان در آنہا
مفصل است این فقیر اخذ کردہ اجازت
از شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی
عن ابیہ عن القشاشی عن الشناوی عن عبد الرحمن
بن عبد القادر بن عبد العزیز بن فہد
الہاشمی العلوی المکی عن عمہ جار اللہ بن
عبد العزیز بن فہد المکی عن ابی الفضل
جلال الدین سیوطی قال انبانی الشیخ
جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق
التنوخی عن ابی العباس الحجار عن احمد بن
یعقوب المارستانی عن قطب الطریقۃ

محمد عبد القادر جیلانی نے اخذ
کیا اپنے والد ابو صالح موسے
جنگی دوست سے اونہوں نے
اپنے والد سید عبد اللہ سے انہوں
نے اپنے والد سید یحیی زاہد سے انہوں نے اپنے
والد سید محمد رومی سے انہوں نے اپنے والد
سید داؤد سے انہوں نے امیر محمد اکبر سے
اونہوں نے اپنے والد موسی ثانی سے اونہوں نے
اپنے والد سید عبد اللہ سے اونہوں نے اپنے
والد سید موسی جون سے اونہوں نے اپنے والد سید عبد اللہ
سے اونہوں نے اپنے والد سید حسن مثنی سے
اونہوں نے اپنے والد امام حسن مجتبی سے انہوں نے والد
اور والدہ سیدنا علی مرتضی وسیدتنا فاطمۃ الزہرا
سے اور ان دونوں نے نبی صلعم سے۔ اور کتاب
غنیۃ الطالبین وفتوح الغیب ومجالس ستین کے جو
ملفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل طریقہ انکا
انکے بیچ مفصل ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ
ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی سے اونہوں نے اپنے
والد سے اونہوں نے قشاشی سے اونہوں نے شناوی
سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزیز
بن فہد ہاشمی علوی مکی سے اونہوں نے اپنے چچا جار اللہ
بن عبد العزیز بن فہد مکی سے اونہوں نے ابو الفضل
جلال الدین سیوطی سے انہوں نے کہا مجھے خبر دی
شیخ جلال الدین بن ملقن نے اونہوں نے کہا مجھے خبر
دی ابو اسحاق تنوخی نے اونکو ابو العباس حجار نے

الشيخ محي الدين عبد القادر الجيلاني
قال انبانا شيخنا ابو طاهر قال اخبرنا الشيخ
محمد سعيد بن الحسن القرشي الكوكبي ثم
المدني في رسالة ايقاظ الهمم بالاوراد
والاذكار لتعرض نفحات العزيز الغفار عن
العارف بالله الشيخ ابراهيم الكردي قال
وانبانا شيخنا ابو طاهر عن ابيه الشيخ ابراهيم
الكردي قال اخبرنا شيخنا الشيخ احمد بن
محمد القشاشي المدني ان كيفية ذكر الطريقة
العلية القادرية ان تجلس مربعا و تضع
كفيك على فخذيك مبسوطتين و تغمض
عينيك وتبدا بالذكر من جانبك الايسر
وتقصد ان تاخذ ماسوى الله من قلبك
وهو تحت يديك الايسر بقولك لا و
تمرها الى ان تطرح الٓه وهو المنفي
فوق كتفك الايمن و تثبت بقولك الا
من فوق كتفك الايمن الله في قلبك
الذي القيت ماسوى الله تعالى
عنه بضرب شديد ليتاثر قلبك و
يتمكن فيه نور الذكر انتهى وبه
الشيخ ابراهيم الكردي انه قال في ايقاظ
القوابل ينبغي لطالب الحق سبحانه ان
يسأل بعد اداء ما افترض عليه طريق
التقرب بالتزام ما يطيقه من مندوبات
الاقوال والافعال بخالص العبودية

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر
دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے انکو شیخ محمد
سعید بن حسن قرشی کوکبی ثم المدنی نے اپنے
رسالہ میں جسکا نام ہے ایقاظ الھمم بالاوراد والاذکار
لتعرض نفحات العزیز الغفار شیخ عارف باللہ شیخ
ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے
شیخ ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
سے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ شیخ احمد بن
محمد قشاشی مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس
طور پر ہے کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو
دونوں رانوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند
کرلے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے اور
ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالتا ہے اللہ کے ماسوا
کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے لا سے شروع
کرے اور کھینچے اسکو یہانتک کہ ڈالے الٰہ کو حالت
نفی میں اوپر داہنے مونڈھے کے اور اثبات کرے
ساتھ لفظ الا کے داہنے مونڈھے کے اوپر سے اللہ
کو بیچ دل کے جس سے ماسوائے اللہ کو نکالا ڈالا
تھا بہت شدت اور ضرب کے ساتھ کہ دل میں
اثر ہو جائے اور اسمیں ذکر کا نور قرار پکڑے
انتہی اور اسی سند سے ہے شیخ ابراہیم کردی سے
کہ انھوں نے کہا ہے بیچ ایقاظ القوابل کے حق
سبحانہ تعالیٰ کے طالب کو چاہیے بعد ادائے فرائض کے
سوال کرے طریقہ اللہ کے تقرب کا اپنے پر لازم کرلینے سے
اس وظیفہ کے جسکی طاقت رکھتا ہو افعال و اقوال مستحب خالص

فانها نتيجة المحبة الالهية المنتجة لما قال
صلى الله عليه وآله وسلم فيما يرويه عن
ربه تبارك وتعالى وما تقرب الى عبدي
بشئ احب الى مما افترضت عليه وما يزال
عبدي يتقرب الى بالنوافل حتى احبه
فكنت سمعه الذي يسمع به وبصره
الذي يبصر به ويده التي يبطش بها
ورجله التي يمشي بها زاد في غير رواية
البخاري وفواده الذي يعقل به ولسانه
الذي يتكلم به فمن اراد العمل على ذلك
فعليه بالذكر بالغدو والاصال وان لا يكون
من الغافلين فيما بين ذلك عند تقلباته
في الاشتغال وافضل الذكر لا اله الا الله
فان كان متجردا عن الاسباب
فلينقطع بالذكر وان كان من اهل
الاسباب فليجعل منه وردا بحسب الفراغ
ومن الوسط ان يقول لا اله الا الله
الفا بعد كل من الصبح والعشاء
والتهجد وعند العذر ياخذ بالميسر
والاستغفار مائة بعد كل من الاوقات
الثلاثة ويعمل بمضمون حديث
استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم
سبعا وعشرين كان من الذين يستجاب
لهم ويرزق بهم اهل الارض
ويكون ذلك بعد الصبح ويعمل

کہ اُسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے نتیجہ دینے والے اُس
شے کا جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث
قدسی میں یعنے نہیں نزدیکی کی طرف میری بندہ میرے
نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے سے
اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہے ساتھ نوافل
کے یہانتک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے تو میں ہوتا
ہوں اُسکے کان جنسے وہ سنتا ہے اور اُسکی آنکھیں
جنسے وہ دیکھتا ہے اور اُسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہے اور
اُسکے پاؤں جنسے وہ چلتا ہے اور بخاری کی اس
روایت کے سوا اوروں نے یہ بھی زیادہ روایت
کیا ہے کہ اور اُسکا دل جس سے وہ سمجھتا ہے اور اُسکی
زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے انتہی ۔ تو جو شخص اُسپر
عمل کرنا چاہے وہ صبح وشام ذکر کیا کرے اور غافلوں
میں سے نہ ہوئے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل
الذکر لا اله الا الله ہے پس اگر مجرد ہے کسی طرح کا کھیڑا
نہیں رکھتا تو بس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے
کاروبار میں گھرا ہوا ہے تو اپنی فراغت کے موافق
ورد وظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہے کہ لا اله
الا الله ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی
نماز کے بعد ورد کرے اور عذر کے وقت جس قدر
آسان ہو اور ایک سو مرتبہ استغفار ان تینوں
نمازوں کے بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے
کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص استغفار چاہے واسطے
مومنوں اور مومنات کے ہر روز ستائیس دفعہ وہ ہوگا
اُنہیں سے جنکی دعا قبول ہوتی ہے اور جنکے سبب اہل

بمضمون حدیث من استغفر اللہ
دبر کل صلوۃ ثلث مرات فقال استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
غفرت لہ ذنوبہ وان کان قد فر من الزحف
فیقول بعد الصبح کل یوم لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی و یمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء
قدیر عشر مرات وان تیسر بعد کل
فریضۃ فھو اولی و یقول بعد کل من الصبح
والعصر اللھم صل علی سیدنا محمد و
علی الہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک
عشرا و یقول بعد العاشرۃ وعلی جمیع
الانبیاء والمرسلین وعلی الہم وصحبھم
والتابعین وعلی اھل طاعتک اجمعین
من اھل السموات واھل الارضین علینا
معھم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد
خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک و
مداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون
وغفل عن ذکرک الغافلون وان جعل
بعد کل فریضہ عشرا فھو ازکی و یقرا
الاخلاص بعد کل فریضۃ عشرا و
بعد رکعتی الضحی بسورتیھما والشمس
وضحھا و والضحی یقول سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اور اس حدیث شریف کے مضمون پر عمل کریں یعنی
جو شخص مغفرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین مرتبہ
اور کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب
الیہ تو اوسکے سب گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ وہ جہاد سے
بھاگا ہو پس کہے بعد صبح کے ہر روز لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت بیدہ
الخیر وھو علی کل شیء قدیر دس مرتبہ اور جو ہر نماز
کے بعد کہے تو اولی ہے اور ہر صبح اور عصر کے بعد
دس دفعہ یہ پڑھے اللھم صل علی سیدنا و علی
آلہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک اور دسوین
دفعہ یہ پڑھ لیوے وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین
وعلی الہم وصحبھم والتابعین وعلی اھل طاعتک اجمعین
من اھل السموات واھل الارضین وعلینا معھم
برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک ورضا نفسک و
زنۃ عرشک ومداد کلماتک کلما ذکرک
الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون - اور
جو ہر فرضون کے بعد دس مرتبہ ورد کرے
تو اور بہت خوب ہے — اور ہر نماز فرض کے
بعد دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھا کرے اور
بعد دو رکعتوں چاشت کے سورتین والشمس والضحی
پڑھے اوسکے بعد یون کہے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

عدد خلق الله بدوام الله عشر ويس
وتبارك كل صباح ومساء ويزيد في
المساء بعد المغرب سورة الم السجدة و
ان ضاق الوقت عن يس في الليل فالم
السجدة وتبارك ويصلي ست ركعات
من الاوابين بعد المغرب ويقول بعد
ركعتي المغرب مرحبا بملائكة الليل مرحبا
بالملكين الكريمين الكاتبين اكتبا في صحيفتي
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد
ان الجنة حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب
حق والشفاعة حق والصراط حق والميزان
حق واشهد ان الساعة اتية لا ريب فيها
وان الله يبعث من في القبور اللهم
اني اودعتك هذه الشهادة ليوم حاجتي
اليها اللهم احطط بها وزري واغفر بها
ذنبي وثقل بها ميزاني واوجب لي بها اماني
وتجاوز بها عني برحمتك يا ارحم الراحمين
وينوي بعد ركعتي المغرب في ركعتين منها
حفظ الايمان مع الاوابين ويقول بعد
السلام اللهم سددني بالايمان واحفظه
علي في حياتي وعند وفاتي وبعد مماتي
كما وصى به الشيخ محي الدين قدس الله سره
في باب الوصايا من الفتوحات المكية قال

عدد خلق اللہ بدوام اللہ۔ دس مرتبہ اور یٰس اور
تبارک ہر صبح وشام پڑھے اور مغرب کو
بعد نماز کے سورہ الم سجدہ پڑھے اور جو یٰس
پڑھنے کا وقت نپائے رات کو تو الم سجدہ
اور تبارک پڑھے ـــ اور بعد نماز مغرب
کے چھ رکعتیں نفل اوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں
کے یہ کہے مرحبا بملائکۃ اللیل مرحبا بالملکین الکریمین
الکاتبین اکتبا فی صحیفتی اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
اشہد ان الجنۃ حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسوال حق والحشر حق والحساب حق و
الشفاعۃ حق والصراط حق والمیزان حق و
اشہد ان الساعۃ اتیۃ لاریب فیہا وان اللہ
یبعث من فی القبور اللہم انی اودعک ہذہ
الشہادۃ لیوم حاجتی الیہا اللہم احطط بہا
وزری واغفر بہا ذنبی وثقل بہا میزانی
واوجب لی بہا امانی وتجاوز بہا عنی
برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو
رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں
حفظ الایمان کی اوابین کے ساتھ اور بعد سلام
کے یہ کہے ـــ اللہم سددنی بالایمان
واحفظہ علی فی حیاتی وعند وفاتی
وبعد مماتی۔ اس کی وصیت کی ہے شیخ
محی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات
مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا ہے

يقرأ فى كل ركعة فيها الاخلاص ستا والمعوذتين مرة مرة ركعتين بنية الاوابين مع الاستخارة اى المطلقة التى يعملها اهل الله كل يوم لاعمال الليل و النهار قال الشيخ محى الدين قدس سره جربنا ذلك فوجدناه فيه كل خير و دعاء الاستخارة هو ما سبق و يقول بعد كل فريضة استغفر الله العظيم الذى لا اله الا هو الحى القيوم و اتوب اليه اللهم انت السلام و منك السلام و اليك يرجع السلام حينا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام تباركت ربنا و تعاليت ياذ الجلال والاكرام ثم يقرأ الفاتحة الى اخرها ثم و الهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم ثم يقول اللهم انى اقدم اليك بين يدى ذلك كله الله لا اله الا هو الحى القيوم الى قوله العلى العظيم ثم امن الرسول الى اخر السورة ثم شهد الله انه لا اله الا هو الى قوله ان الدين عند الله الاسلام فيقول بعده و انا اشهد بما شهد الله به و استودع الله هذه الشهادة و هى لى عند الله وديعة ثم يقول قل اللهم مالك الملك الى قوله بغير حساب ثم يقول اللهم يا رحمن الدنيا و الاخرة.

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص چھ چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت سے ساتھ استخارہ کے یعنے مطلق جو اولیا اللہ پڑھا کرتے ہیں ہر روز اعمال شب و روز کے واسطے شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے تجربہ کیا ہے تو اسمیں سراسر بہتری پائی ہے اور دعا استخارہ کی وہ ہی ہے جو پہلے گذری اور ہر فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ اللہم انت السلام و منک السلام و الیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و تعالیت یاذ الجلال و الاکرام پھر الحمد للہ کی سورت پھر الہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم پھر کہے اللہم انی اقدم الیک بین یدی ذلک کلہ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم وھو العلی العظیم تک پھر امن الرسول آخر سورہ تک پھر شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو عند اللہ الاسلام تک پھر کہے و انا اشہد بما شہد اللہ بہ و استودع اللہ ھذہ الشہادۃ و ھی لی عند اللہ ودیعۃ پھر کہے قل اللہم مالک الملک سے بغیر حساب تک پھر کہے اللہم یا رحمن الدنیا والآخرۃ

ورحمہما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی برحمة
من عندک تغنینی بہا عن رحمة من سواک
ثم الاخلاص والمعوذتین ثم یقول سبحان
الله ثلثا وثلثین مرة والحمد لله ثلثا و
ثلثین مرة والله اکبر اربعا وثلثین
مرة ثم لا اله الا الله وحده لا شریک
له الملک وله الحمد یحیی ویمیت بیده
الخیر وهو علی کل شیء قدیر اللهم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد
منک الجد ولا حول ولا قوة الا
بالله العلی العظیم ان الله وملئکته
الایه ثم یصلی علی النبی صلی الله علیه
واله وسلم ثم یدعو بما احب ثم
یختم سبحان ربک رب العزة عما
یصفون الایه ثم لا اله الا الله
عشر مرات هذا بعد کل فریضة
ویقول کل یوم بعد الصبح یا الله
یا واحد یا احد یا جواد انفحنی منک
بنفحة خیر انک علی کل ما تشاء
قدیر احد عشر مرة ویکون ابتداءه
من یوم الخمیس بعد قراءة الفاتحة لغوث
الثقلین قدس سرہ ومشایخ السلسلة من
السابقین والاحقین کما شرطه المشایخ ویقول
یا عزیز کل یوم بعد الصبح اصالة اربعین مرة ویا اله الا انت الرفیع

ورحمہما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی
برحمة من عندک تغنینی بہا عن رحمة
من سواک پھر سورۂ اخلاص اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر کہے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد
للہ تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ
لا اله الا الله وحده لا شریک له
له الملک وله الحمد یحیی ویمیت بیده
الخیر وهو علی کل شیء قدیر۔ اللهم لا
مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک
الجد ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم
ان الله وملئکته یصلون علی النبی الخ
آخر آیۃ تک پھر درود پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم پر پھر دعا مانگے جو چاہے پھر کہے سبحان ربک
رب العزة عما یصفون ۔ آخر آیۃ تک پھر
لا الہ الا اللہ دس مرتبہ یہ بعد ہر فرض نماز کے
اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے یا اللہ یا واحد
یا احد یا جواد انفحنی منک بنفحة خیر انک علی کل
ما تشاء قدیر ۔ گیارہ دفعہ اور
اسکو شروع کرے پنجشنبہ سے اس طور کہ پہلے حضرت
غوث الثقلین قدس سرہ اور سب مشائخ سلسلہ کے
پہلے پچھلے کی فاتحہ دے جیسے اس کو شرط کیا ہے
مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح
کے چالیس مرتبہ اور یا الہ الا انت الرفیع

خمسة عشر مرة ویا قیوم فلا یفوت
شیء من علمه ولا یؤده وعشرین مرة و
ان وسع الوقت قال سبحان وبحمده ؛
سبحان الله العظیم مائة مرة ولصوم ثلثة ایام
من کل شهر ومن زاد زاده الله فان وجد
من نفسه قوة فلیصم من شوال ستا ومن
ذی الحجة التسع الاول وشیخنا
الامام کان یامر اصحابه باحیاء
هذه اللیالی العشر بقرءة القرآن کل
لیلة عشرة اجزاء بالمدارسة ففی
کل ثلاث لیال ختمة ولیلة العید
ختمة کاملة بالتقسیم هذا ومن
الایام الفاضلة یوم عاشورا ویوم
النصف من شعبان وورد فی الفضائل
رجب احادیث باسانید ضعیفة لا باس
بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة فلیعمل
بها رجاء فضل الله تعالی فمنها
صوم اول رجب کفارة ثلاث سنین
والثانی کفارة سنتین والثالث کفارة
سنة ثم کل یوم شهرا ومنها ان فی
رجب یوم ولیلة من صام ذلک
الیوم وقام تلک اللیلة کان کمن صام
الدهر مائة سنة ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

پندرہ وفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شیء
من علمه ولا یؤده ستائیس مرتبہ اور وقت
میں گنجایش ہو تو کہے سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر مہینے
میں تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے اللہ
زیادہ کرے اوسکو اور جو اپنے نفس میں قوت
پائے تو رکھے چھہ روزہ عید کے اور بقرعید کے
نو روزے اول تاریخ سے نویں تک اور ہمارے
شیخ امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان دس
راتوں کو بیدار رہے اور قرآن شریف پڑھے
ہر رات کو دس سپارے تو تین رات میں ختم
کرے اور دسویں رات کو ایک ختم پورا کرے اس
تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورا ہے اور
پندرھویں رات شعبان کی اور رجب کے فضائل
وارد ہیں حدیث ضعیف اسناد سے کہ اوس پر
عمل کرنا مضائقہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت
دیکھے اون پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید سے
اونمیں سے ایک روزہ پہلے رجب کا ہے جسکا
ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے کا
روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ
ایک برس کا کفارہ ہے بعد اسکے پھر ہر روزہ
ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک اونمیں سے
ہے کہ ماہ رجب میں ایک روزہ اور ایک شب ایسی
ہے کہ جو اوس دن روزہ رکھے اور اوس رات
کو عبادت کرے تو ایسا ہے جیسے برابر سو

فهو ثلاث بقين من رجب
ومنها من صام سبعة ايام غلقت
عنه سبعة ابواب جهنم ومن
صام ثمانية ايام فتحت له ثمانية
ابواب الجنة ومن وجد قوة
من نفسه فقد ورد افضل الصيام
صوم اخي داؤد كان يصوم
يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا
لاقى رواه الترمذي وغيره عن
ابن عمر الشيخ سعيد الكوكني وقال
الشيخ حسن العجمي المكي وعند
الاستطاعة يزيد على ما ذكر
قرأة سورة الاخلاص الف
مرة والصلوة على النبي صلى
الله عليه واله وسلم الف مرة
ويقول في كل يوم الف مرة
لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل شيء
قدير وان يقول في صبح كل يوم الف مرة
سبحان الله وبحمده انتهى — اما طريقة
نقشبنديه را شعبها است در دیار هندوستان
از دو جهت شائع شده است یکی جهت
خواجه محمد باقی و دیگر جهت امیر ابو العلی و در بلاد
ماوراء النهر جهت مخدوم اعظم مولانا خواجگی
شائع است و مشهور شعبهای آن بحسب رسائل تصوف

برس روزے رکھے پس وہ واسطے تیسرے
کے ہے اور بعض انہین سے یہ ہے کہ جو سات
روزے رکھے اوسپر سات دروازہ دوزخ
کے بند ہوتے ہین اور جو آٹھ روزہ رکھے
آٹھون دروازہ جنت کے اوسکے واسطے
کھلجائینگے اور جو اپنے نفس مین قوت
پائے تو حدیث شریف مین آیا ہے افضل
روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے کہ
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک
روز افطار کرتے تھے اسکو روایت کیا
ترمذی وغیرہ نے واسطے شیخ سعید کوکنی
کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدور ہو
تو زیادہ کرے اسپر سورہ اخلاص ایک ہزار
مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور
ہر روز ہزار بار پڑھے لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد
وهو على كل شيء قدير اور ہر روز صبح کو
پڑھے ایک ہزار بار سبحان الله وبحمده - انتهى
لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہین
ملک ہندوستان مین دو جہت سے شائع
ہین ایک تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے
اور دوسرا امیر ابو العلی کی جہت سے اور ملک
ماوراء النہر مین مخدوم اعظم مولانا خواجگی کے
جہت سے مشہور ہے اور ان سب مین بہت
مشہور بموجب تصوف کے رسالون کے

و بیان اشغال قوم شعب جاشیه ست و باز
جهت خواجه محمد باقی را شعب بسیار است
اشهر آنها دو شعبه ست شعبه شیخ محمد معصوم
و شعبه شیخ آدم بنوری و هر یکے ازین دو اشغال
دارد غیر اشغال این طریقه و این فقیر را بهر
یکے ازین شعبها ارتباط صحیح واقع شده است
پس ارتباط این فقیر از جهت بیعت و صحبت
و تلقین اشغال و اجازت و خرقه با والد
خود حضرت شیخ عبد الرحیم قدس سره
و حضرت ایشان را با چهار کس از مشائخ
این طریق ارتباط واقع است نخست با سید عبد الله
دوم با میر ابو القاسم اکبرآبادی سیوم با خواجه خورد
ولد خواجه محمد باقی چهارم با میر نور العلی خلف میر ابو العلی
فالسید عبد الله عن الشیخ آدم البنوری
عن الشیخ احمد السرهندی عن خواجه محمد
باقی و خواجه خورد عن الشیخ احمد السرهندی
و عن خواجه حسام الدین و شیخ الهداد
کلهم عن خواجه محمد باقی بالسند المذکور
فی سلسلة الصحبة و میر ابو القاسم الاکبر
آبادی الملقب بخلیفه عن ملا ولی محمد
الاکبرآبادی عن الامیر ابی العلی عن عمه الامیر
عبد الله عن خاله خواجه عبد الحی عن عمه خواجه
یحیی عن ابیه خواجه عبید الله الاحرار و از میر نور العلی
خرقه با ایشان رسید عن ابیه الامیر ابی العلی الاکبرآبادی و این فقیر
اشغال طریقه احمدیه را از ملا محمد جمیل گیلانی

اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جاشیے الیہم
خواجہ محمد باقی کی جہت بہت شعبے ہیں اونمیں
دو شعبہ بہت مشہور ہیں ایک شعبہ شیخ محمد معصوم
کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور ان دونو نکے
شغل ہیں سوا اشغال متقدمین طریقہ کے اور اس فقیر کو
ان سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس ارتباط
اس فقیر کو جہت صحبت و بیعت و تلقین اشغال و
اجازت و خرقہ سے اپنے والد شیخ عبد الرحیم
قدس سرہ سے ہے اور اونکو چار مشائخ سے اس
طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ پہلے سید عبد اللہ سے
دوسرے امیر ابو القاسم اکبرآبادی سے تیسرے خواجہ خورد ولد
خواجہ محمد باقی سے چوتھے امیر نور العلی خلف امیر
ابو العلی سے تو سید عبد اللہ کو شیخ آدم بنوری
سے اونکو شیخ احمد سرہندی سے اونکو خواجہ
محمد باقی سے اور خواجہ خورد کو شیخ احمد سرہندی
سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ
الہداد اور ان سبکو خواجہ محمد باقی سے
اوسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت
میں اور میر ابو القاسم اکبرآبادی الملقب بخلیفہ کو
ملا ولی محمد اکبرآبادی سے اونکو امیر ابو العلی سے
اونکو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے اونکو اپنے
ماموں خواجہ عبد الحی سے اونکو خواجہ یحیے سے
اور اونکو اپنے والد خواجہ عبید اللہ احرار سے اور
امیر نور العلی سے انکو خرقہ پہنچا اونکو اپنے والد امیر ابو العلی
اکبرآبادی سے اور اس فقیر نے اشغال طریقہ احمدیہ ملا محمد جمیل گیلانی سے

اخذ کردہ عن شیخہ میر موسے بھٹی کوٹی عن
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد
السرہندی و این فقیر را خرقہ نقشبندیہ
از شیخ ابو طاہر مدنی رسیدہ و ایشان را از
سہ کس والد بزرگوار ایشان شیخ
ابراہیم کردی و شیخ احمد نخلی و شیخ
عبد اللہ بصری مکی و شیخ ابراہیم را ارتباط
با شیخ احمد قشاشی ہست از جہت تلقین و خرقہ
عن ابی المواہب احمد الشناوی عن الشیخ
محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنیسی عن
مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی عن
مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا علاء الدین
محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی عن مولانا
سعد الدین الکاشغری عن مولانا نظام الدین
خاموش عن خواجہ علاء الدین العطار
عن خواجہ بہاء الدین نقشبند و شیخ احمد
نخلی اشتغال این طریقہ اخذ کردہ از سید میر کلان البلخی
عن ملا محمد عرب البلخی عن ملا اکۃ الشیر غانی
عن ملا خورد عزیزان عن مخدوم
الاعظم ملا خواجگی عن مولانا محمد
قاضی عن خواجہ عبید اللہ الاحرار
و الشیخ عبد اللہ البصری لبس
الخرقۃ عن ید الشیخ عبد اللہ
باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین
السنبھلی نزیل مکۃ عن خواجہ محمد

حاصل کیا انہوں نے اپنے شیخ میر موسے بھٹی کوٹی
سے اونہوں نے شیخ محمد معصوم سے اونہوں نے اپنے
والد شیخ احمد سرہندی سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ حاصل ہوا
شیخ ابو طاہر مدنی سے اور اونکو تین مشائخوں سے
اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے اور
شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری مکی
سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد
قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقہ کے ابو
المواہب شیخ احمد شناوی سے اونکو شیخ محمد
بن محمد بن عبد الرحمن تہنیسی سے اونکو مولانا
محمد امین ملا جامی کے بھانجے سے اونکو مولانا شیخ
غیاث الدین احمد سے اونکو مولانا علاء الدین
محمد سے اونکو مولانا عبد الرحمن جامی سے
اون کو مولانا سعد الدین کاشغری سے اونکو
مولانا نظام الدین خاموش سے اونکو خواجہ
علاء الدین عطار سے اونکو خواجہ بہاء الدین
نقشبند سے اور شیخ احمد نخلی نے اشتغال اس
طریق کے حاصل کئے سید میر کلال بلخی سے
اونہوں نے ملا اکہ شیر غانی سے اونہوں نے ملا
خورد عزیزان سے اونہوں نے مخدوم الاعظم
ملا خواجگی سے اونہوں نے مولانا محمد قاضی
سے اونہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پہنا ہاتھ
سے شیخ عبد اللہ باقشیر مکی کے اونکو پہنایا
تاج الدین سنبھلی نزیل مکہ نے اون کو خواجہ

خواجه محمد باقی بسنده المذکور ثم الخواجه
نقشبند اخذ عن روح خواجه عبد الخالق
الغجدوانی وعن خواجه محمد بابا السماسی
وعن خلیفة الامیر سیّد کلال وخواجه
محمد بابا السماسی عن خواجه عزیزان بمثل
ما ذکرنا فی السلسلة الصحبیة الا ان
ههنا نکتة اخری ننبه علیها فان الشیخ
ابو علی الفارمدی اخذ ایضاً عن خواجه
ابی الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی یزید
البسطامی من طریق الباطن لا من طریق
الظاهر فان وفات الشیخ ابی یزید
قبل ولادة خواجه ابی الحسن بمدت
مدیدة والشیخ ابو یزید عن سیّدنا
الامام جعفر الصّادق من طریق
الباطن لا الظاهر لان ولادة الشیخ
ابی یزید بعد وفات الامام جعفر
الصّادق بمدة مدیدة والامام جعفر
الصّادق اخذ من جهتین الاولی جهة
آبائه رضی الله عنهم وقد ذکرناه والثانیة
انه اخذ الطریقة عن ابی امه القاسم
بن محمد بن ابی بکر الصّدیق والقاسم
اخذها عن سلمان الفارسی عن سیّدنا
ابی بکر الصّدیق عن النبی صلی الله
علیه وآله وسلم قلت واخذ القاسم
عن سلمان لا یمکن ان یکون الا

محمد باقی نے اسی سند مذکور سے پھر خواجہ
نقشبند نے حاصل کی خواجہ عبد الخالق غجدوانی
کی روح سے اور خواجہ محمد باباسماسی اور خلیفہ
امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد باباسماسی
نے خواجہ عزیزان سے جیسا ہمنے سلسلۂ صحبتیہ
مین ذکر کیا ہے۔ مگر یہان ایک اور نکتہ ہے
اوس سے آگاہ ہو پس شیخ ابو علی فارمدی
نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی
سے اونہون نے شیخ ابو یزید بسطامی سے
باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہین کیونکہ وفات
شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت
سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ
ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے
باطن کے طریق سے ظاہر کی طریق سے نہین
اسواسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کے بہت
مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر
صادق سے اور امام جعفر صادق نے
حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا
رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر
کر چکے ہین اور دوسرے اپنے نانا قاسم
بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے
حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہون نے
سیدنا ابو بکر صدیق سے اونہون نے نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین کہتا ہون قاسم
کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہین مگر باطن کے

من جهة الباطن لظهر ذلك من تتبع اسماء
الرجال والله اعلم والحسن البصري ينسب
الى سيدنا علي رضي الله تعالى عنهم عند
اهل السلوك قاطبة وان كان اهل
الحديث لا يثبتون ذالك وقد
انتصر الشيخ احمد القشاشي لاهل
السلوك الكلام واف وشاف في
الكتاب العقد الفريد في سلاسل اهل
التوحيد والله اعلم - باید دانست که
که گگیانی بفتح کاف فارسیه اول وتشدید دوم
نسبت به قبیله از افاغنه که میان دوآبه پشاور
سکونت دارند وبا قوم یوسف زئی بنو اعمام
می شوند وهم کوٹ بتاکین هند هتین قریه
من مضافات جلال آباد وجلال آباد بلده
بین کابل وپشاور وبهنسی بفتح موحده والنون
ومهمله نسبت بحبشیا بالقصر بلده بصعید مصر
الاولی --- ملا آکه بفتح الالف و
تشدید الکاف العربیه وهای فارسیه
ابن یمین تخلص می کند - واورا دیوانے
است مشهور --- جیرغان بجیم فارسیه
مضمومه وبا موحده مضمومه وراء مهمله ساکنه
وغین معجمه بلده است برد ومرحله از بلخ -
شیرغان تعریب اوست ومعنی جیرغان
بلفظ ترکی چیزیکه یکے بعد دیگری درطول مانند
قطار بوده باشد عزیزان لفظ تعظیم مثل

جہت یہ سے ظاہر ہوتی ہے اسماء الرجال
کے تتبع سے واللہ اعلم - اور حسن بصری نسبت
کی گئی ہے سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے اہل سلوک کے نزدیک یقیناً اگرچہ
اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور
تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد قشاشی
نے اہل سلوک کے کلام وافی وشافی سے
اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید
میں واللہ اعلم جاننا چاہیئے کہ گگیانی بفتح
کاف فارسیہ اول وتشدید دوم یا نسبت
کی ہے قبیلہ افغانوں میں سے ہے جو پشاور
کے دوآبہ میں رہتے ہیں اور قوم یوسف زئی
کے چچا زادوں میں ہیں ہٹی کوٹ دونوں نا
ہند بہ ایک گانوں ہے توابع جلال آباد سے
اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل
اور پشاور کے بھنسی بفتح موحدہ والنون اور
سین مہملہ بالقصر اور یا نسبت کی ایک شہر ہے صعید
اولی میں ملا آکہ بفتح الف وتشدید کاف عربی
وہای فارسی ابن یمین تخلص کرتے ہیں اور انکا
دیوان مشہور ہے جیرغان بجیم فارسی مضمومہ
اور بای موحدہ اور رای مہملہ ساکن اور غین معجمہ
ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شیرغان اسکی
تعریب ہے اور جیرغان لفظ ترکی میں اوسے
کہتے ہیں جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول
میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے

و میران و سیدی و غیر آن و با قیشر با لفظیں حرف نسبت است کہ اول کلمہ می آید مانند یار نسبت کہ در آخر کلمہ می آید سنبھل جائے ہندیہ کہ اشمام با واو و بلدہ است و درا ز نہر جمنا و گنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافہ دہلی کاتب حروف گوید کہ حضرت والد قدس سرہ می فرمودند کہ چون حضرت خلیفہ ابو القاسم مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ ما شال نمی باشد و وصایا نمی نویسند عمدہ در طریق ما کتاب فقرات ست آنرا از مشائخ خود بعنعن اخذ کردہ ایم و مشائخ ما بحفظ و عمل بآن وصیت میکردند شما آنرا از نسخہ من بنویسید پس حضرت ایشان آنرا استنساخ کردند و اجازت حضرت ایشان این فقیر را شامل شد کتاب فقرات را و بعض مواضع اشکال دران کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم و اشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک تلقی نمودم و الحمد لله کاتب حروف گوید کہ شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی در باب اشغال نقشبندیہ رسالہ دارند مختصر والد بزرگوار آنرا بغایت می پسندند و آنرا بخط خود از نزدیک بعض اصحاب شیخ تاج الدین انتساخ کردہ بودند و طالبان را بہمان اسلوب ارشاد می فرمودند این فقیر آنرا پیش حضرت ایشان بحثاً و درایۃً خواندہ است

میران و سیدی و غیرہ کے با قیشر بالفظ ہیں یہ حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آتا ہے جیسے یار نسبت کی آخر میں آتی ہے سنبھل بار ہندیہ کہ تم شامل ایک شہر ہے گنگا جمنا کے اوسطرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ کے کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ ابو القاسم نے مجھے اجازت دی فرمایا کہ ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریق میں عمدہ کتاب فقرات ہے وہ ہمنے بھی مشائخ سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے اور ہمارے مشائخ اوسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت کرتے آئے ہیں تم وہ میری کتاب سے نقل کر لو پس حضرت والد نے وہ نقل کر لی اور اون کی اجازت اس فقیر کو ہوئی اور اوسمیں بعض مقام مشکل اس فقیر نے اون سے دریافت کئے اور اوسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے و الحمد للہ کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک رسالہ ہے مختصر اشغال نقشبندیہ میں والد بزرگوار اوسکو بہت پسند فرماتے تہے اور اوسے شیخ تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر اپنے ہاتہہ سے نقل کیا تہا اور اوسی طور طالبوں کو ارشاد فرماتے تہے اس فقیر نے وہ رسالہ اون سے بحثاً و درایۃً پڑہا ہے

نقل رسالہ شیخ تاج الدین سنبھلی درباب اشغال نقشبندیہ

خواستم کہ آنرا بعینہ نقل کنم وباللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام
علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ
اجمعین اعلم وفقك اللہ تعالی ان
معتقد السادۃ النقشبندیۃ قدس
اللہ تعالی اسرارھم ھو معتقد
اھل السنۃ والجماعۃ وطریقتھم دوام
العبودیۃ التی لایتصور بغیر اداء
العبادۃ وھی عبارۃ عن دوام مع الحق
سبحانہ بلا مزاحمۃ شعور بالغیر مع
الذھول عن صفۃ الحضور بوجود الحق
سبحانہ ولا یحصل ھذہ السعادۃ العظیمۃ
بغیر تصرف الجذبۃ الالٰھیۃ ولاسبب
فی طریق الجذبۃ اقوی من صحبۃ الشیخ
الذی سلوکہ بطریق الجذبۃ قال الشیخ
ابو علی الدقاق قدس اللہ سرہ الشجرۃ التی
تنبت بنفسہا لاثمر لھا وان کان لھا
ثمر یکون بغیر لذۃ وبسنۃ اللہ تعالی جاریۃ
علی انہ لابد من السبب فکما ان التوالد
والتناسل الصوری لایحصل بغیر الوالد
والوالدۃ کذلك التوالد المعنوی حصولہ
بغیر المرشد متعذر وقال فی رسالۃ المکیۃ
من لاشیخ لہ فالشیطان شیخہ و
ھذا الطریقۃ العلیۃ النقشبندیۃ اخذھا

میںنے چاہا کہ اوسکو بعینہ نقل کر دوں اور توفیق
اللہ کی طرف سے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ساالحمد للہ رب العلمین والصلوۃ
والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ٥
جان تو تجھکو توفیق عطا کرے اللہ تعالے کہ عقیدہ
حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہ
ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے
اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر آدائے
عبادت کے متصور نہیں اور وہ عبارت ہے
اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالی کہ شعور
بالغیر اوس سے مزاحم نہو ساتھ فراموشی کے
صفت حضور بوجود الحق کے سبحانہ تعالی ۔ اور
یہ سعادت عظمی بغیر جذبہ آلہی کے نہیں حاصل
ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب
نہیں سوائے صحبت ایسے شخص کے جسکا سلوک
بطریق جذبہ کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ
نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود اوگتا ہے اوسکا
ثمر نہیں ہوتا اور جو اوسمیں پھل لگا بھی تو اوس
میں لذت نہیں ہوتی اور سنت آلہی جاری ہے
اسپر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد وتناسل
بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی
طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے
مشکل ہے رسالہ مکیہ میں لکھا ہے من لاشیخ لہ فالشیطان
شیخہ یعنے جسکا کوئی مرشد نہیں اوسکا شیطان
پیر ہے اور اس طریقہ علیہ نقشبندیہ کو حاصل

العقیر الفقیر والنقصان والعاجز
فی معرفۃ الرحمن تاج الدین السنبھلی
عن مہدی الزمان الخواجہ محمد الباقی
وھو اخذھا عن المولی خواجگی امکنگی
وھو اخذھا عن المولی درویش محمد
وھو عن المولی محمد زاھد وھو عن الغوث
الاعظم الخواجہ عبید اللہ ....
احرار وھو عن الشیخ الشیوخ یعقوب
الجرخی وھو من حضرۃ الخواجہ الکبار الخواجہ
بہاء الحق والدین المعروف بنقشبند وھو عن
السید کلال وھو عن الخواجہ محمد بابا السماسی
وھو عن حضرۃ العزیزان الخواجہ علی الرامیتنی
وھو عن الخواجہ محمود الخیر الفغنوی وھو عن
الخواجہ عارف الریوگری وھو عن الخواجہ عبد الخالق
الغجدوانی وھو عن الشیخ یوسف بن یعقوب
بن ایوب الہمدانی وھو عن ابی علی الفارمدی
وھو من ابی الحسن الخرقانی وللشیخ ابو علی نسبۃ
الجذبۃ والصحبۃ والاستفاضۃ بالشیخ
ابی القاسم الگرگانی ایضا وحیث عند
المحققین ان الشیخ ثلاثۃ شیخ الخرقۃ و
شیخ الذکر وشیخ الصحبۃ وشیخ الصحبۃ
اتم واکمل فی الارتباط وھو الشیخ الحقیقی
لاجرم اوردنا نسبۃ الشیخ ابی القاسم الذی
انتھی بھا السلوک للشیخ ابی علی وبین الشیخ
ابی القاسم الی الامام علی بن موسی الرضا

کیا ہے اس ایسے فقیر نے جو نقصان میں کامل
ہے اور معرفت رحمٰن میں عاجز ہے تاج الدین
سنبھلی کہ ... حاصل کیا ہے مہدی زمان
خواجہ محمد باقی سے اور انہوں نے ملا خواجگی
امکنگی سے اور انہوں نے ملا درویش محمد سے
اور انہوں نے ملا محمد زاہد سے انہوں نے غوث الاعظم
خواجہ عبید اللہ احرار سے انہوں نے شیخ الشیوخ
یعقوب چرخی سے انہوں نے حضرت خواجہ
کبیر خواجہ بہاء الحق والدین معروف بہ نقشبند سے
اور انہوں نے سید کلال سے اور انہوں نے خواجہ
محمد بابا سماسی سے اور انہوں نے حضرت عزیزان
سے اور انہوں نے خواجہ علی رامیتنی سے انہوں نے
خواجہ محمود خیر فغنوی سے انہوں نے خواجہ عارف
ریوگری سے انہوں نے خواجہ عبد الخالق غجدوانی
سے انہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب ہمدانی
سے اور انہوں نے ابو علی فارمدی سے انہوں نے
ابو الحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت
جذبہ و صحبت اور استفاضہ کی ہے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے بھی اور اس سبب سے محققین کے نزدیک
شیخ تین ہوتے ہیں ایک شیخ خرقہ اور ایک
شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط
میں اکمل اور اتم ہے اور وہ ہی شیخ حقیقی ہے یہ نہیں
ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم
کہ وہاں جا کر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور
شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسی رضا تک

وسائط شیخ ابو عثمان المغربی وابو علی
الکاتب وابو علی الرودباری وسید الطائفة
الجنید البغدادی والسری السقطی ومعروف
الکرخی رضی الله تعالی عنهم وللمعروف قدس
سره نسبة اخری یتصل بها الی داود الطائی
عن حبیب العجمی عن الحسن البصری قدس الله
اسرارهم ونسبة معروف الی باب مدینة العلم
مشهورة ومعروفة بها الآن ارجع الی راس
الکلام فاعلم ان الشیخ ابا الحسن الخرقانی اخذ
عن روحانیة ابی یزید البسطامی کنسبة اویس
قدس الله سره من منبع الانوار علیه افضل
الصلوة واکمل التحیات وهکذا نسبة
سلطان العارفین الی روحانیة جعفر
الصادق والمعروف من خدمة وصحبة غیر
صحیح والامام جعفر الصادق مع وجود
النور وراثة آبائه الکرام یتصل بجده
لامه القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق
رضی الله تعالی عنهم وهو من فقهاء السبعة
فی التابعین کان من اکملهم فی علم الظاهر و
الباطن وهو منسوب الی سلمان الفارسی
رضی الله تعالی عنه وسلمان مع شرف الصحبة
النبی صلی الله علیه وآله وسلم اخذ الطریقة
عن الصدیق رضی الله تعالی
عنه وهو عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم
والطریق الاخری للامام جعفر ابا عن جد

درمیان ہیں واسطے ہیں شیخ ابو عثمان مغربی
...... اور ابو علی کاتب اور ابو علی رودباری اور
سید الطائفہ جنید بغدادی اور سری سقطی ومعروف کرخی
رضی اللہ تعالی عنہم اور معروف کرخی قدس اللہ سرہ کو
ایک اور نسبت ہے جو ابو داؤد طائی کو جا ملتی
ہے حبیب عجمی سے اونکو حسن بصری سے قدس اللہ
اسرارہم اور معروف کرخی کی نسبت حضرت باب مدینہ
علم یعنی علی تک معروف ومشہور ہے اور اب میں
رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے +
پس جاننا چاہیئے کہ شیخ ابو الحسن خرقانی نے
حاصل کیا ابو یزید بسطامی کی روح سے جیسے حضرت
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور اسی طرح سلطان العارفین کی نسبت
ہے روحانیت امام جعفر صادق سے اور وہ جو مشہور
خدمت وصحبت ہے وہ صحیح نہیں ہے اور امام جعفر
صادق نے باوجود اپنے آبا کی وراثت کے انوار
کے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہم سے حاصل کیا اور سات فقہا سے ہیں
تابعین میں علم ظاہر اور علم باطن دونوں کامل اور
انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالی
عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف صحبت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ سے اور انکو نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو باپ دادا
سے وہ مشہور ہے دروازہ شہر علم یعنی حضرت

الی باب مدینة العلم معروفة +

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک +

فصل

طریق الوصول الی اللہ تعالی علی طریق السادة النقشبندیة اما الطریق الاول الذکر بمحض الصحبة او بالذکر او بالمراقبة وطریق ذکر ھذہ السلسلة ان تذکر الکلمة الطیبة اعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحبس النفس وتراعی العدد الوتر واذا جاوز العدد احد عشرین مرة ولم یظھر للذکر اثر فھذا دلیل علی عدم قبولہ فتشرع فی ابتداء الذکر من اصلہ واثر الذکر ھو انک فی زمان النفی منتفی عنک وجود البشریة وفی الاثبات یظھر فیک اثر من اثار تصرفات الجذبات الالھیة والاثر متفاوت بحسب الاستعداد فبعضھم اول ما تحصل الغیبة عما سوی الحق وبعضھم اول ما تحصل لہ السکر والغیبة وبعد ذلک یتحقق لہ وجود العدم وبعدہ یتشرف بالفناء کما قال الشیخ عبد اللہ الانصاری فی تفسیر ھذہ الآیة واذکر ربک اذا نسیت اذا نسیت غیرہ ثم نسیت ذکرک ثم نسیت فی ذکر الحق ایاک اکمل ذکرک

فصل

طریق وصول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبس نفس سے۔ اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت رکھے اور جب ذکر اکیس مرتبہ سے گذر جائے اور اوسکا کچھ اثر ظاہر نہو تو یہ دلیل ہے اوس کے قبول نہونے کے پھر نئے سرے سے ذکر شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا الہ الا اللہ تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے اور جب کہے الا اللہ تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبہ الٰہیہ کے اور اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو پہلے غیبت ما سوائے حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو پہلے سکر اور غیبت اور اوس کے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اوسکے بعد فنا جیسے شیخ عبد اللہ انصاری نے اس آیۃ کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا نسیت کہ جب بھولجائے تو ما سوائے حق کے پھر بھول جائے تو اپنے ذکر کو پھر بھولجائے تو حق کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

(اول طریق صحبت) ◆ (تصرف شیخ)

واعلى الدرجات واتمها الفناء اعنى لايبقى
للسان خبر عما سوى الله وكيفية الذكران
تجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق
الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و
تحبس النفس وتشرع كلمة لامبتدئا بها
من السرة وتصعد بها الى جانب الدماغ
فاذا وصلت الى الدماغ ملت بالٓه الى
جانب الكتف اليمين الا الله الى جانب
اليسار فرميت بها على القلب الصنوبري
بقوة بحيث يظهر اثرها وحرارتها فى سائر
الجسد وتميل محمد رسول الله من
اليسار الى جانب اليمين اى تاتى بها
بينهما وتقول بعد ذلك بالقلب ايضا
الهى انت مقصودى ورضاك مطلوبي
يعنى من هذا الذكر مع توجه القلب على
وجه يظهر اثره فى القلب ويتاثر منه و
يكون ذلك كله بحيث لايظهر على ظاهره
حركة ولا يشعر به من كان بقربه و
تحبس نفسه بذكر مرة او ثلاثا مراعيا
للوتر وقال حضرة الخواجه قدس سره
فى معنى الكلمة الطيبة ان لا اله معناه
نفى الالهة الطبيعة والا الله
اثبات المعبود محمد رسول الله
معناه انك ادخلت نفسك
فى مقام فاتبعونى بالحق

اور اعلی اور اتم درجہ ذکر کا فنا ہے یعنی تیری
زبان کو خبر نہ ہے ماسوا اللہ کے اور کیفیت
ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگا دے اور
لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
اور حبس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ
لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جاوے اور
جب دماغ کو پہونچے تو کہے الٰہ کو داہنے مونڈھے
کی طرف الا اللہ کو بائیں مونڈھے کی طرف پھر اوسے
قلب صنوبری پر مارے ایسے زور سے کہ اوسکا
اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو
اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے داہنی
طرف کو یعنی اون کے درمیان اور اس کے
بعد دل سے یوں کہے الٰہی انت مقصودی و
رضاک مطلوبی یعنے اس ذکر سے تو ہی میرا مقصود
ہے اور تیری ہی رضا میرے مطلوب ہے قلب
کے توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو
اور دل اوس سے متاثر ہو اور یہ سب اسطرح سے
ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس
بیٹھا ہو وہ بھی نجانے اور حبس نفس کرے
ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رعایت
کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے
کلمہ طیبہ کے معنے یوں فرمائے ہیں لا الہ
نفی ہے الٰہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات
ہے معبود کی محمد رسول اللہ اسکے معنے یہ ہیں کہ
تونے اپنے تئیں داخل کیا مقام فاتبعونی بالحق میں

وبعض الاکابر هذه السلسلة قال فی
معنے الکلمة الطیبة ان المبتدی یتصور
فی لا اله الا معبود والمتوسط یلاحظ
لا مقصود والمنتهی لا موجود الا الله
تکون ملاحظة وقال الاکابر المدینة
السیر الی الله وبوضع القدم فی السیر فی الله
تکون ملاحظة لا موجود الا الله کفرا و
قیل معناها لا متصرف فی الملک والملکوت
الا الله وینبغی الاجتهاد فی مداومت الذکر
لا تترک فی حال ولا وقت لا فی قیامک
ولا قعودک ولا فی حکایات ولا
فی نومک وان حصل لک فی الذکر و
فی مجالسة الشیخ کیفیة فافرضها کالخط
المستقیم فان یخیل هذا المعنی وشغل
الخیال بامر واحد سمار للجمعة وقال
بعض الاکابر اذا تغیرت متغیرة
من بدنک بواسطة الخیال وتاثیرة
ینبغی لک ان تتبع تلک الشعرة حتی
یحصل لک التعطیل کما قال بعض الاکابر
الشغل هو عدم الشغل وعدم الشغل
هو الشغل وقال المولی سعد الدین الکاشغری
رحمة الله علیه ان الشیخ عبد الکبیر الیمنی
سألنی وقال ما الذکر فقلت له لا
اله الا الله فقال ما هذا ذکر هذا
∴ ∴ ∴ ∴ عبارت ∴ ∴ ∴ ∴

اور اس سلسلہ کے بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ
معنے کلمہ طیبہ کے یہ ہین کہ مبتدی تصور کرے
لا اله یعنے لا معبود اور جو متوسط ہوں خیال
کرے لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود الا الله
کا ملاحظہ ہووے اور بزرگون نے کہا ہے کہ جب
منتہی ہو جائے سیر الی اللہ اور قدم رکھے بیچ سیر
فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا موجود الا اللہ کا تو
یہ کفر ہے اور بعضون نے اوسکے معنے کہے ہین لا متصرف
فی الملک و الملکوت الا اللہ اور ضرور مناسب ہے
کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور
کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ
باتین کرتے نہ سوتے۔ اور جو ذکر مین یا شیخ
کی مجلس مین کچھ کیفیت حاصل ہو تو اوسکو فرض
کرلے کہ جیسے ایک خط مستقیم
اور جب یہ معنے خیال بندھ جاوین اور خیال
اسی ایک امر مین مشغول ہو جاوے تو جمعیت کے
واسطے بہت مدد کرتا ہے اور بعض بزرگون نے
کہا ہے کہ جب ایک بال بھی بدن سے متغیر
ہو جاوے خیال کے واسطے سے اور اثر معلوم ہو تو
چاہیئے کہ اوسکو چھوڑے نہین یہانتک کہ حاصل
ہو جاوے تعطیل جیسے بعض بزرگون نے کہا
کہ الشغل ہو عدم الشغل و عدم الشغل ہو الشغل
اور ملا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے
کہ شیخ عبد الکبیر یمنی نے مجھ سے پوچھا کہ ذکر کیا
مین نے کہا لا اله الا اللہ کہا یہ تو عبارت ہے ذکر

([illegible])

فقلت له افهذا انت فقال الذكر ان
تعلم انك لا تقدر على وجدانه
قال السيد الطائفة الجنيد التصوف
هو ان تجلس ساعة متعطلة من ملاحظة
كل شيء وقال شيخ الاسلام في ملاحظة
ذلك تحصيل الوجدان بغير تفتيش
ورؤية بغير نظر ومقصود الطائفة
العلية الصوفية حصول مشاهدة
الحق كانك تراه وقال الحضور سميتها
مشاهدة تكون بالقلب واما الرؤية
فيكون بعين الراس والفرق بين
الرؤية والمشاهدة انك في الرؤية
لا تقدر ان تتعدى ها عن نفسك
وفي المشاهدة انت بالخيار

الطريقة الثانية السادة النقشبندية
في سبب الوصول وحصول المعرفة وهي
اسهل الطرق واقربها التوجه والمراقبة
وهو ان ذلك المعنى المقدس الذي بغير
كيف ولا مثال المفهوم من الاسم المبارك
اعني الله بغير واسطة عبارة عربية
او عبرية او فارسية او غيرها تلاحظه
وتحفظه في خياله وتتوجه بجميع قواك
ومداركك الى القلب الصنوبري وتداوم
على هذا لا من تتكلف في ملازمة

١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢١٢١٢

نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا آپ فرمائیے تو کیا ذکر
یہ ہے کہ تم جانو یہ کہ تم اوسکے وجدان پر قادر نہیں
ہو اور سید الطائفہ جنید نے فرمایا ہے کہ تصوف
یہ ہے کہ ایک ساعت معطل بیٹھے کل شئے کے ملاحظہ
سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اسکے ملاحظہ
مین حاصل ہوتا ہے وصال بغیر جستجو کے اور
دیدار بے نظیر کے اور مقصود صوفیہ کے طریقہ علیہ کا
حصول ہے مشاہدہ حق کا کانک تراہ اور
اس حضور کا نام اونہوں نے مشاہدہ بالقلب
رکھا ہے اور دیکھنا جو ہوتا ہے وہ سر کی
آنکھوں سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور
مشاہدہ مین یہ ہے کہ رویت مین قادر
نہیں ہوتا کہ اوسے اپنے سے دور کرے
اور مشاہدہ مین اختیار ہے +

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا
وصول کے سبب اور معرفت کے حصول مین
اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے
سو وہ کیا ہے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ
یہ ہے کہ وہ معنے مقدس جو بغیر کیف اور بغیر
مثال نہیں مفہوم ہے اللہ کے نام مبارک کا
بے واسطہ عبارت عربیہ یا عبریہ یا فارسیہ
وغیرہ اوسکا لحاظ اور اوسکی حفاظت کرے
اپنے خیال مین اور متوجہ تمام قوتوں اور مدارک
سے قلب صنوبری کے طرف اور اسکی مداومت
کرے اور تکلف کرے اوسکے لازم کر لینے کو

حتی تذهب الکلفة من البین و یصیر هذا الامر کله ملکة لك و قال بعض الاکابر من النقشبندیة ان المعنی المقصودات غشی علیك فتخیله بصورة نور بسیط محیط بجمیع الموجودات العلیة والغیبیة واجعله فی مقابلة البصیرة ومع حفظ ذلك تتوجه الی القلب الصنوبری بجمیع القوی و تدارك الی ان تقوی البصیرة و تذهب الصورة ویترتب علی ذلك ظهور المعنی المقصود قال حضرة الخواجه عبیدالله الاحرار ان المراقبة من المفاعلة فلابد من التراقب من الجانبین مع هذا الابد المراقب ان یکون مراقبا لاطلاعه علی اطلاع الحق سبحانه علی احواله و مداومه علی ذلك او یکون مراقبا لاطلاعه علی موجده بلا فتور و تشتت خاطر ✣

والطریق الاخر ان یکون مراقبا بقلبه الصنوبری ولا یترك الخواطر تدخل فیه حتی تیسر له الربط بقلبه الحقیقی من غیر ملاحظة معنی المفاعلة و طریق المراقبة اعلی من طریق النفی والاثبات ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

یہانتک کہ کلفت درمیان سے جاتی رہے اور اس امر کا ملکہ ہوجائے اور بعض بزرگوں نے نقشبندیہ سے کہا ہے کہ معنے مقصود کے یہ ہیں کہ بیخودی ہوجائے پھر خیال کرے اوسکو ایک نور بسیط کے صورت میں جو احاطہ کئی ہوئی ہے سب موجودات علیہ و غیبیہ کو اور اوسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہوو ہے تمام قوا سے اور تدارک کرے اس امر کا کہ بصیرت قوی ہوجائے اور صورت جاتی رہے اور مترتب ہو اس امر پر ظہور معنے مقصود کا حضرت خواجہ عبیداللہ احرار نے فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو ضروری ہی تراقب دونوں طرف سے تو پس مراقبہ کرنے والے کو ضرور چاہیے یہ کہ ہو مراقب اپنی اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونے سے اوسکے حال پر اور اس کی مداومت کرے اور یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر بلا فتور اور پریشان خاطری کے اور ایک اور یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا مراقب ہو اور اوسمیں کوئی خطرہ نہ آنے دے یہانتک کہ اوسکو اپنے قلب حقیقی سے ربط آسان ہوجاسے بدون ملاحظہ معنے مفاعلہ کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلے ہے نفی اثبات کے طریق سے اور بہت ✣

اقرب الى الجذبة الالهية من غيرها
ومن طريق المراقبة يمكن الوصول الى الوزارة
والتصرف في الملك والملكوت ويمكن بها
الاشراف على الخواطر والنظر الى الغير
بنظر الموهبة وتنوير باطنه ومن
ملكة المراقبة يحصل دوام الجمعية و
دوام قبول القلوب وهذا المعنى يسمى
جمعا وقبولا الطريق الثالثة طريق
الرابطة بالشيخ الذي الطريق الثالثة
طريق الرابطة بالشيخ الذي يصل الى مقام
المشاهدة وتحقق بالتجليات الذاتية
فان رويته بمقتضى هم الذين اذا رأوا
ذكر الله تفيد فائدة الذكر وصحبته
بموجب هم جلساء الله تفيد صحبته
المذكور واذا تيسر صحبة مثل هذا
العزيز ورايت اثره في نفسك فينبغي
ان تحفظ ذلك الاثر الذي تشاهده
فيك بقدر الامكان وان حصل لك
في ذلك المعنى فتور اجر مصاحبة
حتى يرجع لك ببركته ذلك الاثر و
هكذا تفعل مرة بعد اخرى حتى تصير
تلك الكيفية ملكة لك وان لم
تظهر من صحبة ذلك العزيز اثر
ولكن حصلت به محبة و
انجذاب

قریب ہے جذبہ الٰہیہ سے اور مراقبہ کے طریق
سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک و
ملکوت مین تصرف کا اور ممکن ہے معلوم
کر لینا لوگونکی دلکی باتون کا اور دوسرے
کیطرف بخشش کی نظر کرنیکا اور اوسکے باطن کو
منور کرنیکا اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دائمی
حاصل ہوتی ہے اور لوگونکے دلکا ہمیشہ مقبول ہوتا ہے
اور اسی بات کو کہتے ہین جمع وقبول۔ اور تیسرا طریق
رابطہ ہے اوس شیخ سے جو مشاہدہ کے مقام کو
پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق
ہوا ہے اسواسطے کہ اوسکی رویت بموجب
اسکے کہ اذا راوا ذکر اللہ ذکر کا فائدہ
دیتی ہے اور اوس کی صحبت بموجب اسکے
کہ ھم جلساء اللہ اوس صحبت مذکور کا
فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت
میسر ہو جائے اور اپنے نفس مین اوسکا
اثر معلوم ہو تو چاہیے کہ اوسکی حفاظت کرے
جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہانتک تجھسے ممکن ہو
اور جو اس مین فتور آجائے تو اوس شیخ کی
مصاحبت کی طرف رجوع ہو کہ پھر تجکو حاصل
ہو اوسکی برکت سے وہ اثر اور اسیطور
کیا کرتا کہ وہ کیفیت ملکہ ہو جائے اور جو اوس
عزیز کی صحبت سے یہہ اثر ظاہر نہو لیکن اوس
سے محبت اور انجذاب حاصل
ہو ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

فينبغي ان تحفظ صورته في الخيال وتتوجه الى القلب
الصنوبري حتى تحصل الغيبة والفناء عن النفس
وان وقفت عن الترقي فينبغي ان تجعل صورة الشيخ
على كتفك الايمن وتمد من كتفك الايمن
الى قلبك امرا ممتدا وتأتي بالشيخ على ذلك الامر
الممتد وتجعله في قلبك فانه يرجى بذلك
حصول الغيبة والفناء ۞

فصل

في الكلمات القدسية المأثورة عن حضرة الخواجه
عبد الخالق غجدواني وهي احد عشر كلمة
بني طريق السادة النقشبندية عليها وهي هذه
١ ياد كرد - ٢ باز گشت - ٣ نگاهداشت
٤ ياد داشت - ٥ هوش در دم - ٦ سفر
در وطن - ٧ نظر بر قدم - ٨ خلوت
در انجمن - ٩ وقوف قلبي - ١٠ وقوف
زماني - ١١ وقوف عددي - وحيث
كان حضرة الخواجه عبد الخالق رأس
حلقة هذه الطائفة لزم بيان الفاظه
المصطلح عليها فلنشرح ما مقصود بين
بين الاجمال والتفصيل وهذا انا شرح
في ذلك -
١ ياد كرد - وهو عبارة عن ذكر اللسان
والقلب يعني كن دائما في تكرار الذكر

تو چاہیے کہ اوسکی صورت خیال میں رکھے
اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو تاکہ
حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر
وقفہ ہو جائے ترقی میں تو چاہیے کہ صورت
شیخ کی اپنے داہنے مونڈھے کی طرف خیال کرے
اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد اعتبار کرے
داہنے مونڈھے تک اور شیخ کو اس امر ممتد
کے ساتھ اپنے قلب میں لائے اور امید ہے
اس سے حضور غیبت اور فنا کے ۞

فصل

(تیسری فصل حضرت غجدوانی رح کے گیارہ کلمات قدسیہ کی شرح میں)

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے کلمات
قدسیہ ماثورہ کے بیان میں - اور وہ گیارہ کلمے ہیں
جن پر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے وہ یہ ہیں یادکرد
بازگشت - نگاہداشت - یادداشت
ہوش دردم - سفر در وطن - نظر بر قدم خلوت
در انجمن وقوف قلبی - وقوف زمانی - وقوف
عددی - اور چونکہ حضرت خواجہ عبدالخالق اس
طریقہ کے سر حلقہ ہیں تو انکے الفاظ مصطلح کا بیان
ضرور ہے ہم انکی شرح کرتے ہیں اجمال و تفصیل کے
درمیان وہ یہ ہے -
١ یادکرد - کہتے ہیں ذکر زبان یا ذکر قلب کو
یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے -

الذی استفادہ من الشیخ الی ان
یحصل له حضور الحق وطریقة
تعلیم الذکر ان الشیخ یذکر اولا
بقلبه الکلمة الطیبة والمرید یحضر قلبه
فی مقابلة قلب الشیخ ویفتح عینیه
ویطبق فمه کما مر بیانه قال حضرت
الخواجه بهاء الدین قدس سره:
ان المقصود من الذکر ان یکون
القلب دائما حاضرا مع الحق بوصف
المحبة والتعظیم لان الذکر
طارد الغفلة:

بازگشت - یعنی ان الذاکر کلما ذکر
بقلبه الکلمة الطیبة قال عقبها بذلک
اللسان الهی انت مقصودی
ورضاک مطلوبی یعنی من هذا
الذکر لان هذه الکلمة تفید نفی
کل خاطر عن ملیح وقبیح حتی یخلص الذکر
ویتفرغ السر عما سوی الحق واذا
لم یجد الذاکر له اخلاصا فهذا الکلام
قال علی سبیل التقلید من المرشد:
فانه یحصل له ببرکة ذلک الاخلاص
ان شاء الله تعالی:

نگاہداشت - وهو عبارة عن
مراقبة الخواطر یعنی الذاکر الکلمة
فی نفسه یراعی ان لا یخطر بباله

جو شیخ سے بتایا ہے تاکہ حضور حق حاصل
ہو- اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ
آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے
قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے- اور
کھلی رکھے دونوں آنکھیں اپنی اور دہن بند
کر لے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں- حضرت خواجہ
بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مقصود
ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو
محبت اور تعظیم کے ساتھ- اس لئے کہ ذکر غفلت
کو دفع کرتا ہے-

بازگشت- یعنے ذاکر جب قلب سے ذکر کرے
کلمہ طیبہ کا اوسکے بعد زبان سے کہے- الہی
انت مقصودی و رضاک مطلوبی- یعنے
اس ذکر سے الہی تو ہی میرا مقصود ہے اور
تیری ہی رضا مطلوب ہے- اسواسطے
کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھے اور
برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جاے
اور سر فارغ ہو جاے ماسواے حق سے
اور جو ذاکر اخلاص نپائے اس کلام
میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے تو اس
کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا
ان شاء اللہ تعالے-

نگاہداشت- اور یہ عبارت ہے خطرہ دل کی
مراقبہ کا یعنے جب دل میں کلمہ کی تکرار کرے تو
اسکی رعایت کرے کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آنے

خاطر و يجتهد ان لا يخطر له خاطر الغير فى ساعة او ساعتين فان ذلك مهم عند الاكابر و بعض كمل الاولياء احيانا يتم لهم هذا المعنى ياد داشت هو عبارة عن دوام الحضور مع الحق سبحانه على سبيل الذوق و بعض الاكابر قال فى شرح هذه الكلمات الاربع هكذا ياد كرد يعنى تكلف فى الذكر باز گشت يعنى رجع الى الحق سبحانه على وجه الانكسار نگاہداشت يعنى حافظ على هذا رجوع ياد داشت يعنى رسخ سره هوش در دم يعنى ان بناء الامر هذا الطريق على النفس فينبغى ان يجتهد على حفظ ما بين النفسين فى الطبيعة حتى لا يدخل بغفلة ولا يخرج بغفلة سفر در وطن يعنى ان سفر السالك يكون فى الطبيعة البشرية يعنى ينتقل من الصفات الذميمة الى الصفات الحميدة كما قال بعض الاكابر ان الشخص اذا انتقل الى اى محل لا تفارقه الصفات الخبيثة ما لم تنتقل عنه و قيل روية الغيب فى الشهادة نظر بر قدم يعنى ان السالك ينبغى ان يكون نظره على قدمه فى مشيه فى البلد و الصحراء حتى لا يتفرق

اور اس مین کوشش کرے کہ اوس کے دل مین کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک ساعت یا دو ساعت کیونکہ یہہ امر بہت ضرور ہے بزرگونکے نزدیک اور بعض کامل اولیا کو کبھی کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ یاد داشت دوام حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور بعض بزرگون نے ان چار کلمونکی یون شرح کی ہے۔ یاد کرد یعنے ذکر مین تکلف۔ باز گشت۔ یعنے اللہ سے رجوع از راہ عجز کے نگاہداشت۔ یعنے اس رجوع کی حفاظت یاد داشت۔ یعنے سر کو راسخ کرے ہوش در دم۔ یعنے اس طریقہ کی بنا اس امر پر ہے اس کی حفاظت کرے درمیان دونون نفسونکے کہ نہ غفلت سے داخل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت سے کوئی سانس۔ سفر در وطن۔ یعنے سالک کا سفر طبیعت بشریہ مین ہے یعنے بری صفتونکو چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے بعضے بزرگون نے یعنے آدمی کسی مکان کو جائے اوسکی صفتین بری اوسکے ساتھہ ہوتی ہین جبتک اونسے نہ نقل کرے اور بعضون نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھے شہادت مین نظر بر قدم۔ یعنے سالک کو چاہیے کہ اوسکی نظر قدم پر ہو شہر مین چلے پھرے یا جنگل مین اسلئے کہ اوسکی نظر متفرق ہو جائے اور جسے نہ دیکھنا چاہیے

نظرہ و یبصر مالا ینبغی فیتفرق علیہ
قلبہ و یمکن ان یکون المراد بالنظر الی
قدم ان یکون نظر السالک فی اول
دخلۃ الی نہایۃ السلوک یعنے سیرالی
حضرت الذات فقط کما قال فارس
بن عیسے البغدادی سالت الحلاج
وقلت لہ من المرید فقال ھو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علے
شئ حتے یصل و یحتمل ان یکون ھذا المعنے
ھو الذی قالہ الشیخ رویم ادب
المسافر ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ خلوت
درانجمن یعنے ینبغی للسالک ان یکون
ظاہرہ مع الخلق و باطنہ مع الحق
الیہ بالشغل و القلب بالحق و ما احسن
ما قیل فی ذلک شعر فمن داخل کن صاحبا غیر
غافل ومن خارج خالط کبعض الاجانب
قال اکابر الطریق ان فی ھذہ الطریقہ
الجمعیۃ فی الملاء و التفرقۃ فی الخلوۃ ـ

وقوف زمانی یعنے یحاسب

اوقات نفسہ ھل مرت باعمال الخیر
فیشکر او باعمال الشر فیستغفر علے حسب
مراتبہم فان حسنات الابرار سئیات
المقربین ـ

وقوف عددی

ھو عبارۃ عن

اوسے نہ دیکھے اور اوسکا قلب متفرق ہوجائے
اور یہہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر
اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو
یعنے فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارس
بن عیسے بغدادی کا قول ہے کہ مین
نے حلاج سے سوال کیا تو مین نے کہا
مرید کون ہے تو اونہون نے کہا ھو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علے شئ حتی
یصل ۔ اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ
معنے جو شیخ رویم نے فرمایا ہے ۔ ادب المسافر
ان لا یجاوز ہمتہ قدمہ یعنے مسافر کا ادب یہ ہے
کہ اوسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے ۔ خلوت در
انجمن یعنے سالک کو چاہئے کہ بظاہر خلقت کیساتھہ ہو
اور باطن مین خالق کیساتھہ ہاتھہ کام مین اور دل
حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی مین یہ شعر
فمن داخل کن صاحبا غیر غافل ۔ ومن خارج
خالط کبعض الاجانب ۔ بعض بزرگون نے کہا ہے
کہ اس طریق مین کہ جمعیت ہے مجلس مین اور تفرقہ ہے خلوت مین ۔
وقوف زمانی کہ اپنے اوقات کا حساب رکہے اگر
اعمال خیر مین گذرے اوسکا شکر کرے اور جو اعمال
بد مین گذرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبہ کے
موافق کیونکہ ان حسنات الابرار سئیات المقربین
یعنے نیکیان ابرار کے مقربین کے برائیان ہین
وقوف عددی ۔ یعنے رعایت عدد کے

رعاية العدد في الذكر القلبي يجمع
الخواطر المتفرقة ÷

والوقوف القلبي هو عبارة من
اليقظة وحضور القلب مع جناب
الحق سبحانه على وجه لا يكون للقلب
غرض غير الحق وقالوا ايضاً في معناه
ان الذاكر ينبغي ان يكون واقفاً على
قلبه يعني في اثناء الذكر يتوجه الى
القلب الصنوبري الذي يقال له قلب مجازاً
وهو في الجانب الايسر محاذياً للثدي
ويجعله مشغولاً بالذكر ولا يتركه يغفل
عن الذكر ولا مفهومه وحضرت الخواجه
نقشبند لم يجعل حبس النفس ولا
رعاية العدد لازماً في الذكر واما
وقوف القلبي فهو لازم عنده في
اثناء الذكر والرابطة وغيرهما و
المقصود من الذكر الوقوف القلبي
وما احسن ما قيل في ذلك شعر

علی بیض قلبك كن كانك طائر
فمن ذلك الاحوال فيك تولد ÷

ذکر قلبی میں جمعیت کے ساتھ کہ متفرق خطرے
نہ آئیں۔

وقوف قلبی یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا
اللہ جل شانہ کے ساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو
غیر حق سے کچھ غرض نہو اور یوں بھی کہا ہے
کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے
درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جس کو
مجازاً قلب کہتے ہیں وہ بائیں طرف بپستان کے
مقابل اوسکو ذکر میں مشغول کرے ذکر سے
غافل ہونے دے اور اوسکے معنے سے اور حضرت
خواجہ نقشبند نے حبس دم نہیں لازم کیا اور رعایت
عدد کی ذکر میں لیکن وقوف قلبی اون کے نزدیک
لازم ہے ذکر میں یا رابطہ وغیرہا میں اور مقصود
ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے
یہ شعر اس معنے میں ÷

شعر

علی بیض قلبك كن كانك طائر
فمن ذلك الاحوال فيك تولد

یعنے اپنے دل کے بیضہ پر ایسا جیسا پرندہ
اس امر سے تجھ میں حال پیدا ہوں گے

فصل

اذا وقع لك في اثناء الذكر والاشتغال
تفرقة او وسوسة او قبض فينبغي

فصل

جب ذکر اور اشتغال کے درمیان تفرقہ
یا وسواس یا قبض معلوم ہو تو چاہئے

ان تغتسل بالماء البارد وان لم تقدر
على ذلك لعدم مساعدة المزاج فبالماء
الحار وبعد ذلك تدخل الخلوة لتصلي
الركعتين وبعد التضرع والاستكانة
تستغفر وتتوجه لحالك ووقتك
وان لم يحل وقتك واستمرت
التفرقة منك فاحضر في خيالك صورة
شيخك المراقبات فانه يرجى بركته تبدل
التفرقة بالجمعية وان بقيت التفرقة
ايضا فقل يا فعال بالشد وان لم
يرتفع التفرقة بذلك فقل ان هذه
التفرقة منه تعالى ووافق في ذلك الفرق
فيه فتصير في عين الجمع جنيد و
قل ان يبقى التفرقة مع هذه الملاحظة
وحيث كانت الخطرة متعلقة با
لاعمال كتمثل الميل الى شراء فرس ونحو
مما هو مباح شرعا عملها او فعله
او يخرجها من قلبه حتى تحسب تلك
الخطرة العدو ويبذل جهده
في دفعه ونفيه فتلك الخواطر لازمة على
المريد الخطرة النفسية والشيطانية
والملكية ويثبت الخاطر الحقاني و
معرفة الخواطر وتمييزها عسير
يثبته بعض بيان ان حصول خاطر
النفس من ارض القلب تنبئ من القلب و

کہ سرد پانی سے غسل کرو اسلئے اور جو سرد
پانی پر قدرت نہ رکھے اپنے مزاج کے سبب تو
گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد خلوت میں
داخل ہو اور دو رکعتیں پڑھے اور بہت گریہ و
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو - اور جو
اپنا وقت نہ پائے اور وہی تفرقہ رہے تو
تصور باندھے اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو
سراسر بھی ہے کیونکہ امید ہے کہ اوس کی
برکت سے تفرقہ جاتا رہے اور جمعیت حاصل ہو
اور جو اس پر بھی تفرقہ نجائے تو کہے یا فعال
تشدید کے ساتھ اور جو اس سے بھی تفرقہ نجائے
کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے اور اوس سے
موافقت کرے تو آپ عین جمعیت میں ہو جاویگا
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال
سے ہے جیسے رغبت گھوڑے خریدنے کی
یا اور کچھ جو شرع میں مباح ہے تو وہ کام
کرے یا اوسے اپنے قلب سے نکال ڈالے
یہانتک کہ اوس خطرہ کو دشمن جانے - اور
کوشش کرے اوسکو دفع کی اور تینوں خطروں کی نفی
کرنی مرید کو لازم ہے - خطرہ نفسیہ و خطرہ
شیطانیہ و خطرہ ملکیہ اور خطرہ حقانی کو قائم
رکھے اور خطروں کو پہچاننا اور تمیز کرنا بہت مشکل ہے
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی ارض

من يسار القلب والذي من الملك
يكون من يمين القلب والذي من
الحق يكون من فوق القلب وهذا النظر
معرفة لمن يتحلى بالتقوى والزهد و
الورع واكل الحلال الطيب وكان
دائما يراقب خواطره لا يترك خاطرا
يمر بباله والمقصود ان يكون مراعيا
لوقته فليس شيء اعز من الوقت فان الوقت سيف
قاطع اذا فات الوقت لا يستدرك ويمكن حفظ الاوقات
بالذكر والمراقبة والصلوة والتلاوة
واكابر النقشبندية اختاروا من
جملة وظيفة تلاوة القرآن في الليل
الفاتحة وقل يا ايها الكافرون وسورة
الاخلاص والمعوذتين وخاتمة سورة
الحشر وخاتمة سورة البقرة ومن جملة
وظيفة تلاوة القرآن في النهار سورة
يس وقال حضرت الخواجه على الراميتني
اذا اتفقت ثلاثة قلوب على امر حصل
مراد العبد المؤمن بذلك قلب القرآن
وقلب العبد وقلب الليل يعني اذا قرأت
يس التي هي قلب القرآن في التهجد
حصل ذلك المعنى ومن جملة
وظائف صلوة النوافل التهجد
والاشراق والاستخارة و
الضحى والتهجد

اور خطرہ شیطانی قلب کے بائیں طرف سے
اور خطرہ ملکیہ قلب کے دائیں طرف سے
اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب سے
یعنے اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور اوسے وہ
جان لیتا ہے جو صاحب تقوی اور زاہد اور پرہیزگار
اور حلال طیب کہاتا ہو اور ہمیشہ خطروں کی نگہبانی
کرتا ہو اپنے دلمیں خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصود
یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکہے کیونکہ کوئی شے
وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت سیف قاطع
ہے جب وقت گیا تو پہر ہاتھ نہیں آتا اور ممکن ہے حفظ
اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت
قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں نے شب وظیفوں میں
تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات کو
الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور سورہ حشر کا خاتمہ اور سورہ بقر کا خاتمہ اور دن
کا وظیفہ تلاوت قرآن شریف کا سورہ یس اور حضرت
خواجہ علی رامیتنی نے فرمایا ہے کہ جب تین قلب
کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائیں تو وہ
مومن بندہ کے مراد حاصل کرنے کو کافی ہیں
قلب بندہ اور قلب رات کا اور قلب قرآن مجید
کا یعنے تہجد کی نماز میں سورہ یس کو اخلاص دلی سے
پڑہا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل میں سے
ایک تہجد اور نماز اشراق اور
نماز استخارہ اور نماز چاشت اور تہجد

اثنا عشرہ رکعۃ فان امکن قرأ فی کل رکعۃ
یٰس والا قرأھا فی ثمانی رکعات علی ھذا
الترتیب فی الرکعۃ الاولی الی واجر کریم و
فی الرکعۃ الثانیۃ الی وھم محضرون وفی الرکعۃ الثالثۃ الی
جمیع لدینا محضرون وفی الرکعۃ الرابعۃ الی فلک یسبحون وفی الخامسۃ
الی ولا الی اھلھم یرجعون وفی السادسۃ
الی ھذا صراط مستقیم وفی السابعۃ
الی فھم لھا مالکون وفی الثامنۃ الی آخر
السورۃ وفیما بقی یقرأ فی کل رکعۃ بعد
الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا وان لم
یحفظ سورۃ یٰس فیقرأ فی کل صلوٰۃ بعد
الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا ولا یصلی
المتھجد التھجد اقل من اربع رکعات
ووقت التھجد الثلث الاخر
کما قال اللہ تعالیٰ قم اللیل الا
قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا
او زد علیہ وقال صاحب قوت
القلوب قال اللہ تعالیٰ فتھجد بہ
نافلۃ لک وقال تعالیٰ کانوا قلیلا
من اللیل ما یھجعون والھجوع
النوم والتھجد القیام فلا
یکون التھجد الا بعد النوم و
فی کتاب الشعبی لا یکون
التھجد الا بعد النوم والتھجد
صلوٰۃ النوم

بارہ رکعتیں ہیں اگر ممکن ہو ہر رکعت میں
سورہ یٰسین پڑھے اور نہیں تو سورۂ
یٰسین کو آٹھ رکعتوں میں اس
ترتیب سے پورا کرے کہ پہلی رکعت
میں واجر کریم تک اور دوسری
میں وھم محضرون تک اور تیسری
میں جمیع لدینا محضرون تک اور چوتھی
میں فلک یسبحون تک اور پانچویں میں
ولا الی اھلھم یرجعون تک اور چھٹی میں ھذا
صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فھم لھا
مالکون تک اور آٹھویں میں سورہ کے
آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد
سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ
یٰسین حفظ نہ ہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری
نماز میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور
نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور تہجد کا
وقت اخیر تہائی رات ہے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے
قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا
او زد علیہ اور صاحب قوۃ القلوب نے کہا ہے
کہ خدا فرماتا ہے فتھجد بہ نافلۃ لک اور فرمایا ہے
کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون اور ہجوع نیند کو کہتے
ہیں اور تہجد قیام کو تو تہجد جب تک سوئے نہیں جائز
نہیں اور کتاب میں شعبی کے ہے کہ تہجد نہیں ہوتی
مگر بعد سونے کے اور تہجد صلوٰۃ
النوم ہے

وقد روی عن النبی صلی الله علیه و آله و
سلم قم من اللیل قدر حلبة شاة و اذا
صلی صلوة المذکورة جلس للتشهد مستقبلا
للقبلة الی الصبح و یشتغل فی توجه بمراقبة
او ذکره و ان غلبت النوم نام لکنه یقوم قبل
الصبح و یتوضأ ثم یصلی سنة الصبح فی بیته
و یشتغل بالاستغفار بطریق الخفیة کما هو
طریق هذه السلسلة و یذهب المسجد مستغفرا
فی طریقه و اذا صلی الصبح مع الجماعة جلس
فی موضعه مشتغلا بوظیفة الباطنة ان وجد
الجمعیة و الا اتی بیته و اشتغل بوظیفته الی
ان تطلع الشمس و بعد ذلك یصلی رکعتین
بنیة الاشراق و قراءته فی کل رکعة بعد
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ثم بعد
ذلك رکعتین بنیة الاستخارة ثم یاتی
بدعاء الاستخارة و هو هذا اللهم
خیر لی و اختر لی و لا تکلنی الی اختیاری اللهم
اجعل الخیرة فی کل قول و عمل ارید
فی هذه الیوم و اللیلة اللهم وفقنی
لما تحب و ترضی من القول و العمل
فی عافیة و یسر و اذا کان له بعد
ذلك مهم دنیوی کاسباب معیشة
توجه الیه مع الحضور و الیقظة و یقرأ
هذا الدعاء اللهم کن وجهتی فی کل
وجهة و مقصدی فی کل قصد و غایتی

اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
قم من اللیل قدر حلبة شاة ۔ اور جب نماز مذکور
پڑھ لے تو بیٹھے جلسہ التحیات کا قبلہ رو ہو کر
صبح تک اور مشغول رہے توجہ میں مراقبہ
میں یا ذکر میں اور جو نیند غلبہ کرے ۔ تو سوئے
مگر صبح سے پہلے اٹھ کھڑا ہو اور وضو کرے
اور سنتیں صبح کی نماز کی اپنے گھر میں
پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق
خفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور
مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جائے رستے میں
اور جب نماز صبح جماعت سے پڑھ چکے تو
جائے میں بیٹھا رہے مشغول وظیفہ باطن میں جو
جمعیت پائے اور نہیں تو اپنے گھر آ جائے اور
مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہاں تک کہ آفتاب
طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت نماز اشراق
پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد
سورہ اخلاص تین بار پھر اسکے بعد دو رکعت نماز
استخارہ پھر اسکے بعد دعائے استخارہ سو وہ مشہور
ہو اور اسکے بعد جو اسکو کوئی کام ضروری دنیا
کا ہو جیسے معاش کے لئے اوسکے لئے جائے ساتھ
حضور اور ہشیاری کے اور یہ دعا پڑھے اللّٰھم
کُنْ وِجْهَتِیْ فِیْ کُلِّ جِهَةٍ وَمَقْصَدِیْ فِیْ
کُلِّ قَصْدٍ وَغَایَتِیْ فِیْ کُلِّ سَعْیٍ وَمَلْجَئِیْ وَمَلَاذِیْ
فِیْ کُلِّ شِدَّةٍ وَهَمٍّ وَوَکِیْلِیْ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ وَ
تَوَلَّنِیْ تَوَلِّیَ مَحَبَّةٍ وَعِنَایَةٍ فِیْ

في كل سعي وملجاي وملاذي في كل قصدة
وثمري وكيلي في كل امر وتولني تولى محبة
وعناية في كل حال ويكون دائما متوجها
للقلب الصنوبري كما قال تعالى رجال لا
تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله و
اذا فرغ من مهمات الدنيوية توضأ وضوءً
جديدا ودخل خلوته واولا يجلس يستحضر
روح شيخه ثم يشتغل بوظيفة من المراقبة
او الذكر واما صلوة الضحى فاثنى عشر
ركعة يقرء في كل ركعة بعد الفاتحة
سورة الاخلاص ثلاثا ولا يصليها اقل
من ركعتين ولا ينبغي ان يصليها في اول
وقت الضحى بل يؤخرها الى ان يمضي ربع
النهار كما جاء في المشكوة عن زيد بن ارقم
انه راى قوما يصلون الضحى فقال لقد علموا
ان الصلوة في غير هذه الساعة افضل
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
صلوة الاوابين حين ترمض الفصال
رواه المسلم ومعنى الرمض شدة حر الارض
من وقع الشمس على الرمل وغيره اي اذا
وجد الفصيل حر الشمس والفصيل ولد
الابل وبعد صلوة اذا احضر الطعام تناول
فان اكله مع الاصحاب كان احسن والا فمع
اهله واولاده ولا ياكل وحده بقدر
الامكان وبعد ذلك يقيل ثم يحضر المسجد

کل حال ... اور ہمیشہ قلب صنوبری سے متوجہ
رہے جیسا خدا تعالے نے فرمایا ہے رجال
لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله
اور جب دنیا کی کاموں سے فارغ ہو وضو
کرے تازہ اور خلوت میں داخل ہو اور پہلے
جب بیٹھے اپنے شیخ کی روح حاضر کرے
پھر مشغول ہو اپنے وظیفہ سے مراقبہ سے
یا ذکر سے اور نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں
ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار
سورہ اخلاص اور دو رکعت سے کم نہ پڑھے
اور اول وقت چاشت میں نہ چاہیے پڑھنی بلکہ
تاخیر کرے اتنی کہ پہر دن چڑھ جاوے اس
واسطے کہ مشکوۃ شریف میں زید بن ارقم سے
تحقیق دیکھا اُنھوں نے ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت
پڑھتے تھے پس کہا اور لوگوں نے جانا ہے کہ
تحقیق نماز اوس وقت میں اس سے بہتر ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز اوابین
جس وقت کہ گرم ہو فصال پڑھنی چاہیے روایت کی مسلم نے
اور رمض کے معنے ہیں شدت گرمی کی تاب آفتاب
سے ریت وغیرہ پر یعنے جس وقت پاوے فصیل گرمی
آفتاب کی اور فصیل اونٹ کے بچہ کو کہتے ہیں اور بعد
نماز کے جس وقت موجود ہو کھانا کھاوے جو یاروں کے
ساتھ کھاوے تو بہت اچھا ہے اور نہیں اپنے گھر
والوں کے ساتھ کھاوے بیوی بچوں کے ساتھ اور
حتی المقدور اکیلا نہ کھاوے پھر اسکے بعد قیلولہ کرے یعنی سو[illegible]

اول وقت ایضا لصلوٰۃ العصر و
یجلس بعد صلوٰۃ العصر فی مکانہ
و یشتغل بوظیفۃ الباطنۃ ولا یضیع
ھذا الوقت بقدر الامکان و
یحاسب نفسہ فیہ وحفظ ما بین
العشائین عندھم من اھم المہمات
و بعد صلوٰۃ العشاء یقرء فی فراشہ
قل یا ایھا الکافرون و سورۃ الا
خلاص والمعوذتین و آخر سورۃ
الحشر و آخر سورۃ البقر مع الحضور
و ینام مشتغلا بالذکر و یقول قبل
نومہ ھذا الاستغفار ثلاثا استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ و ھذا احوال صوفی
ذی الشغل لا الصوفی الفارغ
البال فان ذلک ینبغی لہ ان یکون
فی لیلہ و نہارہ مستغرقا و مستھلکا
فی الحق سبحانہ کما قال الشیخ ابو العباس
القصاب عندی لا مساء و لا صباح
فان باطنہ غارق فی لجۃ الفنا
وظاہرہ حاضر لما یصدر من الاحوا
ل والافعال اھل الفناء والبقاء بعد الطلب والمجاھدۃ
تشرفوا بالوصول الی طمانینۃ الوجدان والسرور الشہود
وھم فی عین المراد وحجبوا عن المراد بغیر المراد و راوا
الکرامات حجابا و ابعدوا من مشرب القلب من حظ جسمانی و روحانی

اول وقت اور عصر کو بھی اول وقت حاضر ہو
مسجد میں اور نماز عصر کے بعد اپنی مکان میں بیٹھ
اور شغل کرے وظیفہ باطنی کا اور حتی الامکان
اسوقت کو ضائع نکرے اور اس میں اپنی نفس
سے محاسبہ کرے اور مغرب و عشا کے درمیان
کے وقت کے حفاظت اولیا کے نزدیک سب سے زیادہ
ضرور ہے اور عشا کے بعد اپنے بستر میں پڑھے
قل یا ایہا الکفرون اور سورہ اخلاص اور
معوذتین اور آخر سورہ حشر اور آخر سورہ بقر کا ساتھ
حضور کے اور سورہے شغل کرتا ہوا ذکر کا اور سونے
سے پہلے یہہ استغفار تین بار پڑھے استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ اور
یہہ حال ہے ایسے صوفی کا جو کاروبار میں رہتا ہو
اوس صوفی کا نہیں جو فارغ البال ہو کر اوسکو چاہئے
کہ وہ رات دن مستغرق و مستہلک حق میں رہے جیسا
کہا ہے شیخ ابو العباس قصاب نے کہ میری نزدیک نہ شام
ہے نہ صبح ہے کہ اوسکا باطن غرق ہوتا ہے دریائے فنا
میں اور اوسکا ظاہر حاضر ہے واسطے صادر ہونے
احوال و افعال کے اور اہل فنا و بقا بعد طلب و مجاہدہ
کے مشرف ہیں وصول سے طمانیت دل اور سرور اور
شاہدہ کے اور وہ اپنی عین مراد میں ہیں اور مراد سے
پھر گئے ہیں بغیر مراد کے اور انہوں نے مقامات و
کرامات کو حجاب سمجھا ہے اور اپنی مشرب قلب کو بہت
دور کر دیا ہے تمام حظ جسمانی اور روحانی سے اور مرتبہ
فنا کا وصول علامت ہے حقیقت محبت ذات کے

ذا الوصول الى مرتبة الفناء علة لمرتبة الوصول
الى حقيقة محبة الذات ومقام الفناء
موهبة محضة واختصاص الهي وسنة
الالهية جارية على ان العطاء المحض الالهي
هو حقيقة الموهبة لا يكون عارية
فلذلك كان لا رجوع فيه ولذلك قالوا
الفاني لا يرد الى اوصافه وقال ذو النون
المصري قدس سره ما رجع من رجع الا من
الطريق وما وصل اليه احد فرجع عنه۔

فصل في الفناء والبقاء

سئل حضرت الخواجه نقشبند قدس سره
الفنا على كم وجه فقال على وجهين وان
قال الاكابر انه اكثر من ذلك لكن مرجع الكل
الى هذا الوجهين الاول الفناء من وجود الظلماني
الطبيعي والثاني الفنا من الوجود النوراني
الروحي والحديث النبوي ناطق بهذين
الوجهين ان لله سبعين الف حجاب من نور وظلمة
فالفناء الاول هو انه بواسطة ظهور الحق سبحانه
الثاني ذهاب الفناء ايضا اي لا يبقى للوجود
الروحاني شعور لان الشعور من صفات الوجود الروحاني
ولازمه فاذا ذهب شعور بالشعور لزم ان يذهب
الوجود الروحاني في هذا المقام يكون الروح ذاكرا
والقلب ساجدا وصحبة السالك في هذا
المقام صحيحة اما تربية وطلبة للمريد فغير
صحيحة وذكر القلب بد

وصول کے اور مقام فنا محض بخشش اور اختصاص
الہی مین اور سنت الہی اس طرح جاری ہے
کہ عطار محض کہ بخشش کے حقیقت وہی ہے عاریت
نہین ہوتی تو ایسے سبب سے اوس مین رجوع
نہین ہے اور اسیواسطے کہا ہے اولیاء نے کہ
الفانی لا یرد الی اوصافہ اور کہاہے ذوالنون
مصری قدس سرہ نے مارجع من رجع الا من
الطریق وما وصل الیہ احد فراجع عنہ

فصل فنا اور بقا مین

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے سوال کیا کہ
فنا کتنی وجہ پر ہے تو فرمایا دو وجہہ پر ہے اگرچہ
بزرگون نے کہا ہے کہ اس سے زیادہ وجہون پر
ہے لیکن سبکا مرجع ان دو وجہون پر ہے اول
تو فنا وجود ظلمانی طبیعی سے اور دوسری فنا
وجود نورانی روحی سے اور حدیث شریف نبوی
ان دو وجہونپر ناطق ہے کہ ان للہ سبعین الف
حجاب من نور وظلمۃ پس فنا پہلے تو بواسطے
ظہور حق سبحانہ کے ہے اور دوسری یہ کہ فنا ہی جاتی رہی
یعنی باقی نرہی وجود نورانی کے لئے کچھ شعور اسلئے کہ شعور تو وجود
روحانی کے صفتونمین سے ہے اور اوسکو لازم ہے کہ
جس وقت شعور کا شعور جاتا رہا تو لازم آیا وجود روحانی
کا جانا اس مقام مین روح ذاکر ہے اور قلب
ساجد ہے اور اس مقام مین سالک کے صحبت
صحیح ہے لیکن اوسکے ترتیب اور مرید کو اوسکے
طلب صحیح نہین ہے اور ذکر قلب بد

هو ان يكون الحضور مع الحق سبحانه والحضور
مع الخلق بالنسبة اليه سواء يعني انه يجمع
هذا مع هذا وذكر اللسان لا يحتاج الى
بيان وذكر الروح هو ان يكون الحضور
مع الحق سبحانه غالبا على الحضور مع الخلق
وذكر السر هو ان لا يكون له حضور مع
غير الحق سبحانه ولا يكون له خبر من الكون
وذكر الخفي هو ان يخفى وجود الروح خفاء
الكون في السر فلا يبقى غير المذكور والحاصل
ان الغير يذهب بتمام وجهه في الخفاء وفي
هذا المقام يتحقق السير في الله فان العبد
بهذا الفناء المطلق الذي هو فناء الذات و
فناء الصفات يتلبس عليه الوجود الحقاني
حتى يتشرف بذلك الوجود بالاوصاف
الالهية ويتخلق بالاخلاق الربانية وفي هذا
المقام يتحقق مرتبة بي يسمع وبي يبصر وبي
يبطش وبي يمشي وبي يعقل فان الذات و
والصفات الفانية في هذا المقام تتبدل بكسوة
الوجود الباقي خارجة من قبر الخفاء في محشر
الظهور وتصرفات جذبات الحق حينئذ
تستولي على باطن العبد ويذهب من باطنه
جميع الوساوس والهواجس ويتصرف
فيه الحق حينئذ بصفاته ويعزله بالكلية
عن تصرفه في نفسه بنفسه وفي هذا المقام
يكون العبد محفوظا عن مجاوزة الوظائف

یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا
اوس کی نسبت برابر یعنی اوسمیں اسکے ساتھ وہ جمع
اور ذکر زبان کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں اور
ذکر روح یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا غالب اوپر
اوس حضور کے جو خلق کے ساتھ ہو اور ذکر سر یہ
ہے کہ اوسکو حضور غیر حق سبحانہ کے ہووے ہی نہیں
اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہو اور ذکر خفی یہ ہے کہ چھپ
جاوے روح کا وجود جیسے سر میں موجودات نہ باقی
رہے سوا سے مذکور کے اور حاصل یہ ہے کہ غیر کل
جاتا رہے ہر وجہ سے خفا میں تب اس مقام میں متحقق
ہوتی ہے سیر فی اللہ تو تحقیق بندہ کو اوس فناء مطلق
کے جو ایسی ہے کہ فناء ذات و فناء صفات ہے خلعت
ہوتا ہے وجود حقانی یہاں تک کہ مشرف ہوتا ہے
اوس وجود سے اوصاف الہیہ کے ساتھ اور
متخلق ہوتا ہے اخلاق ربانیہ کے ساتھ اور اس مقام
میں متحقق ہوتا ہے مرتبہ بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش
وبی یمشی وبی یعقل کا کیونکہ ذات وصفات فانیہ
اس مقام میں بدل جاتی ہے لباس وجود باقی سے
خارج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے محشر میں
اور جذبات حق کے تصرف اسوقت برابر ہوتے ہیں بندہ
کے باطن پر اور اوسکے باطن سے جاتی رہتی ہیں
وسوسے اور برے خطرے اور اسوقت اوسمیں حق
تصرف کرتا ہی اپنی صفاتوں سے اور معزول کرتا
ہے اوسکو بالکل اوسکے تصرف کہ وہ اپنے میں آپ
تصرف نہیں کرتا اور اسوقت ہو جاتا ہی بندہ

الشریعة من الامر والنهی وهو دلیل علی
صحة حال الفناء والبقاء قال الشیخ
ابو سعید الخراز فی هذا المعنی کل باطن
یخالفه الظاهر فهو باطل وبعد التحقق
بالفناء والبقاء یعنی السیر الی الله والسیر فی
الله الذی هو بعد الفناء ویتحقق السیر عن
الله وبالله الذی هو مقام التنزل الی مبلغ
عقول الخلق لدعوتهم الی الحق وهذا مقام
الخواص من الانبیاء والمرسلین وفی مقام
التنزل هذا یرجعون فی کل امر الی الحق متضرعین
مستغفرین والاولیاء فی هذا المقام لهم
من متابعة الانبیاء نصیب کما قال الله
تعالی قل هذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة
انا ومن اتبعنی + لان الشیخ کالنبی
فی قومه وفی هذا المقام طلب المرید و
التربیة صحیح بشرط اجازة الشیخ وفی هذا
المقام کل تصرف بفعله وان کان منسوبا
الیه لکنه لیس منه لانه معزول عن تصرفات
البشریة بالکلیة وما رمیت اذ رمیت
ولکن الله رمی یمکن ان یکون بهذا المعنی

فصل

فی طریق التصرف فی باطن المرید
و دفع المرض الدخول فی حمل العلة عن الناس

شریعت امر و نہی کے تجاوزت سے اور یہ دلیل ہے
صحت حال فنا و بقا کی شیخ ابو سعید خراز
نے کہا ہے اسی معنی میں کل باطن یخالفہ الظاہر
فہو باطل اور بعد تحقق فنا و بقا کے یعنی سیر الی اللہ
و سیر فی اللہ کے جو فنا کے بعد ہی تحقق ہوتی ہے
سیر عن اللہ اور سیر باللہ کہ وہ مقام تنزل ہے
خلق کی عقلوں کی رسائی کا کہ وہ دعوت کرتے
ہیں حق کی طرف اور یہ مقام ہے خواص انبیا
اور مرسلین کا اور مقام تنزل میں یہ رجوع ہوتے
ہیں ہر امر میں حق کی طرف زاری اور استغفار
کرتے ہوئے اور اولیا کو اس مقام میں انبیا کی
متابعت میں حصہ ملا ہے جیسا خدا فرماتا ہے
قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرة انا و
من اتبعنی اسواسطے کہ شیخ ایسا ہوتا ہے
جیسے نبی اپنی قوم میں اور اس مقام میں مرید کی طلب
اور تربیت صحیح ہے بشرط اجازت شیخ کے اور
اس مقام میں ہر تصرف اوسکے فعل کا اگرچہ اُس کی
طرف منسوب ہے لیکن نہ اوسکا نہیں اسواسطے کہ وہ
تصرفات بشریہ سے بالکل معزول ہے وما رمیت اذ
رمیت ولکن اللہ رمی ممکن ہے کہ اسی معنے
میں ہو

فصل

مرید کے باطن میں تصرف کرنے کی طریق
میں اور دفع مرض میں

لہ طریقان فالطریق الاول انہ اذا وقع
شخص مرض او ابتلی بمعصیۃ فلیتوضأ و
یصلی رکعتین ویتوجہ بالتضرع والانکسار
الی اللہ تعالی ویطلب منہ ان یطہر الشخص المذکور
بنیتہما المذکور مما عرض لہ ویزیلہ عنہ والثانی ان
یجعل صاحب المرض والمعصیۃ نفسہ ویثبتہا
مقام صاحب العارض المذکور ویشغل خاطر
ھذا المقدار ویتوجہ عنہ الی رفع ذلک قبل
نزول حضرت عزرائیل فانہ بعد نزولہ رجوعہ
خالیا محال ولابد من بدل فعند ذلک یثبت
المریض مکان اعضائہ ویتوجہ بھمتہ والمدد
فی المرض الواقع الاول ان یتوجہ بھمتہ الی رفع
ذلک المرض ودفعہ عنہ الثانی ان یتحمل ذلک
عنہ فی نفسہ الثالث ان یتوجہ فی دفع الخواطر
المتفرقۃ عنہ من غیر ان یتعرض لدفع المرض
لما فیہ من رفع الدرجات لان المرض
موجب للتنقیۃ والتصفیۃ القوی
الدماغیۃ واذا انتقی الدماغ صار متعلق
ھذہ القوۃ الدماغیۃ ذلک النور المطلق
البسیط المحیط بجملۃ الموجودات الذی ھو
مقصود جمیع المکونات والخواطر مانعۃ
لحصول ھذا المعنی والتصرف فی الطالب
الحقیقی ھکذا ایضا ان یجلسہ مقابلتہ و
یقول لہ فرغ نفسک من کل خاطر ثم یتوجہ
بھمتہ لرفع الحجاب الظلمانی ۰ ۰ ۰

اوسکے دو طریقے ہین ایک تو یہہ ہے کہ جسوقت
کسی کو بیماری ہو یا کسی گنہ مین مبتلا ہو جاوے
تو وضو کرے اور دو رکعتین پڑہے اور زاری
سے بہت عجز و انکسار کے ساتھہ رجوع ہو اور
اوسمین طلب کرے اللہ سے کہ اوس شخص کو
پاک کر دے اوس سے جو اوسے عارض ہوئی
ہے اور دور کر دے اوس سے اور دوسرا
طریق یہہ ہے کہ اپنے تئین صاحب مرض و معصیت
بنائے اور اوسکی جگہہ آپ ہو اور مشغول ہو اسقدر
اور متوجہ ہو اوس سے اوسکے دفع کا پہلے نزول
حضرت عزرائیل کے کیونکہ جب وہ نازل ہوئی
تو اونکا خالی جانا محال ہے اور ضرور ہے بدل اور
اسوقت مریض ثابت کرے اپنے تئین اعضا کی جگہ اور متوجہ ہو اپنی
ہمت کے ساتھہ اور بیماری مین مدد بہت طرح ہے اول تو
یہ کہ متوجہ ہو ہمت کیساتھہ واسطے اوس بیماری کے زائل
ہونیکے دوسری طرح یہہ ہے کہ اوٹھائی ہو اوس سے بیماری کا
اپنے اوپر تیسری یہ کہ متوجہ ہو متفرق خطرونکے دفع کرنیکو
اور مرض کے دفع سے کچھہ متعرض نہو اسلئے کہ بیماری مین
درجے بلند ہوتے ہین اسواسطے کہ بیماری سبب ہے تنقیہ اور
تصفیہ کا قوائے دماغیہ کے اور جسوقت پاک صاف ہو گیا
دماغ تو اوس قوت دماغیہ سے متعلق ہو گا نور مطلق بسیط محیط
جمیع موجودات ایسا کہ وہی مقصود ہے تمام کائنات کا اور خطرے
مانع ہین اوس امر کے حصول کو اور تصرف کر طالب حقیقی مین اسطرح
ایضاً اوسے اپنے سامنے بٹہاوے اور آپ کہے کہ کل خطرون سے اپنے نفس
کو خالی کر دے پہر متوجہ ہو ہمت کیساتہہ واسطے اوٹہانے حجاب ظلمانی کے

ثم رفع الحجاب النوراني واذا حصلت له
الغيبة لا يتوجه له الا ان حصلت له
عقدة يزيلها والذي ينسب الى شخص
من الاحوال الآتية هو انه اذا حضر اجنبي
وحصل في الخاطر الاثر من الايمان او صلوة
او صوم او تحصيل علم ديني يقولون
حصل منه نسبة الاسلام والديانة والعلم
والحاصل انه ظهر بسبب هذا الوصل
هذا المعنى وكان وجوده في الخاطر مقتضيا
انفاسه وان ظهر من وصوله المحبة
والعشق يقولون ظهر منه نسبة الجذبة
وفي معرفة احوال الميت يجلس محاذي القبر
ويقرأ اية الكرسي مرة وسورة الاخلاص
اثنا عشر مرة ويخلي نفسه من كل خاطر
فكل ما لاح له بعد ذلك فهو منه واذا
وقع من المريد سوء ادب فلا ينبغي
للشيخ ان يسعى في سلب حاله لكنه يتوجه
بهمته على الطريق المعهود في دفع الظلمة
والكدورة عنه او يامره بذكر النفي و
الاثبات فتندفع عنه تلك الظلمة بهذا
الطريق بان يلاحظ في جانب النفي
جميع المحدثات بنظر الفناء و
في جانب الاثبات بتصور ذات
المعبود بالحق بالبقاء ؛ ؛ ؛

فصل

پھر حجاب نورانی کے۔ اور جب اسے غیبت
حاصل ہو جائے تو اوسکے واسطے توجہ نکرے
مگر جو کوئی گرہ پڑ جائے تو اوسے کھول دیوے
اور وہ نسبت کی جاتی ہے کسی شخص کی طرف
احوال آنے والے سے وہ یہ ہے کہ جسوقت
حاضر ہو کوئی اجنبی اور خاطر میں حاصل ہو ایک
حکم ایمان یا نماز یا روزہ یا تحصیل علم دین کی
تو کہتے ہیں اوس سے نسبت اسلام اور دیانت
وعلم کی حاصل ہوئی اور حاصل یہ ہے کہ ظاہر
ہوا بسبب اس وصل کے یہ معنی اور رہی وجود اس کا
خاطر میں اوسکے انفاس کی مقتضیات سے اور جو
اوسکے ملنے سے محبت وعشق ظاہر ہو کہتے ہیں نسبت
جذبہ اوس سے ظاہر ہوئی اور میت کے حال کی معرفت
کے واسطے یوں ہو کہ مقابل قبر کے بیٹھے اور آیۃ الکرسی
ایکبار اور سورہ اخلاص بارہ دفعہ پڑھے اور اپنی نفس کو
سب خطروں سے خالی کرے تو پھر جو کچھ دل میں چمکیگا تو وہ
اوسی سے ہے اور جب مرید سے کوئی بے ادبی ہو جائے
تو شیخ کو نہیں مناسب کہ اوسکے سلب حال کے واسطے
کوشش کرے لیکن متوجہ ہو اپنی ہمت سے طریق معلوم
کے موافق دفع کرنے میں اوسکی ظلمت اور کدورت کے یا
اوسکو امر کرے کہ نفی و اثبات کا ذکر کرے تو اوس سے
اوسکی ظلمت جاتی رہیگی اسطرح سے کہ ملاحظہ کرے جانب نفی میں
تمام محدثات کا فنا کی نظر سے اور جانب اثبات میں
تصور کرے ذات معبود بحق کی ساتھ بقا کے ؛ ؛

فصل

فصل فی الآداب

فی الآداب الآداب الظاهرة مع الحق
سبحانه هی ان یکون قائما بالاوامر و
النواهی الشرعیة ویکون دائما علی الطهارة
مستغفرا محتاطا فی جمیع الامور ویکون
متبعا لآثار السلف الصالح عاملا بها
وادب الباطن هو ان تحفظ قلبک من
خطور الاغیار سواء کان خیرا وشرا
فانهما فی الحجاب سواء وادب النبی
صلی الله علیه وآله وسلم علی هذا
القیاس وادب الاولیاء هی انک فی
مجالستهم تحفظ خواطرک ولا تتکلم
فی حضرتهم بصوت عال ولا تشتغل
فی حضورهم بصلوة النوافل وان
صلیت معهم فحسن ولا تتکلم فی اثناء
کلامهم بل لا یتکلم معهم من غیر
ان یسئلوک وکل ما یکرهونه اجعله
مکروها لک ولا تنظر فی بیتهم الی اسبابهم
وحوائجهم ولا یخطر ببالک رواحک
الی شیخ آخر واخذک منه بل اعتقد
ان شیخک هذا هو موصلک الی مولاک
ولا تعلق قلبک بسواه فان ذلک موجب
لتفرقک والحاصل ان کل ما یکرهه
الطبع الانسانی فارقه وتجنبه فان
سوء الادب مع المشائخ خاصة تقتضی
سد الطریقة وعدم وصول الفیض

آداب میں آداب ظاہرہ حق سبحانہ کے ساتھ
یہ ہیں —— کہ قائم ہو اوپر امر و نہی شریعت
پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور استغفار پڑھتا
رہے اور سب امروں میں احتیاط کرتا رہے اور
آثار سلف صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اوس پر
عمل کرے اور باطن کا ادب یہ ہے کہ اپنے قلب کی
حفاظت کرے کہ اوس میں غیر کا خطرہ نہ آنے خواہ
نیک ہووے یا بد ہو اسلئے کہ حجاب ہونے میں دونو
برابر ہیں اور آداب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی
قیاس پر ہیں اور اولیاء کا ادب یہ ہے کہ اونکی مجلس
میں اپنے خطروں کی حفاظت کرے اور اونکے حضور
میں بلند آواز سے نہ بولے اور اون کے حضور میں
نماز نوافل نہ پڑھے اور اون کے ساتھ اگر پڑھے
تو بہت اچھا ہے اور اون کے کلام کے درمیان
بول نہ اوٹھے بلکہ جبتک وہ خود نہ پوچھیں کچھ نہ کہے
اور جسکو وہ مکروہ جانیں اوسے آپ بھی مکروہ سمجھے
اور اونکے گھر میں اُنکے اسباب اور اخراجوں کیطرف
نظر نہ کرے اور دل میں یہ خطرہ نہ لاوے کہ اور شیخ کی
خدمت میں جاوے اور اوس سے فیض حاصل کرے
بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہی میرا پیر مجھکو پہنچاوے گا تیرے مولا
کے پاس اور اپنے پیر کے سوا اور سے تعلق نہ کر کیونکہ یہ موجب
تیرے تفرقہ کا ہوگا الحاصل یہ ہے کہ جس شے کو طبیعت انسانی
مکروہ جانے اوس سے الگ رہے اور بچے اوس سے
کیونکہ بے ادبی خصوصا مشائخ کی راہ خدا کی مانع
ہے اور اس کے سبب فیض سے محروم رہتا ہے

وينبغي لك ان لا يكون في قلبك ونظرك
غير الحق واسمه وكن دائما مع الحق لا تجد
الغفلة اليك سبيلا وما احسن ما قيل

شعر

اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر لكن بخفية
فان دمت في ذي الحال صاحب غفلة
فانك للاسلام سد بجفوة

وخطور الاغيار من رؤية الالوان و
الاشكال المختلفة ويكون ايضا من مطالعة
الكتب ومن الصحبة المفرقة فينبغي للسالك
ان يكون ايامابغير ملاحظة الاغيار
في صحبة صاحب دولة تمت له السعادة
الجمعية لتحصل له ببركته ملكة الحضور و
الجمعية فمن ملكة الحضور يحصل الرضاء
والتسليم اللذان هما نهاية العبودية
والعبادة وكمال الاسلام في التسليم و
التفويض فان صاحب التسليم لو طوق
في رقبته طوق اللعنة كابليس فكان
راضيا من حيث انه قضاء الحق وتقديره كمثل
رضاه بايمانه واسلامه لان الطالب الصادق
راض بقضاء الله وقدره لا يفعل نفسه واذا
وقع الطالب مكروه يحصل التفاوت عنده
فهو عبد نفسه فان لم يحصل عنده تفاوت
كان عبده اصل كل امر واساسه

اور تجھے چاہیے کہ تیرے دل میں اور نظر میں غیر حق
اور اوسکے نام کی نہو اور ہمیشہ رہو با خدا کہ
غفلت راہ نپائے اور کیا خوب کہا ہے یہ شعر

اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر لكن بخفية
فان دمت في ذي الحال صاحب غفلة
فانك للاسلام سد بجفوة

اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے ہیں رنگ اور
شکلیں مختلف اور نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعہ
سے اور ایسی صحبت سے جو تفرقہ ڈالے تو سالک
کو چاہیے کہ کچھ دنوں بلا لحاظہ اغیار کے رہے کسی
ایسے صاحب دولت کی صحبت میں جسکو پوری پوری
سعادت جمعیت کی کہ اوسکی برکت سے سالک
کو ملکہ حضور اور جمعیت کا حاصل ہو کیونکہ ملکہ حضور سے
حاصل ہوتا ہے رضا و تسلیم جو کہ نہایت عبودیت کے
ہیں اور عبادت کی اور اسلام کا کمال تسلیم میں ہی اور
تفویض میں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں لعنت
کا طوق بھی ڈالا جاوے جیسے ابلیس کے تو وہ راضی
ہوگا اس سے اس حیثیت سے کہ وہ قضا ہی حق کی
اور تقدیر الٰہی ہے ایسا جیسے ایمان و اسلام سے
راضی ہے اس لئے کہ طالب صادق راضی ہے قضا و
قدر سے اوسکا نفس کچھ نہیں کرتا اور جب طالب کو مکروہ
پہونچے اور اوس کو تفاوت ہو تو وہ اپنے
نفس کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہو تو وہ اوس
کا بندہ ہے۔ ہر امر کی اصل اور بنیاد

حسن فینبغی للسالک ان تکون
دائما عبد الله تعالی دائما ابدا اذا
کان فی مدح و ذم تفاوت فعابد
اصنام خیالات جملة سر الخواص العوام
قد ذکروا الله الموفق الحمد لله رب
العالمین والصلوة والتسلیم علی سیدنا
محمد سید الاولین والآخرین وعلی آله
واصحابه والتابعین لهم باحسان
الی یوم الدین انتهی کاتب الحروف
گوید که شیخ عبد الاحد بن شیخ محمد بن سعید
بن شیخ احمد السهرندی را در بیان اشغال
طریقه احمدیه مکاتیب ست بغایت متین
از انجمله سه مکتوب که ایشان آنها را نوشته
بجانب حضرت والد بزرگوار فرستاده
بودند و در آخر آنها بخط خود این عبارت
نوشته که مخدوما عرفان پناها هر سه مکتوب
این خاکسار را بمطالعه گرامی مشرف سازند
وانا الفقیر عبد الاحد عفی الله عنه درین رساله
بعینها نقل کرده می شود۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ الحمد لله علی کل حال
همشیره عزیزه خدا پرست از لطائف
انسانی پرسیده بودند معلوم نمایند که لطائف
پنجگانه انسانی که قلب و روح و سر و
خفی و اخفی باشد از عالم امر اند مقام
آنها فوق العرش ست که بلا مکان نیست

(مکتوبات شیخ عبد الاحد صاحب)

یہ ہے۔ تو اے سالک تجھے چاہیے کہ ہمیشہ
بندہ ہو اوسکا جیسے اللہ تعالی ہمیشہ رب ہے
اور جب مدح اور مذمت میں فرق ہوا تو عبادت
اپنے دل کے بتوں کی کرتا ہی۔ سب سر خواص و
عوام کا ذکر کردیا گیا اور اللہ توفیق دینے والا ہے
الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والتسلیم
علی سیدنا محمد سید الاولین والآخرین
وعلی الہ واصحابہ والتابعین لہم باحسان
الی یوم الدین انتہی کاتب حروف کہتا ہے
کہ شیخ عبد الاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ
احمد سہرندی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال
کے بہت عمدہ مکتوب ہیں اون میں سے
تین مکتوب جو اونہوں نے لکھکر حضرت والد
بزرگوار کو بھیجے تھے۔ اور اون کے آخر اپنے
ہاتھ سے یہہ عبارت لکھی تہی کہ مخدوما
عرفان پناہا اس خاکسار کے تینوں مکتوب
اپنے مطالعہ سے مشرف کرنا۔
راقم فقیر عبد الاحد عفا اللہ عنہ
وہ مکتوب اس رسالہ میں بعینہا نقل کیے
جاتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
الحمد للہ علی کل حال۔ ہمشیرہ عزیزہ خدا پرست
نے لطیفہ انسانی پوچھے تھے۔ سو معلوم
کریں کہ پانچ لطیفہ انسانی کہ قلب و روح
و سر و خفی و اخفی ہیں عالم امر سے ہیں ان کا
مقام فوق العرش ہی۔ جیسے لا مکان کہتے ہیں

موصوف و عالم ارواح نیز آنرا گویند حق جل
و علا بکمال قدرت خویش آن لطائف را تعشق
و تعلق ببدن انسانی داده از انجا فرود آورده
هر یکے را بموضعے خاص از بدن که مناسب
آن بود جا داده است قلب را جانب
چپ از سینه به پستان جا داده است
روح را که لطیفه تر از قلب ست در مقابل
آن بجانب راست او۔ اخفی که لطیف و احسن
لطائف است درمیان حقیقی سینه و
سر را درمیان قلب و اخفی و خفی را درمیان
روح و اخفی و ولایت هر یکے ازین لطائف
زیر قدم پیغمبر اولو العزم ست چنانچه ولایت
قلب زیر قدم آدم است علی نبینا
و علیه السلام و ولایت روح زیر قدم حضرت
ابراهیم ست علی نبینا و علیه السلام و ولایت
سر زیر قدم حضرت موسی علی نبینا
و علیه السلام و ولایت خفی زیر قدم حضرت
عیسی علی نبینا و علیه السلام و ولایت اخفی
زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء علیه و علیهم
الصلوات و التسلیمات۔

باید دانست که تفاوت اقدام اولیا از
راه همین لطائف است پس هر که زیر قدم
حضرت آدم ست علیه السلام و ولایت
وی ولایت قلب است و وی صاحب
استعداد یک درجه ولایت است ❖

اور عالم ارواح بھی اوسے کہتے ہین حق جل
و علی نے کمال قدرت سے اپنے اون لطائف
کو بدن انسان سے تعشق اور تعلق دیکر وہان سے
نیچے اوتار کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ مین انسان
کے بدن مین جو اوسکے مناسب تہا جا دی ہے
قلب کو سینہ کے بائین طرف پستان مین جا دی ہے
روح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہے اوسکے مقابل داہنی جانب
اخفی کہ لطیف اور احسن لطائف ہے درمیان حقیقی سینہ
کے سر کو درمیان قلب اور اخفی کے۔
خفی کو درمیان روح اور اخفی کے
اور ولایت اسمین سے ہر ایک لطیفہ کے زیر قدم
ایک اولو العزم پیغمبر کے ہے چنانچہ قلب کی ولایت
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کے زیر
قدم ہے۔ اور روح کی ولایت حضرت ابراہیم
علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور سر
کی ولایت حضرت موسی علی نبینا علیہ السلام کے
زیر قدم ہے۔ اور خفی کی ولایت حضرت عیسے
علی نبینا علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور اخفی
کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء علیہ و علیہم الصلوات
و التسلیمات کے زیر قدم ہے۔

جاننا چاہئیے کہ اولیاء کے قدمون کی تفاوت
انہین لطیفونکی راہ سے ہے تو جو کہ زیر قدم
حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اوسکی ولایت
ولایت قلب ہے۔ اور وہ صاحب استعداد
ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

از درجات خمسه وکسی که زیر قدم حضرت ابراهیم
ست ولایت وی ولایت روحی ست و وی را
استعداد دو درجه است از درجات خمسه وکسی
که زیر قدم حضرت موسی است ولایت وی
ولایت سری ست و وی خداوند سه درجه
است از درجات مذکور وکسی که زیر قدم
حضرت عیسی ست ولایت وی ولایت خفی
ست و وی مستعد چهار درجه است ازان
درجات وکسی که زیر قدم حضرت سرور عالم
کائنات است علیه وعلی آله الصلوٰة والتسلیمات
ولایت وی ولایت اخفی است که اعظم واعلی
واحسن درجات ست وصاحب این ولایت
را قابلیت هر پنج درجه ولایت ست. باید
دانست که تفاوت اقدام انبیا علیهم السلام فیما
بینهم ازین راه نیست بلکه از راه نبوت ست
پس هر که ازین بزرگواران درین راه پیش قدم
باشد همان از دیگران افضل خواهد بود چنانچه
حضرت موسی از حضرت عیسی در مقام نبوت
پیش قدم ست بنابران از حضرت عیسی
افضل آمد اگرچه در مقام ولایت حضرت
عیسی از حضرت موسی غالب ست چنانچه
بالا مفهوم گشت دیگر باید دانست که اگر مرشد
ومربی طالب صادق المشرب باشد می تواند
که وی را براه که خود قطع منازل نموده تسلیک
فرماید وبکمالات ولایت محمدی متحقق سازد

پانچ درجوں میں سے - اور جو حضرت ابراہیم علی نبینا
وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے اوس کی ولایت
ولایت روحی ہے اور اوس کو دو درجوں کی ولایت
کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے۔ اور جو
زیر قدم حضرت موسی علیہ السلام کے ہے اوسکی ولایت
ولایت سری ہے وہ ولایت کے تین درجوں کی
استعداد رکھتا ہے درجات خمسہ سے۔ اور جو زیر قدم
حضرت عیسی علیہ السلام کے ہے اوسکی ولایت ولایت
خفی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے
اون درجوں میں سے اور جو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے اوسکی ولایت ولایت اخفی ہے
اعظم واعلی اور احسن سب درجوں کی اور اس ولایت کے
صاحب کو قابلیت پانچوں درجوں کی ولایت کی ہے۔ اور جاننا
چاہیے کہ انبیا علیہم السلام کے قدموں کی تفاوت اونکی
آپس میں اس راہ سے نہیں ہے بلکہ نبوت کے راہ سے
ہے پس جو ان بزرگواروں میں سے اس راہ میں پیش قدم
ہوگا وہ ہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت
موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام سے مقام
نبوت میں پیش قدم ہیں اسلیے حضرت عیسی سے
افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسی حضرت
موسی سے غالب ہیں جیسا اوپر لکھا گیا۔ دوسرے
یہ امر جاننا چاہیے کہ اگر مرشد ومربی طالب کا صادق
المشرب ہوگا تو اوس سے ہو سکتا ہے کہ جس راستے
آپ قطع منازل کیے ہیں اوسی راہ طالب کو بھی چلاوے
اور ولایت محمدی کے کمالات کو پہونچاوے

و آن مرید اگرچہ خود استعداد فروترین استعداد داشتہ باشد اینجا سخن از حد زیادہ عرض و طول وارد معذور دارند و بہر وقت دیگر موقوف فرمایند دیگر از الوان و انوار لطایف پرسیدہ بودند معلوم نمایند کہ ہر کس موافق کشف و دید خود چیزے گفتہ و نوشتہ است و بران انبا اتنا تعبیر وقایع و تفسیر معاملات نمودہ اما آنچہ از حضرت عالی درجات خود مفہوم نمودہ در منصہ تحریر می آرد باید دانست کہ نور قلب زرد است و نور روح نور سرخ ست و نور سر سفید و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبز ظاہر. از حقیقت و ماہیت نفس پرسیدہ بودند معلوم شریف باد کہ نفس خبیثہ است از عالم خلق و محل وی دماغ ست بالذات بشرارت و خباثت متصف ست و خود را در رنگ لطایف لطیفہ نفیسہ وانمودہ است و دعوی ریاست و کیاست کردہ بر تمامی اجزاء و لطائف تصرفات فاسد نمودہ و باغوای ابلیس پر تلبیس علیہ اللعنۃ سائر لطایف و اجزا را باوصاف ذمیمہ خود متصف ساختہ است و از توجہ بجناب قدس خداوندی محروم داشتہ بخسارت ابدی و مباعدت سرمدی رسانیدہ ہر کرا عنایت ازلی دستگیری و رہنمونی نمود بر شرارت و خباثت وی اطلاع یافتہ و از مکاید و مفاسدوی رو می تافتہ متوجہ بارگاہ قدس گشتہ بسعادت ابدی پیوستہ

(بیان رنگ انوار لطائف)

اور وہ مرید اگرچہ خود اپنی استعداد کمتر رکھتا ہو یہاں سخن بہت طول و عرض رکھتا ہے کہ حد سے زیادہ ہے معذور رکھیں اور پھر کسی وقت پر موقوف فرمائیں اور انوار و لطایف کے رنگ پوچھے تھے سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف و نظر کے موافق کچھ کہا اور لکھا ہے اور اوسکے اوپر بنا تعبیر وقایع اور تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر میں نے اب جو حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے۔ لکھتا ہوں۔ جاننا چاہیے کہ قلب کا نور زرد ہے۔ اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ تھا اور اخفی کا نور سبز ظاہر حقیقت و ماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو کہ نفس خبیثہ ہے عالم خلق سے اور اوس کا محل دماغ ہے بالذات شرارت و خباثت سے متصف ہے اور اپنے تئیں لطایف کی طرح لطیفہ نفیسہ ظاہر کیا ہے اور ریاست و دانائی کا دعوی کرکے تمام اجزاء لطایف پر تصرفات فاسد کرکے شیطان علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف و اجزا کو اپنے اوصاف ذمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور درگاہ پاک خداوندی کی طرف متوجہ ہونے سے محروم رکھکر نقصان ابدی کو پہونچایا ہے عنایت ازلی نے جس کی دستگیری و رہنمائی کی اوس نے اوس کی شرارت و خباثت پر اطلاع پائی اور اونکے فریبوں اور مفسدوں سے مونھ پھیر کر متوجہ اس درگاہ پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہونچا:

(بیان حقیقت و ماہیت نفس)

وچون نفس مزکی ومطهر گردد و از اوصاف رذائل خود بالکل بیرون آید برآئینه بفضل الله سبحانه بمرتبهٔ عظیم از ولایت و بقرب و مشاهده و بمقام رضا مشرف می شود و از جمیع لطائف انسانی بالادست سیگردد و سیر وی از همه بلند میرود وی را بعد حصول کمال بر تخت صدر اجلاس میفرمایند و ریاست و کیاست لطائف وے رامی بخشند عجب سرے است اخبث الاشیاء بعد از تطهیر و تنویر اشرف الاشیاء می گردد اولئک یبدل الله سیاتهم حسنات قال علیه السلام خیارکم فی الجاهلیة خیارکم فی الاسلام اذا فقهوا والسلام علی من اتبع الهدی ٭

بسم الله الرحمن الرحیم ٭ الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد چون سالک از حجاب هستی و خویشتن پرستی بیرون شود و دیده باطنش بکحل الجواهر معرفة مکتحل گردد لا محاله آیاتے و کراماتے که در نفس وی بحکم و فی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم آیات عظیمة افلا تبصرون ببصر البصیرة مودع است مشاهده نماید بعد از ان بمقتضی من عرف نفسه فقد عرف ربه بار در بارگاه قدس یابد برخے از حقایق و آیات که در قالب انسانی تعبیه نموده اند مذکور میگردد و بگوش هوش استماع نمایند بدانند که انسان که عالم صغیر عبارت از ان است مرکب از اجزاء عشره است که اصول آنها

اور جب نفس پاک و مطہر ہو جاتا ہے اور اپنے سب صفت رذائل بالکل چھوڑ دیتا ہے البتہ اللہ سبحانہ کے فضل و کرم سے بڑے مرتبہ سے ولایت اور قرب اور مشاہدہ اور مقام رضا کی مشرف ہوتا ہے اور سب لطائف انسانی سے بالادست ہو جاتا ہے اور اوسکی سیر سب سے بلند ہوتی ہے اوسکو حصول کمال کے بعد تخت صدر پر اجلاس فرماتے ہیں اور ریاست و کیاست سب لطائف کی اوسکو ملتی ہے عجب بھید ہے کہ جو سب سے خبیث زیادہ ہے بعد پاک اور منور ہونے کے اشرف سب سے ہو جاتا ہے۔ اولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات فرمایا ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیارکم فی الجاہلیہ خیارکم فی الاسلام اذا فقہوا والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اس کے بعد جاننا چاہیے کہ جب سالک اپنی ہستی اور خود پرستی سے نکل آتا ہے اور اوسکی باطن کی آنکھ معرفت کی کحل الجواہر سے سرمہ سا ہو جاتی ہے تو ضرور آیتیں اور کرامتیں جو اوسکی نفس میں چشم بصیرت میں امانت رکھی ہوئی ہے بموجب و فی انفسکم فلا تبصرون ای فی انفسکم آیات عظیمة افلا تبصرون کی وہ مشاہدہ کرتا ہے اسکے بعد بمقتضائے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے بارگاہ قدس میں دخل پاتا ہے قالب انسانی میں جو حقایق اور آیتیں تعبیہ ہیں کچھ اونمیں سے مذکور ہوتی ہیں بگوش ہوش سنو جان لو کہ انسان کہ اوسکو عالم صغیر کہتے ہیں اوس اجزا سے مرکب ہے جنکی اصلیں

در عالم کبیر ست و عالم کبیر عبارت از مجموعہ کائنات
ست چہ خلق چہ امر و پنج از ان از عالم خلق ست
کہ نفس و عناصر اربعہ است و پنج از ان از عالم امر
باشد چنانچہ اصول عناصر اربعہ در عالم خلق
موجود ست ہمچنین اصول لطائف خمسہ مذکورہ
در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش است و
بلامکانیت معروف و متحقق ست و فوق عرش
مجید و تحت اصول دیگر قلب است و لہذا
قلب را برزخ درمیان عالم خلق و عالم امر
فرمودہ اند چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید
ست و باین وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم
خلق ست و رو بامر دارد وے را نیز برزخ
گفتہ اند و فوق اصل قلب اصل روح ست
و فوق آن اصل سر و فوق ان اصل خفی و
فوق آن اصل اخفی چون حق جل و علا
خواست کہ انسان را بمقتضائے حکمت بالغہ
باین نوع ترکیب دہد بعد از تسویہ قالب
ہریکے ازین لطائف خمسہ را تعلقے و تعشقے
باین عنصر جسمانی دادہ از فوق العرش فرود
آوردہ بمقام خاص کہ ہریکے را بآن مقام مناسبت
بود متمکن ساخت لطیفہ قلب را درین
مضغہ کہ در تہ پستان چپ ست و قلب
صنوبریش خوانند جا داد و صنوبری
بقلبش برائے آن کنند کہ وے مانند ثمر
صنوبر مقلوب ست و اصل الاصل این لطیفہ

عالم کبیر میں ہے اور عالم کبیر مجموعہ کائنات
ہے خلق ہو خواہ امر ہو اور دس میں پانچ تو
عالم خلق سے ہیں ایک تو نفس اور چار عنصر اور پانچ
پانچ عالم امر سے ہیں جسطور چار عناصر کے اصلیں
عالم خلق میں موجود ہیں اس طور لطائف خمسہ کو بھی
اصلیں عالم امر میں جو عرش کے اوپر لامکان
مشہور ہے متحقق ہیں اور فوق عرش مجید
اور تحت اور اصول کے قلب ہے اور اسی
سبب قلب کو برزخ درمیان عالم خلق و عالم امر
کے فرمایا ہے اسواسطے کہ عالم خلق کے انتہا عرش
مجید ہے اور اسوجہ سے کہ عرش مجید عالم خلق کی انتہا
منتہی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے اوسے بھی
برزخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح ہے
اور اوسکے فوق اصل سر اور اوسکی فوق اصل خفی اور
اوسکی فوق اصل اخفی جب حق تعالی شانہ نے چاہا کہ
انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضا سے اس نوع
سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان
لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے
تعلق اور تعشق دیکر فوق العرش سے اتار کر
مقام خاص میں جسکو جس مقام سے مناسبت تھی
متمکن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ میں جو زیر
پستان چپ ہے اور اسے قلب صنوبری
کہتے ہیں جائے دی اور اوسے صنوبری اسواسطے
کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے ہے جو الٹا
ہوا ہو، اور اصل الاصل اس لطیفہ کے

صفت اضافی حق است کہ عبارت از فعل و
تکوین ست کمال این آنست کہ در فعل حق جل
وعلا فانی و مستہلک گردد و بہمان فعل بقا یابد این
زمان سالک خود را مسلوب الفعل خواہد یافت و
افعال خود را درست منسوب بحق جل وعلا خواہد ساخت
فنا قلب و تجلی فعلی کنایہ ازہمین ست و نشان آن
آنست کہ تعلق علمی و حسی بغیر حق نماند یعنی قلب ماسوی
را مطلقا فراموش سازد بحدیکہ اگر سالہا تکلف
نماید یک لحظہ یاد ماسوای نتواند کرد درین
ہنگام چنانچہ علم اشیا ازوی زائل شدہ محبت
اشیا ازوی زائل شدہ محبت اشیا بطریق اولے
رخست بربستہ باشد چون سالک بفنا
قلب مشرف شد داخل جماعت اولیا گشت
واین فنا قلب بی قطع تمام دائرہ امکان کہ
عبارت از مرکز فرش تا عرش و از عرش تا تمامی
عالم امر باشد و بی قطع مراتب عشرہ یعنے
زہد۔ صبر۔ توکل۔ رضا۔ تسلیم۔ قناعت۔ یاس
از ناس۔ فقر۔ فراغ۔ ریاضت نہ کہ صوفیہ علیہ
بیان آن فرمودہ اند صورت نہ بندد و نور
قلب را نور زرد فرمودہ اند و ولایت این
لطیفہ زیر قدم آدم ست علی نبینا و علیہ
الصلوٰۃ والسلام و ہرکہ آدمی المشرب
ست وصول وے بجانب قدس از راہ
ہمین لطیفہ خواہد بود دیگر قسر و کشش
پیر کامل و صاحب این مشرب را

صفت اضافی حق کی ہے کہ اوسے فعل اور
تکوین کہتے ہیں اسکا کمال یہ ہے حق جل وعلا
کے فعل میں فانی و نیست ہو جاوے اور اوسی فعل
سے بقا پا لیوے اسوقت سالک اپنے تئیں مسلوب
الفعل پاویگا اور اپنے افعال حق جل وعلا سے درست
نسبت کریگا فنا قلب و تجلی فعلی اسی سے کنایہ ہے اور اوس
نشان یہ ہے کہ علمی و حسی تعلق اوسکو غیر حق سے نہ ہوگا
یعنے قلب ماسوا کو بالکل فراموش کر دیگا یہانتک کہ
اگر برسوں تکلف کرے تو بھی ایک لحظہ ماسوا کو یاد
کریگا اوسوقت جیسا علم اشیا اوس سے زائل ہوگیا
ہے محبت اشیا بطریق اولی جاتی رہے گی اور جب
سالک فنا قلب سے مشرف ہوا اولیا کی
جماعت میں داخل ہوگا۔ اور یہ فنا قلب بدون
طے کرنے تمام دائرہ امکان کے جو مرکز فرش
سے عرش تک اور عرش سے تمام عالم امر
تک ہے اور بغیر طے کرنے مراتب عشرہ کے
یعنی زہد۔ صبر۔ توکل۔ رضا۔ تسلیم۔ قناعت۔
یاس لوگوں سے۔ فقر۔ فراغ۔ ریاضت جو
صوفیہ علیہ نے انکا بیان کیا ہی حاصل نہیں ہوتے
اور نور قلب کو نور زرد فرمایا ہے اس لطیفہ
کی ولایت حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے زیر قدم ہے
اور جو آدمی المشرب ہے۔ اوسکا وصول درگاہ
قدس کی طرف اسی لطیفہ کے راہ سے ہوویگا
مگر زبردستی و کشش پیر کامل سے اور اس مشرب کا

استعداد حصول یک درجہ از درجات پنجگانہ ولایت خواہد بود دیگر بقیہ قاسم و لطیفہ روح چون الطف ست از قلب مناسبت بر آستان زیادہ بود بنابران وی را بجانب راست از سینہ زیر پستان جا دادہ اند و اصل الاصل این لطیفہ صفات ثبوتیہ حق ست و یک گام بحضرت ذات از فعل نزدیکتر ست سالک بعد از حصول فنا این لطیفہ کہ مربوط بتجلی صفاتی صفات خود را از خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب بجناب قدس خواہد دانست و نور این لطیفہ را نور سرخ فرمودہ اند و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم ست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و ہر کہ ابراہیمی المشرب باشد سیر وے بجناب قدس از ہمین لطیفہ خواہد بود و بعد از قطع مراتب قلب و صاحب این مشرب را استعداد حصول دو درجہ از درجات ولایت پنجگانہ است الا بقسر من القاسر و لطیفہ سر کہ الطف از روح ست وی را نزدیک وسط سینہ جانب قلب جا دادند و اصل الاصل وی این شیونات ذاتیہ است کہ گامی از صفات بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول فنا ر این لطیفہ مربوط بتجلے شیونات ست و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسی ست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و ہر کہ موسوی المشرب باشد وصول او بجناب

لطیفہ روح

صاحب کو استعداد حصول ایک درجہ کی پانچوا درجوں ولایت میں سے ہوگی۔ مگر زبردستی سے کسی زبردست کے اور لطیفہ روح جو بہت لطیف ہی قلب سے اوسکو مناسبت راستوں سے زیادہ تھی اس واسطے اوسکو سینہ کے راستہ کی طرف زیر پستان جای دی اور اصل الاصل اس لطیفہ کی صفات ثبوتیہ حق ہے۔ اور ایک قدم حضرت ذات کی طرف فعل سے نزدیکتر ہے۔ سالک بعد حصول فنا اس لطیفہ کے ساتھ تجلی وصفاتی کے اپنی صفات کو اپنے سے مسلوب پاوے گا۔ بلکہ جناب قدس سے منسوب جانے گا۔ اور اس لطیفہ کا نور سرخ فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے اور جو کوئی ابراہیم المشرب ہوگا اس کی سیر جناب قدس کی طرف اسی لطیفہ سے ہوگی بعد از قطع مراتب قلب کے اور اس مشرب والے کو استعداد حصول دو درجہ کی پنجگانہ مراتب ولایت سے ہوگی مگر زبردستی سے کسی زبردست کے اور سر کا لطیفہ کہ روح کے لطیفہ سے بہت لطیف تھا اوس کو نزدیک وسط سینہ کے قلب کے جانب جگہ دی اور اصل الاصول شیونات ذاتیہ ہی کہ ایک قدم صفات سے حضرت ذات کی طرف نزدیک ہی اور حاصل ہونا اس لطیفہ کی فنا کا شیونات کی تجلی سے ربط رکھتا ہی اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہی اور جو موسوی مشرب ہوگا اوسکا وصول جناب

لطیفہ سر

قدس از راہ ہمین لطیفہ خواہد بود اما بعد قطع لطائف سابق و صاحب این مرتبہ را استعداد حصول سہ مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت الا اقبس من القاسر و نور این لطیفہ را سپید تعین فرمودہ اند و لطیفہ خفی را کہ الطف ست ما بین روح و وسط جا دادند و اصل الاصل این لطیفہ صفات سلبیہ تنزیہیہ است کہ فوق شیونات ذاتیہ اند و حصول فناء این لطیفہ وصول ہمان صفت است نور این لطیفہ را نور سیاہ تعین نمودہ اند و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت عیسے است علی نبینا و علیہ السلام و ہر کہ زیر قدم حضرت عیسے است راہ وی بجناب قدس از ہمین لطیفہ خواہد بود بعد از قطع لطائف سابق الا اقبس من القاسر و صاحب این مشرب را استعداد حصول چہار مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت و لطیفہ اخفی کہ الطف و احسن و اجمل لطائف عالم امر ست و اقرب است بحضرت اطلاق وی را در وسط حقیقی سینہ کہ مرکز ست و مناسبت تام دارد بحضرت اجمال جا دادند و اصل الاصل این لطیفہ مرتبہ است کہ کالبرزخ ست درمیان مرتبہ تنزیہیہ و درمیان احدیت مجردہ و فناء این لطیفہ ہم مربوط بہ تحقق ہمان مرتبہ مقدسہ است و نور این لطیفہ نفید را

(لطیفۂ خفی)

(لطیفۂ اخفیٰ)

قدس میں اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا مگر بعد قطع پہلے لطیفوں کے اور اس مرتبہ والیکو استعداد تین مرتبہ کے ہوسکے مراتب پنجگانہ ولایت میں سے الا اقبس قاسر اور اس لطیفہ کا نور سفید تعین فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سر سے بہت لطیف ہے درمیان روح اور وسط کے جا دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کے صفات سلبیہ تنزیہیہ ہے کہ شیونات ذاتیہ کی فوق میں اور حصول اس لطیفہ کی فنا کا وہی صفت کا وصول ہے اس لطیفہ کا نور سیاہ تعین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت عیسے علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور جو زیر قدم حضرت عیسے کے ہے اسکو راہ جناب قدس میں اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطائف سابق کے مگر اقبس قاسر اور اس مشرب کے صاحب کو استعداد حصول چار مرتبہ کے ہے پنجگانہ مراتب ولایت میں سے اور لطیفہ اخفی کہ بہت لطیف اور احسن اور اجمل سب لطائف عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے حضرت اطلاق سے اوسکو سینہ کے وسط حقیقی میں جو مرکز ہے اور بہت مناسبت رکھتا ہے حضرت اجمال سے جگہ دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کی ایک مرتبہ ہے مثل برزخ کے درمیان تنزیہیہ اور درمیان احدیت مجردہ کے اور اس لطیفہ کے فنا بھی مربوط اوسی مرتبہ مقدسہ کے تحقق سے ہے اور اس لطیفہ کے نفید کا

نور سبز بیان فرموده اند و ولایت این
لطیفه زیر قدم حضرت رسالت پناه است صلی الله
علیه وآله وسلم و صاحب این مرتبه عالیه ابا الذات
استعداد حصول تمام مراتب پنجگانه ولایت است
از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب سلمه ربه
شنیدم که حضرت مجدد الف ثانی روزے چنین
گوہر فشاندند که ادائے صلوٰة صبح در وقت غلس
ستر فنا اخفی است باید دانست که عروج
لطائف خمسه عالم امر تا دائره اولی ولایت کبریٰ
است که متضمن سه دائره و یک قوس است
خواهد بود و چون از آن دائره معامله بالا رود
و در دائره اصل و اصل الاصل سیر افتد۔
معامله بالنفس خواهد افتاد و نفس بحصول فنا
اتم و بقاء اکمل و بشرح صدر و اسلام حقیقی
و بحصول و اطمینان و بارتقا بمقام
رضا مشرف خواهد شد بعد ازان که سیر در
ولایت علیا افتد معامله با سه عنصر یعنی
ناری۔ و آبی۔ و ہوائی خواهد افتاد و اگر
ازانجا بفضل الله ترقی واقع شود در کمالات
نبوت سیر واقع بود معامله با جزاء ارضی خواهد
افتاد و ازانجا اگر ترقی واقع شود خواه
در کمالات رسالت خواه در حقائق ثلثه یعنی
حقیقت کعبه و حقیقت قرآن و حقیقت
صلوٰة معامله با ہیئت وحدانی که از مجموع اجزاء
عشره عالم خلق و امر بعد ؛ ؛

نور سبز بیان فرمایا ہے اور اس لطیفہ کے
ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ والے کو بالذات
استعداد حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت کے ہے
حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ سے زبان الہام
بیان میں سنا ہے کہ ایک روز حضرت مجدد الف
ثانی نے ایسا فرمایا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھے
تو فنا اخفی حاصل ہوتی ہے جاننا چاہیے کہ لطائف
خمسہ عالم امر کا عروج دائرہ اولی ولایت کبریٰ
تک جو متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہی
ہوگا جب اوس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے اور
دائرہ اصل اور اصل الاصل میں سیر کرے
نفس سے معاملہ پڑیگا اور نفس حاصل ہونے سے
پوری فنا اور کامل بقا کے اور کشادگی سینہ و اسلام
حقیقی کی اور حصول اور اطمینان کے مقام رضا
کے ترقی سے مشرف ہوگا اوسکے بعد جب ولایت
علیا میں سیر ہوگی تین عنصر سے معاملہ پڑیگا یعنے
ناری۔ و آبی۔ و ہوائی سے اور اگر وہاں سے
خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہوئی تو کمالات
نبوت میں سیر واقع ہوگی معاملہ اجزائے ارضی سے پڑیگا
اور جو وہاں سے ترقی واقع ہوئی تو خواہ کمالات
رسالت خواہ حقائق ثلثہ میں یعنے حقیقت کعبہ
و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰة میں
معاملہ ہیئت وحدانی سے جو مجموع اجزاء
عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد

از حصول کمالات ہر یک فرادی فرادی
حاصل شدہ خواہد افتاد و بعد ازان بمعاملہ از
عقل و فہم ما و شما برتر ست اللہ سبحانہ و تعالی
بمحض عنایت بغایت خویش ازین کمالات
بہرہ تمام عنایت فرماید انہ قریب مجیب بحمد
اللہ سبحانہ کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس
اللہ باسرارہم العالیہ باین مراتب مذکورہ و
دیگر معاملات کہ نسبت باین معاملات کالسماء
من الارض بہرہ بقدر استعداد بل فوق الاستعداد
کرامت فرمود این ذرہ را از خاک مذلت
برداشتہ ہمعنان آفتاب ساختہ شکر این مرتبہ اگر
ہزار سال بصد ہزار زبان بہزاران ادا اظہار نماید
یکی از ہزار بر منصہ ظہور نیاورد فللہ الحمد و المنۃ کما
یلیق بشانہ و یحری والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ
البررۃ التقی اظہار این قسم سخنان اگرچہ موہم فخار
و مباہات ست اما بموجب اظہار النعمۃ من
الشکر لاسیما عند الاحباء المخلصین المطلعین علی
الاسرار المشتاقین لذلک الآثار والاخبار مذکور
نمودہ شد ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا
بحرمۃ سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔
اخوی شیخ محمد کبیر معلوم نمایند کہ قرب نوافل
عبارت ازان ست کہ سالک خود را فاعل یابد

ہونے کمالات جدا جدا ہر ایک کے بڑے کا
بعد ازان ہماری تمہاری عقل و فہم سے معاملہ
برتر ہے۔ اللہ سبحانہ تعالی محض عنایت سے ہمارا
سے اپنے ان کمالات سے بہرہ پورا عنایت
فرمائے۔ انہ قریب مجیب اللہ سبحانہ کا شکر
ہے کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس
اللہ اسرارہم کے ان مراتب مذکورہ اور اور
معاملات سے کہ جن میں ان کی نسبت زمین و
آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لائق بلکہ
استعداد سے زیادہ بہرہ کرامت فرمایا ہے
اور اس ذرہ کو خاک مذلت سے اوٹھا کر
آفتاب کی برابر کر دیا ہے۔ اس مرتبہ کا شکر اگر
ہزار سال سو ہزار زبان سے ہزاروں طرح
سے ظاہر کرے تو ہزار میں سے ایک بھی نہ
کر سکے فللہ الحمد والمنۃ للہ کما یلیق بشانہ و یحری
والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ البررۃ التقی اس
قسم کی باتوں کا ظاہر کرنے سے اگرچہ فخر و بڑائی کا
وہم ہوتا ہے لیکن بموجب اظہار النعمت من
الشکر کے خصوصا ایسے دوستوں سے جو مخلص اور
محرم اسرار اور اسکے مشتاق ہوں اس آثار و
اخبار کے مذکور کیا گیا ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او
اخطانا بحرمۃ سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی اللہ
علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والسلام علی عبادہ
الذین اصطفی میرے بھائی شیخ محمد کبیر معلوم کریں کہ
قرب نوافل اسی کو کہتے ہیں کہ سالک اپنے آپکو فاعل پاوے

وحق را آلت چنانچہ بی یسمع وبی یبصر اشارہ است
بآن وقرب فرائض عبارت است ازان کہ
سالک خود را آلہ یابد وحق را فاعل چنانچہ الحق
ینطق علی لسان عمر اشارت است ازان و
این قرب ثمرہ فناء وجود سالک ست بخلاف
قرب سابق وجمع بین القربین آنست کہ سالک
خود را درمیان ہیچ نیابد نہ فاعل نہ آلت
چنانچہ بعض اہل دل ازان مقام چنین اشارہ
نمودہ اند مصرعہ
عشق ست درمیانہ برما نہد بہانہ۔ وآیہ
کریمہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمے
گویا مشعر برہر سہ مقام ست چہ ما رمیت رمز
از قرب فرائض ست واذ رمیت کنایہ از
قرب نوافل ولکن اللہ رمی اشارہ بجمع
بین القربین والسلام علی من اتبع الہدی والتزم
متابعۃ المصطفٰی علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات
العلی انتہت المکاتیب الثلثۃ ودر آخر این
اوراق شیخ عبد الاحد بخط خود این فائدہ تحریر
فرمودند عادت مشایخ کرام آنست کہ سالک
مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تا جوہر
وملکہ شود بعد ازان ذکر روح فرمایند بعد ازان
ذکر اخفی بعد ازان ذکر نفس ومحلہا الدماغ
بعد ازان اگر خواہند ذکر سر وخفی فرمایند بعد
ازان سریان در تمام اعضا تا حصول ملکہ و
سلطان ذکر شود ولباشت کہ بر ذکر قلب وروح

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی یسمع وبی یبصر
اوسکا اشارہ ہے۔ اور قرب فرائض اوسے
کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں اعضا پائے اور
حق کو فاعل جیسے الحق ینطق علی لسان عمر۔ اور
سب کی طرف اشارہ ہے اور یہ قرب ثمرہ دیتا ہے
فناء وجود سالک کا بخلاف پہلے قرب کے اور جمع
بین القربین یہ ہے کہ سالک اپنے تئیں درمیان میں
کچھ نہ پائے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض اہل دل
نے اوس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہے مصرعہ
عشق ست درمیانہ برما نہد بہانہ
اور آیہ کریمہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمے
گویا تینوں مقام کی خبر دیتا ہے۔ کیونکہ ما رمیت
قرب فرائض سے ہے۔ اور اذ رمیت کنایہ
قرب نوافل سے ولکن اللہ رمی اشارہ جمع
بین القربین سے ہے والسلام علی من اتبع الہدے
والتزم متابعۃ المصطفٰی علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات
العلی وہ تینوں مکتوب ہو چکے اور آخر میں ان ورقوں
کے شیخ عبد الاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ
تحریر فرمایا کہ مشائخ کرام کی عادت ہے کہ سالک مبتدی
کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اور
ملکہ ہو جائے اُسکے بعد ذکر روح فرماتے ہیں
بعد ازان ذکر اخفی بعد ازان ذکر نفس اور اسکی جا
دماغ ہے اسکے بعد اگر چاہیں ذکر سر اور خفی فرمائیں
بعد ازان سریان تمام اعضا میں تا حصول ملکہ وسلطان
ذکر ہو جاوے اور اکثر ایسا ہے کہ ذکر قلب وروح

[illegible]

و اخفی کفایت کنند وگاہ بذکر قلب تنہا اکتفا
نمایند اما شرط آنست کہ ذکر جوہر قلب گردد
و بسا دیدہ شدہ است کہ بمجرد ذکر قلب گفتن
سلطان ذکر و سریان در سائر اجزا و اعضا
متحقق گردیدہ بالجملہ بقدر استعداد مستبدی
سلوک باید نمود والسلام علی من اتبع الہدیٰ
ما اردنا ایرادہ من کلام الشیخ عبد الاحد قدس
سرہ کاتب الحروف گوید ملا محمد دلیل ذکر کردہ
کہ بجانب امیر موسیٰ بھٹی کوئی یکی از بزرگان
خانوادہ احمدیہ این مکتوب نوشتہ بودند
و امیر موسیٰ انرا استحسان کردند و یاران خود را
گفتند کہ نقل انرا نوشتہ گیرند باسمہ سبحانہ نحمدہ
ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسیٰ
سلمہ ربہ سلام دوستانہ و تحیت مخلصانہ
ازین فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ
مطالعہ فرمایند و در دریوزہ گر دعوات
سلامتی خاتمہ و عفو و عافیت دنیوی و
اخروی شمرند فقیر چون ضعف بدن
بسیار داشت ازین جہت بدانچہ مامور
بود نپرداخت الحال بارے تخفیف
یافتہ تحریر می نماید کہ چون طالب صادق
پیش شیخ کامل و مکمل رود اول بذکر
دل کہ آشیانہ او بجانب دست چپ است
امر فرمایند چون این ملکہ شود بذکر روح کہ بطرف

و اخفی پر اکتفا کرتے ہیں اور کبھی فقط ذکر قلب
پر اکتفا کرتے ہیں مگر شرط ہے کہ ذکر قلب کا جوہر
ہو جائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب
کہنے سے سلطان ذکر اور سریان تمام اجزاء و اعضا
میں متحقق ہوا ہے حاصل یہ کہ بقدر استعداد اپنے
سلوک چاہئے کرنا والسلام علی من اتبع الہدیٰ تمام
وہ جسکا ہمنے ارادہ کیا تھا شیخ عبد الاحد قدس سرہ
کے کلام سے۔ کاتب الحروف کہتا ہے ملا محمد دلیل نے
ذکر کیا ہے کہ امیر موسیٰ بھٹی کوٹی کو ایک نے بزرگوں میں
سے احمدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکھا تھا اور امیر
موسیٰ نے اوسکی بہت سی تعریف کی اور اپنے یاروں
سے کہا اسکی نقل لکھ لو۔ باسمہ سبحانہ نحمدہ
ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسیٰ
سلمہ ربہ سلام دوستانہ اور تحیۃ مخلصانہ اس
فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ
فرمائیں اور مانگنے والا دعا سلامتی خاتمہ
اور عفو و عافیت دنیا و آخرت کا گنیں
فقیر کو جو ضعف بدن بہت تھا اس
سبب جس کا امر ہوا تھا وہ نہ بجا لاسکا
اب کچھ تخفیف پائی ہے تو لکھتا ہے
کہ جب طالب صادق شیخ کامل و مکمل
کے روبرو جائے اول ذکر دل کا کہ
اوس کا ٹھکانا بائیں ہاتھ کی طرف ہے امر
فرمائیں جب اسکا ملکہ ہو جائے تو ذکر روح کہ اوسکی

اصل کتاب

راست تبلیغ اوست دلالت فرمایند وچون آن
ذکر نیز ملکہ شود می باید کہ بذکر سر کہ متصل دل
است لیکن یمین قلب ست حکم فرمایند وچون
آن نیز ملکہ شد بذکر خفی کہ پہلوی روح اما جانب
یسار روح مقام دارد مامور سازد وچون
آن نیز ملکہ شود بذکر اخفی کہ متوسط ہمہ است
ودر وسط صدر جائے اوست محکوم سازد
واین جوہر اخفی از سایر جواہر عالم امر اعلی
است چنانچہ بیاید انشاء اللہ تعالے وچون
اخفا نیز بذکر گویا شود امر بذکر نفس نماید کہ
دماغ جایگاہ اوست وچون این لطائف ستہ
متحیر بذکر شدند امر بذکر نفی واثبات فرماید بطریق
معہود وچون بعدد طاق یکبار برسد نصابش تمام
شود وفناء قلب کہ اول قدم ست در اطوار ولایت
ظہور فرماید وفناء قلب اثر آن تجلی افعال ست کہ اصل
اوست چہ قلب افعال الٰہی ست وآن مربی ولایت
حضرت آدم ست علی نبینا وعلیہ السلام پس از آن
بقاء قلب بارۂ افعال ایزدی ست جل شانہ کہ
ہر ظل را با اصل خود شاہراہ ست بالفناء فیہ
والبقاء بہ بعد از آن معاملہ فناء روح ست و
بقاء او با اصل خود کہ صفات حق است وصفات مربی
ولایت نوحی وولایت ابراہیمی ست علی نبینا
وعلیہما السلام والصلوات کہ ہر دو ولایت مربوط بروح
ست وباصل اوست کہ صفات ست باعتبارات
مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ست و ولایت

ترجمہ اردو

دائین طرف ہے ارشاد کرین جب وہ ذکر بہی
ملکہ ہو جائے تو ذکر سر جو دل سے متصل ہے
لیکن دائین طرف بتائین اور جب وہ بہی ملکہ
ملکہ ہو جائے تو کہ ذکر خفی کا جو روح کے پہلو
مین ہے مگر بائین طرف رہتا ہے مامور فرمائین
اور جب وہ بہی ملکہ ہو جائے ذکر اخفی کا کہ سب کے درمیان
ہے اور وسط سینہ مین اوسکی جا ہے اوسے حکم کرین
اور یہ جوہر اخفی تمام جوہروں سے عالم امر کی اعلی
ہے چنانچہ آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور جب
اخفی بہی ذاکر ہو جائے تو ذکر نفس کا حکم کرین کہ
نفس کا مقام دماغ ہے اور جب یہ لطایف ستہ
ذکر سے متحیر ہو گئے تو ذکر نفی واثبات فرمائین بطریق
معلوم اور جب عدد مین اکیس[21] تک پہنچے اوسکی نصاب
پورے ہو گئے اور فناء قلب جو اطوار ولایت مین اول
قدم ہے ظہور فرمائی اور فناء قلب اوس تجلی افعال کا
اثر ہے جو اوسکی اصل ہے کیونکہ قلب افعال الٰہی ہے اور وہ
مربی ولایت حضرت آدم کا ہے علی نبینا علیہ السلام اوسکے
بعد بقاء قلب ایک تھوڑا افعال ایزدی ہے جل شانہ اسلیے
کہ ہر ظل کو اپنی اصل کے رستہ ہے اوسمین فنا ہونیکا
اور اوس سے باقی ہونیکا اسکے بعد معاملہ فناء روح ہے اور
اوسکے بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہین اور
صفات مربی ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ہے علی نبینا
وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کہ دونو ولایتین مربوط روح
سے ہین اور اوسکی اصل ہے کہ صفتین ہین باعتبارات
مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ہے و ولایت

نوع بآن مجملست و من بعد معامله بسر ست
و فنا و بقا باصل اوست که شیون ایزدست
تعالی شانه و شیون در اصطلاح ما عبارات
مندرجه حضرت ذات تعالی را گویند که معانی
زاید بر ذات نباشد و صفات است انکه معانی
زاید بر ذات سبحانه باشند و در خارج موجود
باشند و ولایت سر ولایت موسوی ست علی
نبینا و علیه الصلوة والسلام ثم الامر بالخفی
وفناءه و بقاءه باصله وهو التقدیسات والتنزیهات
السبحانیه وهذا الولایة ولایة عیسویة
علی نبینا و علیه الصلوة والسلام ثم
الامر بالاخفی وفنائه وبقائه باصله وهو
شان جامع الاسماء والصفات والشئون
والاشارات والتنزیهات والتقدیسات
هذه الولایة ولایة محمدیة علی صاحبها
الف الف صلوات والسلام ومراتب هذه
الولایة حقیقة الحقایق واقرب الولایات
واجمعها واعلاها واشرفها وافضلها و
مستحق للولایات الخمسة ومقتضیة لزوال
العین والاثر بامن المعارف ویستتبع المحبوبیة
ثم الامر بالنفس وفنائها اتم وبقاءها اکمل
ثم الامر باصولها واصول اصولها حتی ینتهی
الی الذات تعالی والترقی هنالک
لیس بالفناء بل بامر آخر

نوع کی اوس سے مجمل ہی اسکے بعد معاملہ سر سے ہے
اور فنا و بقا اوسکی اصل ہے کہ شیون ایزدی ہے
تعالی شانہ اور شیون ہماری اصطلاح میں او
کہتے ہیں جو عبارتیں حضرت ذات تعالی میں
مندرج ہوں کہ معانی زاید بر ذات نہو اور صفات ہے
وہ جو معانی زاید بر ذات سبحانہ ہوویں اور خارج میں
موجود ہوویں اور ولایت سر ولایت موسوی ہے
علی نبینا علیہ الصلوة والسلام پہر معاملہ خفی سے ہے
اور اوسکے بعد فنا و بقا اوسکی اصل سے ہے اور
وہ تقدیس و تنزیہات سبحانیہ ہے اور یہہ ولایت
ولایت عیسوی ہے علی نبینا و علیہ الصلوة والسلام
پہر معاملہ اخفی سے ہے اور اوسکی فنا و بقا اوسکی
اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء و صفات
اور شیون اور اشارات اور تقدیسات و تنزیہات
ہے اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے اوپر ہزار
ہزار درود و سلام اور مراتب اس ولایت کا
حقیقة الحقایق اور اقرب الولایت اور
اجمع الولایات ہے اور اعلی اور اشرف اور
افضل ولایات سے اور مستحق ولایت خمسہ
ہے اور اقتضا کرنے والی ہے زوال عین کا
اور اثر معرفت کا پہنچانیوالی ہے اور پہر وہی محبوبیت
کے پہر معاملہ نفس سے پڑہتا ہے اور اوسکی فنا بہت
تمام اور اوسکی بقا بہت کامل ہی پہر معاملہ اوسکی اصول
سے اور اصولوں کی اصلوں سے بڑہتا ہی یہانتک کہ منتہی ہو
ذات حق تعالی تک اور وہاں ترقی فنا سے نہیں بلکہ

ام آخر نبین فی موضعه والسلام والاکرام
کاتب حروف گوید سلوک طریقه احمدیه در طی
این مکاتیب فی الجمله واضح شد حالا نبذے
از روش طریقه احسنیه که منسوب ست بشیخ
آدم بنوری نیز و درین ضمن مکتوب شیخ عبد النبی
سیام چوراسی که درین روزگار مقتدائے
طریقه احسنیه بودند و جمهور اهل این طریق را
چه خاص و چه عام توجه بایشان بود. و جمهور
این طریق متفق اند بر آنکه ایشان را در ترتیب
سالکان بر روش این طریق قدمی راسخ بود ذکر
نمایند عزیزی صالح در مکه معظمه ذکر کرد این
مکتوب شیخ عبد النبی ست و بنا رکار ایشان
بر این بود و من عنده کتبنا هذا المکتوب والله
اعلم۔ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام
علی عباده الذین اصطفی خصوصاً علی
نبیه محمد و آله و اصحابه اجمعین بدان۔
ارشدک الله تعالیٰ چون طریقه احسنیه
در طریقه نقشبندیه اقرب الی الوصول ست
و سالکان را تفصیل آن ضرور نیست پاره
بطر اجمال درین اسطر ترقیم می یابد باید
دانست چون طالب صادق به توفیق
سبحانه متوسل بعزیزی از بزرگان
این طریقه می شود اولا او را استخاره
می فرمایند و طریقه استخاره اینست
که بعد نماز عشا چون وقت خفتن شود

ایک اور امر بھی ہے کہ وہ اپنے مقام میں ظاہر ہوگی والسلام
والاکرام۔ کاتب حروف کہتا ہے کہ سلوک طریقہ احمدیہ کا
ان مکتوبوں میں فی الجملہ واضح ہوگیا اب تھوڑی روش
طریقہ احسنیہ کی جو منسوب ہے شیخ آدم بنوری سے
ذکر کرتا ہے اس ضمن میں مکتوب شیخ عبد النبی سیام
چوراسی کا کہ جو اس زمانہ میں احسنیہ طریقہ کے مقتدا
تھے اور سب اس طریقہ والوں کیا خاص کیا عام
اون کی طرف توجہ تھی اور جمہور اس طریقہ کے
متفق ہیں اس امر پر کہ انکو سالکوں کی ترتیب
میں اس طریقہ کی روش میں قدم راسخ تھا ایک عزیز
صالح نے مکہ معظمہ میں ذکر کیا یہ مکتوب شیخ عبد النبی کا
ہے اور اون کے کام کی بنا اسی پر تھی ہم نے
اون کے پاس سے لکھہ لیا. واللہ اعلم بالصواب
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ
الذین اصطفی خصوصا علی نبیہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین۔ جان خدا تجھکو رشیدی کرے کہ
طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریقہ میں بہت قریب
ہے وصول سے اور سالکوں کے لئے اوسکی
تفصیل ضرور ہے تھوڑی سی بطریق اجمال
ان سطروں میں لکھے جاتے ہے۔ جاننا
چاہیے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ سبحانہ کی
توفیق سے کسی عزیز سے اس طریق کے بزرگوں
میں سے متوسل ہوتا ہے پہلے اسے استخارہ
فرماتے ہیں اور استخارہ کا طریق یہہ ہے
کہ بعد نماز عشا جب سونے کا وقت ہو؛

(مکتوب [illegible] طریقه احسنیه [illegible])

و تکلم معاش نماند وضو تازہ کند بعدہ
وضو یک لحظہ و یکبار استغفر اللہ ربی من
کل ذنب واتوب الیہ بصدق تمام بخواند
بہ نیت آنکہ از جمیع تقصیرات بدنی و روحی
انچہ از من بود و آمدہ اند توبہ کردم و از
سر نو مسلمان شدم بعدہ برخاستہ دو رکعت
نماز استخارہ باین نیت کہ دو رکعت نماز
استخارہ میخوانم تا حق تعالے مرا بر متابعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بواسطہ
حصول رضا پیر خود محکم دارد در رکعت اول
با فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و در رکعت دوم
با فاتحہ قل یا ایہا الکافرون یکبار بخواند در
بخشوع تمام خود را حاضر کند و گریہ و زاری
پرداز د بعد نماز یک صد و یکبار درود بخواند
بعدہ یکصد و یکبار کلمہ تمجید بخواند بعدہ تمام
عجز و انکسار دست برداشتہ دعا بخواند بعدہ
چون خواب غلبہ کند بر زمین بخسپد و اگر مقدور
است اختیار دارد بعدہ آنچہ در خواب از بشارت
ظاہر شود پیش مرشد ظاہر کند و اگر در روز
اول بشارت نیابد تا سہ روز استخارہ میکردہ
باشد یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند
اگر قلب خود را بعد استخارہ در اعتقاد محکم
ہمچنان میابد کہ قبل ازین بود ہمین بشارت
ست پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم
ذکر اسم اللہ نماید کہ اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہو تازہ وضو کرے وضو
کے بعد ایکسو ایک دفعہ استغفر اللہ ربی من کل
ذنب واتوب الیہ بہت صدق سے پڑہے
اس نیت سے کہ تمام تقصیروں بدنی اور روحی
جو مجھسے ہوئی ہیں میں نے توبہ کی اور نئے سر
سے میں مسلمان ہوا پھر اٹھکر دو رکعت نماز
استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہوں دو رکعت نماز
استخارہ کہ حقتعالی مجھکو متابعت پر اپنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضا اپنے
پیر کے مضبوط رکھے پہلی رکعت میں الحمد کے
بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور دوسری رکعت میں
الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون ایکبار خوب
خشوع کے ساتھ اپنے تئیں حاضر کرے اور گریہ و
زاری کرے بعد از نماز ایکسو ایکبار درود شریف
پڑہے اور ایکسو ایکبار کلمہ تمجید پڑہے پھر خوب عجز و
انکسار سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے بعد اوس کے
جب نیند غلبہ کرے زمین پر سو رہے اور جو مقدور
ہو تو اختیار ہے یعنی زمین پر سونے کے بعد اوسکے جو
خواب میں بشارت ہو اپنے مرشد سے ظاہر کرے اور پہلے
روز بشارت نہو تو تین دن تک استخارہ کرتا رہے
یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے اگر
اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں ویسا ہی
مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا تو یہہ ہی بشارت ہے
پھر مرشد کو چاہئے کہ خلوت میں اللہ کا نام
تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے

باین طریق کہ زبان خود را بکام چسپاند و نظر خیالی را بر قلب صنوبری اندازد و نظر ظاہری بہ بندد و مقام قلب صنوبری پر پستان چپست قدر دو انگشت و یقین بندد کہ مضغہ لطیفہ نورانی او را ودیعت نہادند کہ قلب میگویند پس خود را متوجہ مضغہ نماید و از بطن مضغہ اسم اللہ را جل شانہ گویاند ہمچو کہ این اسم را غیر ذات نداند و در این ہیئت را بوسع خود در نشست و برخاست از دست ندہد بعدہ مرشد را باید کہ خود متوجہ قلب او شود معنی توجہ آنست کہ ہمت خود بسوئے قلب مرید برگمارد و دہن قلب خود را بر دہن قلب مرید تصور نماید ہمچو کہ خطرہ دیگر را در میان قلب خود آمدن ندہد و بخشوع تمام بجناب خداوند سبحانہ التجا نماید تا نور ذکر در دل سالک قوتی پیدا کند و بجذبہ قلبی و ہمت باطنی قلب مرید را بسوی خود کشد تا یک ساعت کم و زیادہ برین حیثیت متوجہ حال مرید باشد و ارواح متبرکہ اکابر این طریق را شامل حال خود دانستہ این تصرف از و شان امداد داند فی الحال و فی الاستقبال بعدہ از مرید استفسار نماید اگر خوب فہمیدہ است و آرام یافتہ فاتحہ خواند و دست او را در دست خود گرفتہ بیعت نماید و او را بخدا اسپارد و آگاہ کند کہ این طریقہ احسنیہ در طریقہ نقشبندیہ از حضرت خلیفہ

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر ظاہری کو بند کرے اور قلب صنوبری کا مقام زیر پستان چپ سے قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ مضغہ لطیفہ نورانی اوسکا امانت رکھا ہے کہ اوسے قلب کہتے ہیں پھر اپنے تئیں مضغہ سے متوجہ کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اللہ کو جل شانہ کہلوائے اسطرح سے کہ اس اسم کو سوائے ذات کے نجانے اور اس ہیئت کو حتی المقدور اٹھتے بیٹھتے چھوڑے نہیں پھر مرشد کو چاہئے کہ خود متوجہ اوسکے قلب کا ہو۔ توجہ کے یہہ معنے ہیں کہ اپنی ہمت مرید کے قلب کی طرف لگائے اور اپنے قلب کا دہن مرید کے قلب کے دہن پر تصور کرے اسطرح سے کہ اور کوئی خطرہ اپنے قلب میں نہ آنے دے اور خوب خشوع سے جناب سبحانہ تعالی سے التجا کرے کہ نور سالک کے دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت باطنی سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کھینچے ایکساعت کم و بیش اسیطور مرید کے حال پر متوجہ رہے اور اس طریقہ کے بزرگوں کی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے اس تصرف کو اونکی امداد جانے ابھی اور آیندہ بھی پھر مرید سے دریافت کرے اگر خوب سمجھ گیا ہے اور آرام پایا ہے فاتحہ پڑھے اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں بیعت کرے اور اوسکو خدا کو سونپے اور آگاہ کرد کہ یہ طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریق میں حضرت سیدی

زمان حضرت سیدی شیخ آدم بنوری ست قدس
الله سره العزیز بعده چون مرید ذکر اسم ذات
لذت پیدا کرد تعلیم کلمه نفی و اثبات را بطریق
مشهوره به بست و یک رساند و اثر تعلقے پیدا
در دل خود یافت شکر حق تعالے بجا آرد بعده
تعلیم ذکر لطیفه روحی نماید و محل آن لطیفه در
زیر پستان راست و نور لطیفه روحی را سفید بجهه
بیت سفید تصور نموده ذکر اسم ذات را چنانچه
در لطیفه قلبی مرقوم شد بخشوع تمام مینموده باشد
و در جمیع اوقات این سبق را تکرار میکرده باشد
تا آنکه مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجا نیز حاصل
نماید و گاهی میباشد که سالک را درین دو لطیفه
تجلیات روحی دهند اما باید که بوسع امکان
خود را مغلوب تجلی نسازد بلکه تنزیه او تعالے را
بنظر قلبی متیقن خود سازد بعده تعلیم لطیفه سری نماید
و محل مخصوص این لطیفه در وسط سینه است
در میان دو پستان و بفرماید تا ذکر اسم ذات
بنهجی که قبل مذکور گشت بتکرار میگفته باشد و
بالکلیه خود را در جمیع اوقات برین ذکر گمارد
حتی که لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعده تعلیم لطیفه
خفی همینسان نماید و محل مخصوص این لطیفه در
پیشانی است و اسم ذات را درین محل بحیثیت
مذکوره گویا زد بعد جمعیت این لطیفه تعلیم
لطیفه اخفی نماید و مقام این لطیفه فوق
سر در کام سالک واقع ست بطریق مذکور

شیخ آدم بنوری کا ہے قدس اللہ سرہ العزیز
اوسکے بعد جب مرید نے اسم ذات کے ذکر میں
لذت پیدا کی تعلیم نفی و اثبات کی بطریق مشہور
اکیس تک پہنچائی اور اثر دل میں اپنے پایا
شکر حق بجالائے پھر لطیفہ روحی کے ذکر کی
تعلیم فرمائی اور اوسکی جائے زیر پستان
راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید
جیسے گھر سفید تصور کرکے اسم ذات کے ذکر کو جیسا
لطیفہ قلبی میں لکھا گیا ہے خوب خشوع کیا کرتا
رہے اور ہر وقت اس سبق کو پڑھتا رہے یہانتک
کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہاں بھی
حاصل کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو ان
دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہوتے ہیں مگر چاہیئے
تابمقدور ان تجلیوں کا مغلوب نہ ہو جائے بلکہ حق
تعالی کے تنزیہ کو نظر قلبی سے یقین کرے اسکے بعد تعلیم
لطیفہ سری کی کرے اور مکان خاص اس لطیفہ کا وسط
سینہ ہے دونوں پستانوں کے بیچ میں اور فرماوے کہ ذکر اسم
ذات جسطور مذکور ہو چکا ہے کرتا رہے اور
بالکل اپنے تئیں ہر وقت ایسے ذکر میں رکھے یہانتک
کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جاوے پھر تعلیم لطیفہ
خفی کی کرے اسیطور سے اور اسکا خاص مکان
پیشانی میں ہے اور اسم ذات کا اوسیطرح سے بیان ہے
کرے بعد جمعیت اس لطیفہ کے لطیفہ اخفی کی
تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام سر کے
اوپر تالو میں ہے بطریق مذکور

تکرار اسم ذات اینجا نیز لذتے حاصل کنند
ہمین بیان است حدیث قدسی را کہ فرمودہ
ان فی جسد بنی ادم لمضغۃ و فی المضغۃ
قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سر و فی السر
خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا عزیز من
در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف گویند
اما تکرار چون این سیر تمام شود و سالک را موافق
استعداد خود اجمال یا تفصیل این سیر دست
دہد باید کہ باز ادا بر لطیفہ قلبی آرند و تعلیم
یاد داشت اسمی نمایند زیرا کہ پیش ازین
تکرار اسمی بود و طریق یاد داشت اسمی انست
کہ اسم اللہ را از قلب اندرونی کہ آن نور
محض است بگوید نہیجی کہ قصد تکرار نکند
بلکہ بر اسم اللہ مد دراز کشد مثل آواز آرند
مسی و ہمان یک آواز را ہر قدر کہ بمحافظت
تواند نگاہدارد و قطع شدن ندہد و اگر
قطع شود باز از سر گیرد و برای قوت یاد داشت
اسمی نفی و اثبات را نیز با مد دراز بے حبس دم
یا با حبس دم اختیار میکنند چون این نسبت
نہجی قوت گرفت کہ در قالب خود بلکہ در جمیع
لطائف بلکہ در تمام بدن بنورانیت تمام آن
آواز محض یکسان بینا باید ذکر لطائف کہ بواسطہ
جسد بود تمام شد الحال در ذکر لطائف کہ بواسطہ
الفاظ ست باید کوشید پس بعد یاد داشت
اسمی یاد داشت مسمی تعلیم باید کرد یعنے

یہاں بہی اسیطرح ذکر کریں یہاں بہی لذت حاصل کریں
یہی بیان ہے حدیث قدسی کا جو یہہ ہے ۔
ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ و فی المضغۃ
قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سر و فی السر
خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا اے عزیز
انکی اصطلاح مین اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہین
مگر جب تکرار سے یہہ سیر تمام ہو جاوے اور سالک کو اپنی
استعداد کے موافق اجمال یا تفصیل اس سیر کی
حاصل ہو جاوے تو چاہئے کہ پہر اسی لطیفہ قلبی پر لائین اور
تعلیم یادداشت اسمی کی کرین اسواسطے کہ پہلے اس سے
تکرار اسمی تہی اور یادداشت اسمی کا طریقہ یہہ ہے
کہ اسم اللہ کو قلب اندرونی سے جو ایک نور محض
ہے کہے اسطور کہ قصد تکرار کا نکرے بلکہ اسم
اللہ پر مد دراز کہینچے مانند ایک تانبے کی برتن
کی آواز کے اور اوسی ایک آواز کو جہانتک
ہو سکے محافظت سے نگاہ رکہے اور قطع ہونے نہ دے
اور جو قطع ہو جاوے تو پہر نئے سر سے شروع کرے
اور یادداشت اسمی کی قوت کیواسطے نفی و اثبات بہی
دراز مد کے ساتہہ حبس دم کیساتہہ یا بے حبس دم کی
اختیار کرتے ہین جب یہہ نسبت ایسی قوت پکڑتی ہے کہ اپنے
قلب مین بلکہ جمیع لطائف مین بلکہ تمام بدن مین جو نورانیت
کیساتہہ اوس آواز محض کو یکسان پاوے تو ذکر لطائف جو
بواسطہ جسم کے تہا تمام ہوا اب لطائف کی ذکر مین جو
بواسطہ لفظونکے ہے کوشش کرنی چاہئے بعد یادداشت
اسمی کے یادداشت مسمی کی تعلیم کرنی چاہئے یعنے

محل مخصوصہ قلب را در نظر داشتہ درا ندرون
لطیفہ کہ امر نورانیست چنانچہ بالا مذکور گشت
نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ تعالی حاضر
بے پردہ یقین نماید اما بے کیفی و بے جہتے و جہات
ستہ را ازمیان نظر بر اندازند کہ او تعالی حاضر
ست بے کیف و بے جہت پس این دانست را
ہیچ وقتے از اوقات از دیدہ و دانش مگزارد
اگر غفلت رو دہد باز حاضر این معنے گردد حتے کہ
نور مشاہدہ از سرتا پا تمام را فراگیرد و استغراق
تمام پیدا کند ہمچو کہ بجز نور حق خود را و غیر خود را
ہیچ نیابد درین نسبت اگر اشیاء بغلبہ شہود
احاطہ و معیت او تعالے عین حق دریابد ابرا
در اصطلاح این طائفہ توحید وجودی گویند
و اگر اشیاء را گم کرد و مشاہدہ جمال ذوالجلال
ورا را اشیا حاصل نمود و اشیاء را از نظر انداخت
توحید شہودی میخوانند باید دانست کہ این
ہر دو مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیا
امت ست روحی نماید و پیش ازین
کہ از تجلیات و غیرہ در سیر لطائف تا
یاد داشت اسمی پیش می آید در ظل
ولایت اولیاء بود اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اہل ظل آن ولایت
کمال تمام دارد اما ہنوز وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیا باشد سالک
را باید کہ برین تجلیات ؞ ؞ ؞

مکان خاص قلب کو نظر میں رکھکر لطیفہ کے
اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا اوپر بیان ہوا
نظر ڈالکر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالی کو حاضر
بے پردہ یقین کرے مگر بے کیفی اور بے جہتی کا اور
جہات ستہ کو نظر سے گرادے اور جانے کہ حق تعالے
حاضر ہے بیکیف و بے جہت پس اس جاننے کو
کسی وقت اپنی دید و دانش سے نہ چھوڑے اگر
غفلت ہو جائے تو پھر اس امر کو حاضر کرے یہانتک کہ
نور مشاہدہ سر سے پاؤں تک گھیرلے اور پیدا استغراق
پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنی تئیں اور اپنے
غیر کے تئیں کچھ نہ پائے وہی ایک نور حق ہی پاوے پس نسبت میں
اگر حق تعالی کے احاطہ اور معیت کے شہود کے غلبہ کے
سبب اشیاء کو عین حق پایا تو اسکو انکی اصطلاح میں توحید
وجودی کہتے ہیں اور جو اشیاء کو گم کیا اور جمال ذوالجلال
کا مشاہدہ ورائے اشیاء حاصل کیا اور اشیاء کو نظر سے
گرادیا تو توحید شہودی کہتے ہیں ۔ جاننا چاہیئے کہ یہہ
دونوں مرتبہ ولایت خاصہ میں جو کہ ولایت امت ہی
ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات
وغیرہ سیر لطائف سے یاد داشت
اسمی تک پیش آتی ہیں اولیاء کے
ظل ولایت میں ہیں اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اوس ولایت کے اہل ظل
کے کمال تمام رکہتا ہے لیکن ابھی وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیاء ہے سالک کو
چاہیئے کہ ان تجلیات ؞ ؞ ؞

(توحید وجودی) (توحید شہودی)

ومشاہدات لذت یافتہ مستغنی نشود بلکہ طالب
ترقی شود و بعدہ اگر پیر کامل خواہد بود از ورطہ
این غلبات بمحض توجہ خود مرید را برآوردہ
و ذہن کہ از تجلیات و مشاہدات و توجہات
بود خالی خواہد ساخت و بتعلیم نایافت این آنچہ
در ذہن از حق و دون حق استقرار می یابد
و تصور می پذیرد اگرچہ لطیف و الطف باشد
در پے دفع آن شود و مرات سری را از ظلمت
آنہا خالی سازد و بالکلیہ در ہمہ وقت ہمہ را
در فقدان توجہ سابقہ بگمارد تا ہیچ در باطن
او از توجہ الی المطلوب و غیر المطلوب پیدا
نشود بلکہ بے توجہی یقین صاف بمطلوب
بند دحتی کہ معلوم ہیچ نماند بجز نور یقین چون
درین معاملہ سالک تا زمانی کہ در دفع توجہات است
سالک مرتبہ ولایت اخص است و چون حاجت
نفی نماند و مرات از آمد و رفت توجہات و
تصورات صاف شد و بے توجہی و بے تکلفی دست
داد و اصل کمالات ولایت اخص شد اما ہنوز
توجہ و تصور این وصل معلوم نشدہ بلکہ مقصود دست
کما ذکر فی المکتوب الاول ان ولایت بالاصالت
خاصہ چہار ملک مقرب ست علیہم السلام و بتبعا نصیبہ
اولیاء امت ست اگر مناسبت استعدادی
پیدا شود و باید دانست کہ در مرتبہ
ولایت خاصہ و ثمرہ توحید وجودی
و توحید ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

ومشاہدات سے لذت پاکر بے پروا نہو جائے
بلکہ ترقی کا طالب ہو اسکے بعد اگر پیر کامل ہوگا تو
ان غلبات کے بھنور سے محض اپنی توجہ سے مرید کو
نکال لیگا اور ذہن کو ان تجلیوں اور مشاہدوں
اور توجہات سے خالی کردیگا اور تعلیم اسکے نایافت کی
جو ذہن میں حق اور غیر حق کے قرار پکڑتی تھی اور
تصور میں آتی ہے اگرچہ لطیف و الطف ہی ہو
اوسکے دفع کے درپے ہو اور آئینہ سری کو اونکے
تاریکی سے خالی کرے اور بالکل ہر وقت سب کے
فقدان میں توجہ سابقہ کے مقرر کرے تاکہ اسکے
باطن میں توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے
کچھ نہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف مطلوب کا
کرے یہانتک کہ معلوم کچھ نرہے بجز نور یقین کی
جب اس معاملہ میں سالک جبتک کہ توجہات کے
دفع کرنے میں ہی سالک مرتبہ ولایت اخص کا ہے اور
جب حاجت نفی کی نرہی اور آئینہ آمد و رفت توجہات
و تصورات سے صاف ہوگیا اور بے توجہی و بے تکلفی
حاصل ہوئی واصل کمالات ولایت اخص کا ہوگیا
مگر ابھی توجہ و تصور اس وصل کا معلوم نہیں ہوا بلکہ
مقصود دور ہے جیسا ذکر ہوا پہلے مکتوب میں وہ ولایت
بالاصالت خاصہ چار ملایک مقربین علیہم السلام کا ہے اور
اولیاء امت کو بتبعاً نصیب ہے اگر مناسبت استعدادی
پیدا ہو جائے۔ اور جاننا چاہیے کہ ولایت
خاصہ کے مرتبہ میں توحید وجودی
و توحید ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

شہودی کہ بیان کردیم توحید وجودی از نفس
لطیفہ قلبی بر می خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفہ
روحی رو می نماید و نسبت نایافت خاصہ لطیفہ
سری ست واللہ اعلم تا کرا از ہزاران بآن
نوازند ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم. باید دانست کہ بعد از مرتبہ
نایافت حقیقت نایافت رو می نماید و آن
آن ست کہ چون سالک لطیفہ سری را از تخیلات
خالی ساخت و اگرچہ تخیل مشاہدہ باشد داخل
دائرہ حقیقی شد اما چون از حقیقت این
نسبت مطلع نیست ازین جاست کہ از
ارباب جہل ست پس اگر فضل او تعالی
بعد فضل اول دستگیری نمود یکبارگی خود را
از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد
و می باید کہ واصل این نسبت حقیقت شود و آن
قابلیتے ست از قابلیات نور اول کہ آن نور
محمدی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و پیر آن
را شہود اول مے گویند و نیز می یابد بتعلیم
مرشد یا نادری بتعلیم غیبی کہ وصول من
با مطلوب کہ در ولایت خاصہ بود بعلم خود
بود و بخصوصیات علم خود در ینولا کہ مرا باین
علم نواختہ اند حصول این نعمت بہ علم او
تعالی و بخصوصیات علم او و در ینولا علم را از
خصوصیات خود توقف و تعقل محض ست
ہرچہ علم من می داند بخصوصیتی بہرہ از خصوصیات

شہودی کا جو ہمنے بیان کیا ہے توحید وجودی
لطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید
شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے
اور نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا ہے واللہ اعلم
کہ کس کو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو ذالک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم جاننا
چاہیے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایافت
پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سالک نے
لطیفہ سری کو تخیلات سے خالی کیا اگرچہ مشاہدہ کا
ہی تخیل ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہوا لیکن اس نسبت
کی حقیقت سے مطلع نہیں ہوا اسی سبب سے کہ وہ
ارباب جہل سے ہے پس اگر فضل الٰہی نے اوسکی
دستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب عنصری
و نوری سے فوق پاتا ہے اور چاہیے کہ اس نسبت
کا واصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت ہے نور
اول کی قابلیات میں سے اور نور اول نور محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسے شہود اول بھی کہتے
ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بھی پاتا ہے یا کوئی کوئی
تعلیم غیبی سے کہ میرا وصول مطلوب تک جو ولایت
خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور اپنے علم کی
خصوصیات سے۔ ان دنوں جو مجھے اس
علم سے نوازا ہے اس نعمت کا حصول خدا تعالی کے
علم اور اوسکی خصوصیات سے ہے اب میرے
علم کو اپنی خصوصیات توقف اور محض بیکاری ہے
جو کچھ میرا علم جانتا ہے ساتھ کسی خصوصیت کے بہرہ

علم او تعالیٰ می داند چون فہمید و در ہر وقتے جمیع
مراتب ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ خود را از مظہر
ذات وصفات وکمالات او تعالےٰ می بیند
و بجز مظہریت محض ہیچ شئے نیابد من
لم یذق لم یدر قضیہ مقرر ست
چون ہر مرتبہ ولایت ابتدا و وسط و انتہا
دارد پس در ابتداے مرتبہ علیہ اخیرہ کہ
مسمی بولایت انبیاست علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ
والتسلیمات محض سعی در خلو باطن من حیث
حقیقت از یافت حق و دون حق ست و
در وسط این مرتبہ خلو سیر ست و اطلاع
بر حقیقت خلو و حقیقت اطلاع نیست
بر حقیقت مظہریت صفات خود مر
صفات واجبی را درین مرتبہ اگرچہ می داند
کہ بعلم او تعالےٰ عالم ہستم و بصر او بصیر
و بقدرت او تعالیٰ قادرم الیٰ غیر ذلک
اما ہنوز حقیقت نسبت صفات با ذات
او تعالیٰ کما حقہ این عارف را مفصلاً و
علماً ظاہر نگشتہ پس چون خواہد دانست کہ
صفات او تعالیٰ زاید بر ذات نیند کہ عالم
بعلم و بصیر ببصر الیٰ غیر ذلک توان گفت
بل ذات بذاتہ علیم ست و علم قابلیت ذاتیہ
او ست و ذات بذاتہ بصیر ست
و بصر قابلیت ذاتیہ او ست کذالک فی
جمیع الصفات بلی اطلاق عینیت و

علم حق تعالیٰ کا جانتا ہے تب سمجھ کر ہر وقت
اپنے تمام مراتب ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ کو
ذات وصفات وکمالات حق تعالیٰ کا مظہر
دیکھتا ہے اور سوا مظہریت محض کے کچھ نہیں
پاتا من لم یذق لم یدر قضیہ مقرر و مشہور ہے
جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا اور وسط اور
انتہا رکھتا ہے تو بیچ ابتدا مرتبہ بلند اخیرہ کے جسکا
نام ولایت انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ
والتسلیمات فقط کوشش باطن کے خالی کرنے میں
ہے حقیقت کے رو سے یافت حق اور غیر حق کے
اور وسط میں اس مرتبہ کے خلو سیر ہے اور اطلاع
حقیقت خلو پر اور حقیقت اطلاع ہے اوپر حقیقت
اپنی مظہریت صفات کے صفات حق تعالےٰ
کے واسطے اس مرتبہ میں اگرچہ جانتا ہے کہ اللہ
تعالیٰ کے علم سے میں عالم ہوں اور اوس کے
بصر سے بصیر ہوں اور اوس کی قدرت سے
قادر ہوں علی ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت نسبت
صفات کے ساتھ ذات حق تعالیٰ کے کما حقہ اس
عارف کو مفصلاً اور علماً ظاہر نہیں ہوئی پس
جب جانے گا کہ صفات حق تعالیٰ کے ذات
پر زاید نہیں ہیں کہ عالم بعلم اور بصیر ببصر
وغیرہ علی ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ
علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے
اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصر قابلیت ذاتیہ
اوسکی ہے کذلک فی جمیع الصفات بلی اطلاق عینیت

وغیریت باطلاق محض پس عالم حق ست خود
بخود سبحانہ باصرحق است سبحانہ واین عارف را
بجز مظہریت تا ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ امری
دیگر نیست وبجز یقین حرف آن زبان نہایت
این مرتبہ مشرف خواہد یافت اما اجمالاً وتفصیل
این مرتبہ کرا نوازند۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وامی برادر ہر چند
نسبت خلو زیادہ دخل در دایرہ این ولایت
بیشتر وازکمالات نبوت انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات
چگوید کہ ازگفت ونوشت حقیقت این مرتبہ
بیرون اما اینقدر واضح نمایم کہ اگرچہ ولایت
انبیا ونبوت ایشان علیہم الصلوات ہر دو در
دایرہ اصالت اند وہر دو از ظلیت مبرا
اما این قدر ہست کہ در ولایت وصول
بہ حقیقت صفات عزشانہ ودر نبوت وصول
بہ حقیقت ذات ست جل برہانہ بتفاوت
درجات استعدادیہ کما قال اللہ تعالی تلک
الرسل فضلنا بعضہم علی بعض الحمد للہ الذی
ہدانا لھذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدینا
اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق۔ ٭ ٭

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اما طریقہ چشتیہ را شعب بسیار ہست اشہر آنہا
سہ شعبہ است۔ نصیریہ۔ وسراجیہ وصابریہ
واین فقیر را بہر یکے ازین سہ ارتباط واقع است
پس ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و

(فوائد طریقہ چشتیہ)

وغیریت سانہہ اطلاق محض کے پس عالم حق ہے
خود بخود سبحانہ باصرحق ہے سبحانہ اور اس عارف کے
واسطے بجز مظہریت ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ کے اور
کوئی دوسرا امر نہیں ہے اور بجز یقین صرف کے اس مرتبہ کے
نہایت سے اوسوقت مشرف ہوگا مگر اجمالا اور اس مرتبہ
کی تفصیل سے جسکو چاہے نوازیں۔ ذالک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ ای برادر نسبت
خلو کے جسقدر زیادہ ہوگی اوسیقدر اوس ولایت کے
دایرہ میں دخل زیادہ ہوگا اور انبیا علیہم الصلوات
والتسلیمات کے نبوت کے کمالات کیا بیان کروں کہ تقریر وتحریر
سے اس رتبہ کی حقیقت زیادہ ہے مگر اسقدر ظاہر کیا
جاتا ہے کہ اگرچہ ولایت انبیا اور اونکی نبوت علیہم الصلوات
دونوں دایرہ اصالت میں ہیں اور دونوں ظلیت سے
مبرا ہیں مگر اتنا ہے کہ ولایت میں وصول حقیقت صفات
عزشانہ کا ہے اور نبوت میں وصول حقیقت
ذات جل برہانہ کا ہے استعداد کے درجوں کے
تفاوت کے موافق جیسا خدا فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا
بعضہم علی بعض الحمد للہ الذی ہدانا
لھذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدینا
اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اور طریقہ چشتیہ کے شعبے بہت ہیں اونمیں تین
بہت مشہور ہیں۔ نصیریہ۔ اور سراجیہ۔ اور صابریہ
اور اس فقیر کو ان تینوں سے ارتباط ہے
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت باوالد بزرگوار خود ست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ و ایشان را خرقہ و اجازت از شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی ست عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز و ایضا وصیت و اجازت اشتغال از جد امی خویش ہست شیخ رفیع الدین محمد عن ابیہ الشیخ قطب العالم عن الشیخ عبد العزیز عن الشیخ نجم الحق السیہنوی عن الشیخ عبد العزیز ثم الشیخ عبد العزیز لہ جہتان احدیہما عن الشیخ یوسف قاضی خان عن الشیخ حسن بن طاہر عن السید راجی حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین المانکپوری عن الشیخ نور قطب العالم عن ابیہ الشیخ علاء الحق عن الشیخ سراج الدین عثمان الاودھی عن الشیخ نظام الدین اولیا و الثانیۃ عن السید عبد الوہاب البخاری عن ابیہ السید محمود عن ابیہ راجو قتال عن اخیہ عن السید صدر الدین عن السید جلال الدین مخدوم جہانیان عن الشیخ نصیر الدین چراغ دہلی عن الشیخ نظام الدین اولیا

و ایضاً

حضرت ایشان را خرقہ و اجازت و صحبت با سید عبد اللہ متصل ست عن الشیخ

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت کی حیثیت سے اپنے والد بزرگوار شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے ہے اور اونکو خرقہ و اجازت شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے ہے اور اونکو اپنے والد سے اور اونکو اپنے والد سے اونکو شیخ عبد العزیز سے اور نیز وصیت اجازت اشتغال اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد سے اونکو اپنے والد شیخ قطب العالم سے اونکو شیخ عبد العزیز سے اونکو شیخ نجم الحق سیہنوی سے اونکو شیخ عبد العزیز سے پھر شیخ عبد العزیز کو دو جہت سے ہے ایک شیخ یوسف قاضی خان سے اونکو شیخ حسن بن طاہر سے اون کو سید راجی حامد شاہ سے اونکو شیخ حسام الدین مانکپوری سے اونکو شیخ نور قطب العالم سے اونکو اپنے والد شیخ علاء الحق سے اون کو شیخ سراج الدین عثمان اودھی سے اونکو شیخ نظام الدین اولیا سے اور دوسری جہت سے سید عبد الوہاب بخاری سے اونکو اپنے والد سید محمود سے اونکو اپنے والد راجو قتال سے اونکو اپنے بھائی سے اور اونکو سید صدر الدین سے اونکو سید جلال الدین مخدوم جہانیان سے اون کو شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے اونکو شیخ نظام الدین اولیا سے اور نیز حضرت والد کو خرقہ و اجازت و صحبت سید عبد اللہ سے متصل ہے شیخ

آدم البنوری عن الشیخ احمد السرہندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن الشیخ رکن
الدین عن ابیہ الشیخ عبد القدوس عن
الشیخ محمد بن عارف عن ابیہ الشیخ عارف
عن ابیہ الشیخ احمد عبد الحق عن الشیخ
جلال الدین پانی پتی عن الشیخ شمس الدین
ترک عن المخدوم علی صابر عن شیخہ وخالہ
الشیخ فرید الدین مسعود گنج شکر و این فقیر
را ارتباطے دیگر نیز ہست کہ خال گرامے
این فقیر را خرقہ دادند و فاتحہ خواندند عن ابیہ عن
جدہ عن جد جدہ عن الشیخ نظام الدین
النارنولی عن خواجہ خانو الگوالیاری عن
خواجہ اسمعیل بن حسین عن ابیہ خواجہ
حسن سرمست عن ابیہ خواجہ سالار
فاروقی عن شیخہ خواجہ اختیار الدین
عمر عن خواجہ محمد رساوی عن خواجہ
نصیر الدین والمذکور فی الکتاب الاخبار
الاخیار ان خواجہ خانو اخذ الطریقۃ عن
خواجہ شہاب الناگوری ویقال ان
خواجہ شہاب الدین شیخہ بالصحبۃ
والاول شیخہ بالبیعۃ واللہ اعلم
ثم الشیخ نظام الدین اولیا اخذ
الطریقۃ عن الشیخ فرید الدین
مسعود گنج شکر عن خواجہ قطب
الدین بختیار الاوشی عن الخواجہ

آدم بنوری نے اون کو شیخ احمد سرہندی
سے اون کو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اون
کو شیخ رکن الدین سے اون کو اپنے والد
شیخ عبد القدوس سے اون کو شیخ محمد بن عارف
سے اون کو اپنے والد شیخ عارف سے
اون کو اپنے والد شیخ احمد عبد الحق سے
اون کو شیخ جلال الدین پانی پتی سے اون
کو شیخ شمس الدین ترک سے اون کو مخدوم
علی صابر سے اون کو اپنے شیخ اور ماموں
شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور اس
فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے
حضرت ماموں نے اس فقیر کو خرقہ دیا اور فاتحہ پڑھی
اپنے والد سے اور اونھوں نے اپنے والد سے
اونھوں نے اپنے والد سے اونھوں نے شیخ
نظام الدین نارنولی سے انکو خواجہ خانو گوالیاری سے
اون کو خواجہ اسمعیل بن حسین سے انکو اپنے
والد خواجہ حسن سرمست سے اون کو اپنے والد خواجہ
سالار فاروقی سے انکو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین
عمر سے انکو خواجہ محمد رساوی سے انکو خواجہ
نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخیار میں لکھا ہے
کہ خواجہ خانو نے اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب ناگوری سے
اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین اونکے شیخ صحبت ہیں
اور یہ شیخ بیعت ہیں واللہ اعلم پھر شیخ نظام الدین اولیا
کو اخذ طریقت ہے شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے
انکو خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے انکو خواجہ

معین الدین حسن السنجری
عن خواجه عثمان هارونی عن الحاجی شریف
زندنی عن خواجه قطب الدین مودود
الچشتی عن ابیه خواجه ابی احمد الچشتی
عن ابی اسحاق الشامی عن الشیخ علو الدینوری
عن خواجه هبیرة البصری عن خواجه
حذیفة المرعشی عن السلطان ابراهیم بن
ادهم البلخی عن الشیخ فضیل بن عیاض
عن الشیخ عبد الواحد بن زید عن الحسن
البصری عن سیدنا علی کرم الله وجهه
سیهنه بکسر سین وسکون تحتیه
وفتح ها و اخران نون است
بلده ایست از مضافات دار الخلافه دهلی
راجا بزبان هند شاه را گویند و سید حامد شاه
را راجا می گفتند بطریق تعظیم بسبب آنکه
آبا کرام ایشان ریاست دیار مانک پور
داشتند مانک پور شهری ست در پورب
واو را کره مانک پور نیز گویند. اوده
بفتح الف و فتح واو و سکون دال هندیه
که با ها م ها دارد بلده ایست عظیم از بلاد
پورب سادات بخاریه قبیله ایست عظیم
از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان الله
علیهم و چون جد ایشان سید جلال الدین
چندگاه در بخارا بوده است ایشان را جلال الدین
بخاری می گفتند و سادات بخاریه نسبت است

اونکو خواجہ معین الدین حسن سنجری نے اون کو
خواجہ عثمان ہارونی سے اون کو حاجی شریف
زندنی سے اون کو خواجہ قطب الدین مودود
چشتی سے اون کو اپنے والد خواجہ ابو احمد
چشتی سے اون کو ابو اسحق شامی سے اون کو
شیخ علو دینوری سے اون کو خواجہ ہبیرہ بصری
سے اون کو خواجہ حذیفہ مرعشی سے اون کو
سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے اون کو شیخ
فضیل بن عیاض سے اون کو شیخ عبد الواحد بن زید سے
اونکو حسن بصری سے اونکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے
سیہنہ بکسر سین وسکون تحتیہ و فتح ہا اور آخر اوس
کے نون ایک شہر ہے دار الخلافہ دہلی کے
مضافات سے۔ راجا ہندی زبان مین شاہ
کو کہتے ہیں اور سید حامد شاہ کو راجہ کہتے
تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اون
کے آبا کرام مانک پور کی ریاست رکھتے تھے
مانک پور ایک شہر ہے پورب میں اوسکو
کڑا مانک پور بھی کہتے ہیں اودہ بفتح الف و
بفتح واو و سکون دال ہندی ہا سے ملی ہوئی ایک
بڑا شہر ہے پورب میں، سادات بخاریہ ایک
قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی بن رضا رضوان
اللہ علیہم کی اولاد سے چونکہ ان کے جد سید
جلال الدین کچھ مدت بخارا میں رہے ہیں۔
اون کو جلال الدین بخاری کہتے ہیں
اور سادات بخاریہ نسبت ہے

بجلال الدین بخاری را جو نامی ست هندی
مشتق از راج یعنی بادشاهی و قتال السبب ریاضت
نفس میگفتند چراغ دهلی لقب شیخ نصیر الدین
بسبب آنکه ایشان صاحب ارشاد بودند در دهلی
پانی پت شهریست سه منزل از دهلی بجانب لاهور
نارنول شهریست از مضافات دهلی گوالیر شهریست
از مضافات اکبرآباد اوش فرغانه قصبه است
از توابع اندجان سنجری بکسر سین وسکون جیم
وکسر رائے معجمه نسبت بسیستان سیستان را
بزبان عربی سجستان وسجز گویند واین تعریب
است وابدال سین بزا از تغیرات تعریب
است ظاهر نزد فقیر آنست که نام وطن خواجه عثمان
هرنو است وهارونی نسبت باوست بخلاف
قیاس مشهور بزبان مردم چشتی است بکسر
جیم فارسیه ملا عبد الغفور لاری بفتح جیم
فارسیه ضبط کرده اند سمعان بکسر سین مهمله
وسکون میم وعین مهمله در شجرات مشائخ
چشتیه شیخ علو ممشاد دینوری می نویسند
ومقتضی وے آنست که شیخ ممشاد وشیخ
علو یک شخص باشد وظاهر کلام بعضے آنست
که درین سلسله شیخ علو است [illegible] غیر
شیخ ممشاد ست علو بکسر عین مهمله و[illegible] لام
هبیره بضم ها وفتح موحده وسکون تحتیه وفتح
رائے مهمله مرعشی بفتح میم وسکون رائے مهمله
وفتح عین مهمله وکسر شین معجمه نسبت

سید جلال الدین بخاری سے راجو ہندی نام ہے
مشتق راج سے یعنے بادشاہی کے اور قتال السبب
کے ریاضت کے کہتے ہیں چراغ دہلی لقب ہے شیخ نصیر الدین
کا اسلئے کہ دہلی میں یہہ صاحب ارشاد تھے۔
پانی پت ایک شہر ہے تین منزل دہلی سے لاہور کی طرف
نارنول ایک شہر ہے دہلی کے مضافات سے گوالیار ایک
شہر ہے مضافات اکبرآباد سے اوش فرغانہ ایک قصبہ ہے
توابع اندجان سے سنجری بکسر سین وسکون جیم
وکسر رائے معجمہ نسبت بسیستان اور سیستان کو عربی
زبان میں سجستان وسجز کہتے ہیں اور یہ تعریب ہے
اور بدلنا سین کا زا سے تعریب کی تغیرات سے
ہے ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان کے وطن
کا نام ہرنو ہے اور ہارونی نسبت اوس سے ہے
بخلاف قیاس لوگوں کے زبان میں مشہور چشتی ہے بکسر
جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری نے بفتح جیم فارسی
لکھا ہے سمعان بکسر سین مہملہ وسکون میم
وعین مہملہ مشائخ چشتیہ کے شجرہ میں شیخ
علو ممشاد دینوری لکھتے ہیں اور اوس کا
مقتضا یہہ ہے کہ شیخ ممشاد وشیخ علو ایک شخص
ہو اور بعضوں کے کلام سے ظاہر یہہ ہے
کہ اس سلسلہ میں شیخ علو ہے اور وہ غیر
ممشاد ہے۔ علو بکسر عین مہملہ وسکون لام
ہبیرہ بضم ہا وفتح موحدہ وسکون تحتیہ وفتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم وسکون رائے
مہملہ وفتح عین مہملہ وکسر شین معجمہ نسبت ہے

(طریقه وظیفه خاندان حضرات چشتیه)

مرعش شهریست از توابع شام و این فقیر انتساخ کرد کتاب عزیزیه را که تصنیف شیخ عبد العزیز ست با شغال و اوراد صبح و شام و اوراد مواسم و رقے و عزایم در آنجا مذکور است از خط ملا محمد شاکر که اعظم فضلای شهر خود بودند در زمان خود از سائر فرزندان شیخ عبد العزیز بزیادت و کثرت تدریس ممتاز بودند و مطالعه کردم عزیزیه را در نسخه که شیخ یحیے جنیدی بخط خود از شیخ عبد العزیز نقل کرده بود و الله اعلم و حضرت والد بزرگوار قدس سره اجازت آن همه داده اند و انتساخ کردم کتاب مفتاح الفیض را که تالیف شیخ حسن طاهر است در علم سلوک و آن کتابیست نفیس در باب خود باز نسخه که پیش اولاد شاه محمد خیالی یافتم از تبرکات اجداد ایشان قال الشیخ عبد العزیز فی العزیزیه چون کسی بخواهد که کسے را تلقین ذکر کند باید که اورا فرماید که روزه دارد اگر روز پنجشنبه باشد اولی العده او را ده بار استغفار و ده بار درود گویاند و بگوید هر عبادتے که هست موقت است مگر ذکر که همیشه شب و روز یاد حق تعالے فرض عین است که العطلة حرام یک لحظه ز کوی یار دورے ٭ در مذهب عاشقان حرام است و حق تعالی میفرماید یذکرون الله قیاما و

مرعش ہے کہ ایک شہر ہے توابع شام سے اور اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیزیہ کو جو تصنیف شیخ عبد العزیز کی ہے اور اشغال کے اور اوراد صبح و شام کے اور اوراد مواسم کے اور تعویذ اور دعائین اوس مین لکھی ہین ملا محمد شاکر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے جو اپنے شہر کے بڑے فضلا مین تھے اپنے زمانہ مین اور سب فرزندون سے شیخ عبد العزیز کی کثرت تدریس مین زیادہ اور ممتاز تھے اور عزیزیہ کا مطالعہ کیا ہے اوس نسخہ مین جو شیخ یحیی جنیدی نے اپنے ہاتھ سے شیخ عبد العزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے واللہ اعلم اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے اوس سب کی اجازت دی ہے اور مین نے لکھا ہے کہ کتاب مفتاح الفیض کو جو تالیف شیخ حسن طاہر کی ہے علم سلوک مین اور وہ اس باب مین بہت نفیس کتاب ہے اوس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد کے پاس پایا مین نے تبرکات اجداد سے اونکے کہا ہے شیخ عبد العزیز نے عزیزیہ مین کہ جب کوئی چاہے کہ کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہئے کہ اوسکو فرمائے کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا ہے اوسکے بعد اوس سے دس دفعہ استغفار اور دس دفعہ درود شریف پڑھوائے اور کہے جو عبادت کہ ہے سب کے واسطے وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ رات دن یاد حق تعالی فرض عین ہے کہ العطلة حرام یک لحظہ ز کوی یار دورے ٭ در مذہب عاشقان حرام ست اور حق تعالی فرماتا ہے یذکرون اللہ قیاما و

قعوداً و علیٰ جنوبہم یعنے یاد کنند حق
تعالیٰ را استادہ و نشستہ و پہلو غلطیدہ پس
آدمی ازین سہ حال خالی نیست یا بدل یا بزبان
یاد حق لازم ستے پس چون ذکر این چنین
عبادتے و حرفتے کہ اصلا ساقط نمی شود
استادے باید کہ او را بیاموزد و گوید کہ دل چپ
سینہ است بصورت صنوبر لقاست و دو در
دارد یکے بالا دوم پائین و ہر دو در بستہ
شدہ اند برای کشادن در بالا ذکر جہر میفرمایند
و برای کشادن در پائین ذکر خفی یا حبس
نفس مے فرمایند و مثل دل ہمچو آئینہ
است کہ زنگار گرفتہ است پس صیقل گری
باید کہ اثر آن ہنر آموزد و الا آئینہ
را خراب سازد و قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم لکل شئ مصقلۃ و
مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ و یا مثال
دل ہمچو سنگ آہنی است کہ از و آتش
برمی آید پس چون آہن زدن و کشیدن
آتش بیاموزد پس آتش بیرون آید و الا
بشکند و مقصود حاصل نہ شود و الغرض
از مرشد چارہ نیست چنانچہ حضرت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال
کردند کہ یا رسول اللہ دلنی الی اقرب الطریق
الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسہلہا

قعوداً و علیٰ جنوبہم یعنے اللہ تعالیٰ کا
ذکر کریں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو
آدمی ان تین حال سے خالی نہیں یا دل سے یا زبان
سے حق کی یاد لازم ہے تو جب کہ ایسی عبادت
اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی اوستاد
کو چاہیئے کہ اوسکو سکھائے اور بتائے کہ دل
سینہ کے بائیں طرف ہے صنوبر کی صورت اور
اسکے دو دروازہ ہیں ایک اوپر کو ایک نیچے کو
اور دونو دروازہ بند ہیں اوپر کا دروازہ کھلنے
کو ذکر جہر فرماتے ہیں اور نیچے کے دروازہ کھلنے
کو ذکر خفی یا حبس نفس فرماتے ہیں اور دل کی
مثال مثل اوس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگ گیا
ہے اس کے واسطے صیقل کرنیوالا چاہیئے کہ اوسکو
وہ ہنر سکھلائے اور نہیں تو آئینہ خراب
ہو جائے گا فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
لکل شئ مصقلۃ و مصقلۃ القلب ذکر
اللہ تعالیٰ یا دل کی مثال چقمق کی ہے جس سے آگ نکالتے ہیں
تو جب لوہا پتھری پر مارنا سیکھے اور آگ نکالنی سیکھے تو آگ نکلے
اور نہیں تو توڑ ڈالے اور مطلب نہ آئے غرضکہ مرشد بغیر
گذارہ نہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ
یا رسول اللہ دلنی الی اقرب الطریق
الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسہلہا
علی العباد

سیادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی
الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف
اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم غمض عینیک واسمع
منی ثلاث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات
وعلی سیمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ
لا الہ الا اللہ ثلاث مرات نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سیمع ثم لقن علی
کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ
حتی وصل الی یومنا ہذا پس بگوید اورا کہ مربع
بنشیند بطریقی کہ رگ کیماس بگیرد بدو انگشت
یعنی از انگشت پای راست وانگشتی کہ برابر
وی است زیرا کہ درین گرفتن دو فائدہ
است یکی نفی خواطر دوم حرارت دل واین
ہر دو مطلوب اند وہمچنین نشیند کہ چنانچہ در
نماز می نشیند وخود پشت بطرف کعبہ کند و
او را پیش خود بنشاند وبگوید مخرج لا الہ الا اللہ
زیر ناف باید ومد دراز کشد ونفی ما سوی
اللہ تعالی کند کہ نیست ہیچ معبودی ومقصودی
وموجودی مگر حق تعالی مبتدی را ارادہ عوام
بگوید کہ نیست ہیچ معبودی ومتوسط را ارادہ
خواص بگوید کہ نیست ہیچ مقصودی ومنتہی
را ارادہ اخص الخواص بگوید کہ نیست ہیچ موجودی

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ
فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف اذکر
یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم غمض عینیک واسمع
منی ثلاث مرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلث مرات وعلی یسمع ثم
قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلث مرات والنبی اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیمع ثم لقن علی
کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی
وصل الی یومنا پھر سکھایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
حضرت حسن بصری رض کو یہانتک کہ ہمارے زمانہ تک پہنچا پس چاہیے
اوسے کہ چار زانو بیٹھے اسطور کہ رگ کیماس پکڑے دو انگلیوں
سے یعنی دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور اوسکے برابر کے
اونگلی سے اسواسطے کہ اس طور پکڑنے میں
دو فائدے ہیں ایک خطروں کی نفی دوسرے دل کی
حرارت اور یہ دونو مطلوب ہیں اور یا اسطرح بیٹھے
جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور خود کعبہ کی طرف پشت
کرے اور اوسکو اپنے سامنے بٹھائے اور کہوا ور
نکالے زیر ناف سے لا الہ الا اللہ مد دراز کے ساتھ
اور نفی ما سوی اللہ کی کرے کہ نہیں ہے کوئی معبود
مقصود وموجود مگر حق تعالی مبتدی کو ارادہ
عوام بتائے کہ نہیں ہے کوئی معبود اور متوسط کو
ارادہ خاص کہ نہیں ہے کوئی مقصود اور منتہی کو
ارادہ اخص الخواص کہ نہیں ہے کوئی موجود

آنکھیں بند کرو اور مجھ سے سنو اسی طرح تین دفعہ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ لا الہ الا اللہ کہا اور علی کرم اللہ وجہہ سنتے رہے پھر حضرت علی نے تین مرتبہ کہا اور حضرت نے سنا ۱۲

سجدۂ کہ خود را نیز نفی کند و تا لکف راست
برساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حق تعالیٰ را
از دل کشیدیم و پس پشت می اندازیم باز دم جدید
شدہ الا اللہ را بر دل ضرب شدید کند تا سنگ
معنوی شکستہ گردد و وقت اثبات مطلوب با خود
داند بلکہ یافت تصور کند بلکہ یقین بداند کہ ہمو
اثبات می کند و خود را از میان بکشد ع
یار آمد در میان ما از میان برخاستیم
اما مقصود کلی آنست کہ فہم معنے کلمہ در دل
البتہ باید تا تحت وعید در نیاید من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی
علینا اہتز عرشی غضبا مطلوب دیگر
آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند
بعدہ ذکر گوید الرفیق ثم الطریق در حق
ایشان است براے نفی خواطر اثر می تمام
وارد بلکہ حضرت سلطان الموحدین و
برہان العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق
والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان
یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز
چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ
ظاہر دیدہ شود مشاہدہ حق سبحانہ و تعالیٰ
است در پردہ آب و گل و اما صورت
مرشد کہ در خلوت نمودار می شود آن مشاہدہ
حق تعالیٰ است بے پردہ آب و گل کہ ان اللہ
خلق آدم علی صورۃ الرحمن و من

یہانتک کہ اپنی بھی نفی کرے اور دائین مونڈھے
تک پہنچا لے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حق تعالیٰ
کو ہمنے دل سے نکالدیا اور پس پشت پھینکا پھر
دم نیا لے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل پر
لگائے کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت
اثبات کے مطلوب کو اپنے ساتھ جانے بلکہ پالیا تصور
کرے بلکہ یقین جانے کہ وہی اثبات کرتا ہے
اور اپنے تئین درمیان سے نکالدے ع
یار آمد در میان ما از میان برخاستیم
مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنے دل میں ضرور
ہوں تا اس وعید میں نہ آجائے کہ من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی
علینا اہتز عرشی غضبا اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اوسکے بعد
ذکر کرے الرفیق ثم الطریق انہیں کے حق میں ہے
اور نفی خطرات کے لئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ
حضرت سلطان الموحدین و برہان العاشقین
حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین
مخدوم مولانا قاضیخان یوسف ناصحی قدس
اللہ سرہ العزیز ایسا فرماتے تھے کہ صورت مرشد کی
ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے
آب وگل کے پردے میں اور جو صورت مرشد
کی خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق
سبحانہ تعالیٰ کا ہے بے پردے آب وگل کے
ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن ومن

رآنی فقد رای الحق ورحق او درست شدہ است

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین
ذات حق را آشکارا اندرو خندان ببین

ونیز حضرت میفرمودند کہ چہار ہزار پیر طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین اجماع کردہ اند کہ وصول حق تعالیٰ بدو چیز میشود یکی ذکر دوم گرسنگی باز فرمودند کسیکہ ذکر جلی اختیار کند اورا بسیار گرسنگی حاجت نیست بلکہ بمقدار ربعے از شکم خالی دارد و روغن بخورد تا مغز خشک نشود وخلل در دماغ پیدا نیاید و چون از ذکر جلی فارغ شود یا مانعے پیش آید بذکر خفی کہ پاس انفاس است مشغول شود و دوام شغل بشد می ہم بذکر خفی کہ پاس انفاس است میسر می آید و طریق او آنست کہ ہر دمے کہ خارج می شود لا الہ بگوید و ہر دمے کہ داخل میشود الا اللہ تصور کند و این دم را ربط بدل است و بسبب آن دل ذاکر میگردد کہ فردای قیامت پرسیدہ خواہد شد کہ دمہارا کجا صرف کردی پس اگر در یاد حق تعالیٰ صرف کردہ باشد خلاص یابد

شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری است
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
مپسند کاین خزانہ دہی رائگان بباد
آنگہ روی بخاک تہی دست و بینوا

رآنی فقد رای الحق اسکے حق میں درست ہوا ہے

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بہ بین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان ببین

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ چار ہزار پیران طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے اسپر کہ وصول حق تعالےٰ کا دو چیز سے ہوتا ہے ایک ذکر دوسرے بھوکے رہنا پھر فرمایا جو شخص ذکر جلی کرتا ہے اوسکو بہت بھوکے رہنے کی حاجت نہیں ہے بلکہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور گھی کھائے کہ مغز خشک نہ ہو جائے اور دماغ میں خلل نہ آجائے اور جب ذکر جلی سے فارغ ہو یا کوئی مانع پیش آئے تو ذکر خفی سے کہ وہ پاس انفاس ہے مشغول ہو اور دوام شغل بشد ہی کو بھی ذکر خفی سے کہ پاس انفاس ہے میسر ہوتا ہے اور اوسکا طریق یہ ہے کہ جو دم کہ خارج ہو لا الہ کہے اور جو دم داخل ہو الا اللہ تصور کرے اور اس دم کو دل سے ربط ہے اور اوسکے سبب دل ذاکر ہو جاتا ہے فردائے قیامت کو پوچھا جائیگا کہ اپنے دم کہاں صرف کئے تو جو یاد حق تعالےٰ میں صرف کئے ہونگے خلاصی پائیگا۔ **شعر**

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری ست
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
مپسند کاین خزانہ دہی رائگان بباد
آنگہ روی بخاک تہی دست و بینوا

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ میگوید کہ ذکر منشور ولایت
است ہر کرا توفیق بر ذکر دادند بدرستیکہ منشور
بدو دادند یعنی بتشریف ولایت انتم اولیاء
حقا مشرف گردانیدند و از ہر کہ سلب کردند
بدرستیکہ او را از مقام ولایت معزول کردند
این چنین در باب ذکر گفتہ اند کہ ذکر خدا تعالی
تیغ مریدان ست چون ہمت بر ہلاک دشمن
گمارند و یا دفع بلیہ خواہند و دل بران گمارند
آن دشمن ہلاک شود و آن بلا دفع شود قال
اللہ تعالی واذکر ربک اذا نسیت
یعنے یاد کن پروردگار خود را وقتیکہ فراموش
کنی نفس خود را و فراموشی نفس در مخالفت
اوست باید کہ نفس خود مخالفت کند کہ
سر ہمہ عبادتہا ست زیرا کہ ہیچ دشمن قوی
تر از و نیست کما قال المشایخ
رحمہم اللہ مخالفۃ النفس راس
العبادۃ وموافقۃ النفس اساس الکفر

شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن وار نیست

ازینجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار
رمہ گرگ گرسنہ در رمہ گوسفندان آن
نکنند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان
آن نکنند کہ یک ہمنشین بد کند و صد ہزار ہمنشین
بدان نکنند کہ یک نفس دشمن آدمی را کند

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ذکر
منشور ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے اوسکو
منشور ولایت ملگیا یعنی خلعت ولایت انتم اولیاء
حقا سے مشرف ہو گیا اور جس سے توفیق ذکر
کی سلب کر لے بیشک اوسی مقام ولایت سے معزول
کیا ایسا ذکر کے باب میں فرمایا ہے کہ ذکر خدا تعالی
مریدونکی تیغ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کرین
یا دفع بلا چاہیں اور اوسطرف دل لگائیں دشمن
ہلاک ہو جائیگا اور دفع بلا ہو جائیگی قال اللہ
تعالی واذکر ربک اذا نسیت یعنے یاد کر اپنے پروردگار
کو جس وقت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو اور نفس
کی فراموشی اوسکی مخالفت میں ہے چاہیے کہ اپنے
نفس سے مخالفت کرے کہ سب عبادتونکی سردار
ہے اسواسطے کہ کوئی دشمن اوس سے زیادہ
قوی نہین ہے جیسا فرمایا ہے مشایخ رحمہم اللہ تعالی
نے مخالفۃ النفس راس العبادۃ و
موافقۃ النفس راس الکفر شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن وار نیست

اسی سبب سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے
کہ سو ہزار بھوکے بھیڑیے بکریوں کے گلہ میں ایسا
نقصان نہیں کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے
اور سو ہزار شیطان ایسا نہیں کرتے جیسا ایک
برا ہمنشین کرتا ہے اور سو ہزار برے ہمنشین ایسا
نہین کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم میں

قال المشائخ رحمہم اللہ النفس ہی الصنم الاکبر ہمین معنے بزرگے نیز فرمودہ

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر در گہہ دل زدیو غوغاست ہنوز

قال اللہ تعالی فاذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنی یاد کنید خدا ے عزوجل را یاد کردنی بسیار پس یکے از خصائص ذکر آنست کہ ہیچ وقتی منع نیست بلکہ ہمہ اوقات ماجور است. نقل است از حضرت بندگی شیخ عبد اللہ قدس سرہ العزیز کہ مرا فرمودند کہ پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی قدس سرہ العزیز می گفتند کہ اوائل ذکر جہر دوازدہ سال گفتم از شام تا صبح و از صبح تا شام فائدہ کہ در ذکر یافتم در ہیچ عبادت نیافتم چون ختم قران میکردم کمتر از سہ ختم نمیکردم و چون نماز می گذاردم کمتر از ہزار رکعت نگذاردم و چون دعوات اسما میکردم کمتر از لک بار نخواندم فاما ثمرہ کہ در ذکر دیدم در ہیچ از نہا نہ دیدم و می باید کہ ذاکر از گناہان توبہ کند تا بزبان و دل آلودہ نام حق تعالی نگیرد زیرا کہ وحی کردہ شد بسوئے موسی کہ بگو گنہگاران امت خود را کہ یاد کنید شما مرا بہ آلودگی پس بدرستیکہ من سوگند خوردہ ام بر ذات خود

قال المشائخ رحمہم اللہ النفس ہی الصنم الاکبر اسی معنی مین کسی بزرگ نے بہی فرمایا ہے

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر در گہہ دل زدیو غوغاست ہنوز

فرمایا اللہ تعالی نے فاذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنے اللہ کو یاد کرو یاد کرنا بہت پس ذکر کے خصائص مین سے ہے یہ بہی کہ کسی وقت منع نہین بلکہ سب وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے حضرت بندگی شیخ عبد اللہ قدس سرہ العزیز سے کہ مجہسے فرمایا کہ پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ ذکر جہر بارہ برس صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک کہا مینے جو فائدہ مینے ذکر مین پایا وہ کسی عبادت مین نہین پایا جب مین ختم قران شریف کرتا تھا تو تین سے کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑہتا تھا ہزار رکعت سے کم نہین پڑہتا تھا اور جب دعوات اسما کرتا تھا ایک لاکہ بار سے کم نکرتا تھا مگر جو ثمرہ و فائدہ ذکر مین دیکہا ایسا اونمین کسی مین نہ دیکہا اور چاہئے کہ ذاکر گناہون سے توبہ کرے تاکہ زبان اور دل آلودہ سے حق تعالے کا نام نہ لے اس لئے کہ حضرت موسے علیہ السلام کو وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہگارون سے کہو کہ مجہے آلودگی سے نہ یاد کرین مینے اپنی ذات کی قسم کہائی ہے

جب تک تیرے نفس سے ایک نفس بہی باقی ہے
ایک سانس بہی باقی ہے دل کی درگاہ پر
دیو کے ایک غوغا ہے ۱۲

بدرستیکہ کسے کہ یاد کند مرا بہ غفلت یاد
کنم من او را بہ لعنت پس چون گناہگاران
یاد کنند مرا بغفلت من یاد کنم ایشان را
بہ لعنت این وعید است در حق گناہگاری
کہ غافل نباشد پس چگونہ حال باشد چون
جمع شود غفلت و عصیان کذا فی احیاء العلوم
گفت ابویزید رحمۃ اللہ تعالیٰ روزے
مر یاران خود را یا قیماندم امشب تا صبح
کوشش کردم آنکہ لا الہ الا اللہ بگویم پس
قدرت نیافتم بد و گفتہ شد چرا گفت بایزید
یاد کردم کلمہ کہ گفتہ بودم در کودکے
یاد آمد مرا وحشت آن پس منع کرد مرا از
قول لا الہ الا اللہ و چہ عجب تر است از کسیکہ
یاد میکند اللہ تعالیٰ را و حال آنکہ او موصوف
باشد بچیزے از صفات بشریہ کذا فی
العوارف

شعر

ہزار بار بشستم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہ مراقبہ فرمایند بگوید کہ مراقبہ مشتق از
رقیب است معنی رقیب نگہبان است یعنی پاسبانی
دل کند غیر حق را در دل جا ندہد رباعی

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیاید ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان را فرض دان

کہ جو مجھے غفلت سے یاد کرے میں اوسکو
لعنت سے یاد کروں تو جو گناہگار مجھے غفلت
سے یاد کرینگے میں انکو لعنت سے یاد
کروں گا یہ وعید ہے اون گناہگاروں کے
حق میں جو غافل نہیں تو کیا حال ہوگا اونکا جو
غافل بھی ہوں اور گناہگار بھی ہوں کذا فی
احیاء العلوم ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک روز اپنے یاروں سے کہا کہ آج شب کو
میں نے صبح تک کوشش کی کہ لا الہ الا اللہ
کہوں میں مگر مجھے قدرت نہوئی یاروں نے
کہا کیوں کہا اپنے لڑکپن میں تو ایک کلمہ کہا تھا وہ یاد
آگیا اوس سے وحشت ہوئی اور اوس نے منع
کینے دیا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اوس
شخص سے جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور
حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے
کذا فی العوارف۔ شعر

ہزار بار بشستم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہ اوسے مراقبہ فرمائیں اوسکے کہیں کہ مراقبہ
مشتق رقیب سے ہے رقیب کے معنے نگہبان کے یعنی
دلکی پاسبانی کرے کہ دل میں غیر حق کو جا نہ دے رباعی

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیاید ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان را فرض دان

پس بدل اندیشد اللہ حاضری
اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی ہمیشہ
حق تعالی را با خود و خود را با حق تعالی داند
جدائی از خدا محال است قال اللہ تعالی وفی
انفسکم افلا تبصرون یعنی در دلہای
شماست پس چرا نمی بینید چہ حق تعالی
لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر
احاطت بیشتر قال اللہ تعالی الا انہ بکل
شیء محیط یعنی دانا و آگاہ باش بدرستیکہ
آن حق تعالی ہر شے محیط است چنانچہ
احاطت روح با جسد کہ ہیچ جزوے از اجزای
جسد نیست کہ روح با آن نیست با آن
ہم نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج
است و نہ داخل فائدہ چون خواہد کہ در
اربعین بنشیند بباید کہ چون پای راست
در درون حجرہ نہد تعوذ و تسمیہ بگوید و
و قل اعوذ برب الناس سہ بار بخواند پس
پاے چپ درون حجرہ نہد و بگوید انت
ولیی فی الدنیا والآخرۃ کن لی کما کنت
لمحمد علیہ السلام وارزقنی محبتک اللہم
ارزقنی حبک فی شغفی واحلنی بجلالک
وجمالک واجعلنی من المخلصین اللہم
ارحم نفسی بجنابات ذاتک یا انیس من لا
انیس لہ رب لا تذرنی فردا وانت
خیر الوارثین

پس دل میں خیال کرے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی کا
اللہ معی ہمیشہ حق تعالی کو ساتھ اپنے اور اپنے تئیں ساتھ
حق تعالی کے جانے جدائی خدا سے محال ہے قال اللہ تعالی
وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی تمہارے دلوں میں ہی کیوں نہیں دیکھتے
اسلئے کہ حق تعالی لطیف مطلق ہے جسقدر لطافت زیادہ اسی قدر احاطت
زیادہ قال اللہ تعالی الا انہ بکل شیء محیط یعنی
آگاہ ہو کہ تحقیق حق تعالی ہر شے کا محیط ہے
جیسے روح کا احاطہ جسم کے ساتھ ہے کہ جسم کا
کا کوئی جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ اوس کے
نہیں ہے باوجود اس کے نہ متصل ہے نہ منفصل
ہے نہ خارج ہے نہ داخل ہے۔
فائدہ۔ جب چاہے کہ چلہ میں
بیٹھے چاہئے کہ جب دایاں پاؤں حجرہ
میں رکھے اعوذ اور بسم اللہ کہے اور قل
اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑھے
پھر بایاں پاؤں حجرہ میں رکھے۔
اور کہے انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ
کن لی کما کنت لمحمد علیہ الصلوۃ والسلام
وارزقنی محبتک اللہم ارزقنی حبک فی
شغفی واحلنی بجلالک وجمالک واجعلنی
من المخلصین اللہم ارحم نفسی بجنابات
ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب
لا تذرنی فردا و
انت خیر
الوارثین

پس در مصلی باستد مستقبل قبلہ بست و یک بار انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین بخواند پس دو رکعت نماز اجلا الاسد تعالے بگزارد در رکعت اول بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و در رکعت دوم آمن الرسول تا آخر بخواند بعد فراغ سر بسجدہ ہند و این دعا بخواند اللھم کن لی انیسا فی خلوتی ومعینا فی وحدتی اللھم اجعل خلوتی ھذہ موجبۃ لمشاھدتک ووفقنی لما تحب وترضی اللھم انی اعوذ بک من سخطک واسألک رضاک اللھم جنبنی ان اعبد الھوی اللھم اکشف الغطاء عن عینی وارفع الغین عن قلبی حتی اشاھد جمال لا الٰہ الا اللہ پس دوگانہ ہاے مذکورین بگزارد و یک دوگانہ بروح مادر و پدر اگر وفات یافتہ باشند والا براے سلامتی ایشان بگزارد و چہار رکعت بیک سلام بنیت بگزارد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ پنجاہ بار سورہ اخلاص و پنجگان بار معوذتین تا در پناہ حق تعالے محفوظ ماند و پانصد بار یا فتاح بگوید بعدہ در ذکر نفی و اثبات بارادہ خاص الخاص یعنے لاموجود مشغول شود وگاہ بذکر اسم ذات با ملاحظہ ومفہوم ملاحظہ

پھر مصلی پر کھڑا ہو رو بقبلہ اکیس ۲۱ بار پڑھے انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین

پھر دو رکعت نماز اجلا اللہ تعالی پڑھے پہلی رکعت مین بعد الحمد کے آیۃ الکرسی اور دوسری مین الحمد کے بعد آمن الرسول آخر سورۃ تک بعد فراغ سجدہ مین جاکے اور یہ دعا پڑھے اللھم کن لی انیسا فی خلوتی ومعینا فی وحدتی اللھم اجعل خلوتی ھذہ موجبۃ لمشاھدتک ووفقنی لما تحب وترضی اللھم انی اعوذ بک من سخطک واسألک رضاک اللھم جنبنی ان اعبد الھوی اللھم اکشف الغطاء عن عینی وارفع الغین عن قلبی حتے اشاھد جمال

لا الٰہ الا اللہ

پھر دوگانہ جسکا ذکر ہوچکا ہے پڑھے اور ایک دوگانہ ماں باپ کی روح کو جو وفات پاگئے ہون پڑھے اور نہین تو اون کی سلامتی کے واسطے پڑھے اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے پچاس بار سورۂ اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے تاکہ خدا تعالے کی پناہ مین رہے اور پانسو بار یا فتاح کہے بعدہ ذکر نفی واثبات ساتھ ارادہ خاص الخاص یعنے لاموجود کے مشغول ہو اور کبھی ذکر اسم ذات کرے ساتھ ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور

ودو اسطہ مشغول ماند وچنانچہ یک لحظہ از ذکر نفی
واثبات خالی نماند بحدیکہ درحال وضو واکل
در تصور آن باشد بہتر موسی علیہ السلام بحضرت
عزت جل جلالہ مناجات کرد کہ الٰہی ہمہ اوقات
یاد کردن مے توانم مگر دو وقت یکی در پاخانہ
دوم درحالت جنابت فرمان شد۔ اذکرنی
فی کل حال یعنی یادکن مرا در ہر جائے پس
درین وقت ہم از تصور خالی نباشد کما قالت
عائشۃ رضی اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ
یعنی ذکر بر دو نوع است یکے بدل دوم
بزبان واول اعلے است وہمین مراد ست
بحدیث وقولہ تعالے اذکروا اللہ ذکرا
کثیرا وآن آن است کہ فراموش
نکند خدائے تعالی را در ہیچ جائے وبود مر نبی
را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیبے کامل
ازین دو نوع مگر درحالت جنابت مے دخول
خلا پس بدانستی کہ آن حضرت اقتصار
میکرد دران دو حال بنوع آنکہ نسبت
اثر دران در جنابت را یعنی
بدل یاد میکرد وہم
ازین جہت۔
وقتیکہ بیرون مے
آمدی از خلا
مے گفتی غفرانک پس حالت خلا ہمین۔

واسطے کے مشغول رہتے چنانچہ ایک لحظہ ذکر
نفی واثبات سے خالی نرہتے یہان تک کہ
وضو کے وقت اور کھانے کے وقت اس
کے تصور مین رہتے بہتر موسی علیہ السلام
نے حضرت عزت جل جلالہ مین مناجات کی
کہ الٰہی مین سب وقت تجھکو یاد کرسکتا ہون
مگر دو وقت ایک تو پاخانہ کے وقت اور ایک
جب غسل کی حاجت ہو حکم ہوا اذکرنی فی کل
حال یعنی مجھے یاد کر ہر حال مین تو اس وقت
بھی تصور سے خالی ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کان النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یذکر اللہ فی کل احیانہ
یعنی ذکر دو قسم ہے ایک دل سے دوسرا زبان سے
اور پہلا اعلی ہے اور حدیث شریف مین بھی اسی
سے مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے اذکروا
اللہ ذکرا کثیرا اور وہ یہ ہے کہ فراموش
نکرے خدا تعالے کو کسی جاے اور حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونون قسم
مین کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہونے
بیت الخلا کے سو جان لیا تم نے کہ اوس
وقت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک قسم پر اختصار کرتے تھے ایسی قسم پر جس
مین جنابت کو دخل ہی نہین یعنی ذکر دل اور
اسی سبب سے جب بیت الخلا سے باہر آتے
تو فرماتے غفرانک پس حالت خلا مین بھی

فکر وخیال شکستگی خود ویا کی حق تعالے
کافی ست واین عین ذکرست
بدانکه ذکر برای کشف قبور اوّل چون در مقبرہ
در آید دوگانه بروح آن بزرگوار ادا کند
اگر سورهٔ فتح یاد باشد در اول رکعت بخواند
و در دوم اخلاص والّا در هر دو رکعت پنج بار
اخلاص بخواند وبعدہ قبله را پشت داده
بنشیند ویکبار آیة الکرسی وبعضے سورہا که
در وقت زیارت می خوانند چنانچه سوره ملک
وغیر ذلک بعدہ قل گوید پس از فاتحه یازده
بار سوره اخلاص بخواند وختم کند وتکبیر گوید
وبعدہ هفت کرت طواف کند ودران
تکبیر بخواند وآغاز از راست بکند بعدہ طرف
پایان رخساره نهد وبیاید نزدیک روی
میت بنشیند بگوید یارب بست ویکبار
وبعدہ اوّل طرف آسمان بگوید یاروح در
دل ضرب کند یاروح الرّوح مادام که
انشراح یابد این ذکر بکند انشا الله تعالی کشف
قبور وکشف ارواح حاصل آید اما طریق ختم خواجگان چشت قدس الله
سرهم که از نقل او لاشیخ نظام الدین اولیا رسیده آنست که چون مهمی پیش آید
مریدان وضو کرده صف زده رو بقبله بنشینند اوّل ده مرتبه درود بخوانند
بعد از آن سیصد وشصت بار این آیه لا ملجأ ولا منجی من الله الا الیه بخوانند
پس از آن سیصد وشصت مرتبه سوره الم نشرح خوانند پس باز دعاء
مذکور سیصد وشصت بار بخوانند پس ده مرتبه درود خوانند ختم تمام
کنند وبر قدر شیرینی فاتحه بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند

فکر وخیال که شکستگی وافسردگی اپنی اور پاکی
حق تعالی کے کافی ہے اور یہہ عین ذکر ہے
ذکر کشف قبور جان کہ ذکر کشف
قبور کے واسطے اول جب قبر میں جائے
دوگانہ اس بزرگ کی روح کے واسطے پڑھے
اگر سورہ فتح یاد ہو پہلی رکعت میں پڑھے
اور دوسری میں سورہ اخلاص اور پھر
تو ہر رکعت میں پانچ پانچ بار اخلاص پڑھے
اور پھر قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھے اور
ایک بار آیۃ الکرسی اور بعضی سورتیں جو زیارت
کے وقت پڑھتے ہیں جیسے سورہ ملک وغیر ذلک بعد
قل کہے بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص
پڑھے اور ختم کرے اور تکبیر کہے بعد سات دفعہ
طواف کرے اور اسمیں تکبیر کہے اور شروع
دائیں طرف سے کرے پھر پاؤں کی طرف رخسارہ رکھے
اور نزدیک میت کے منہ کے بیٹھے اور کہے یارب
اکیس دفعہ بعدہ اول طرف آسمان کے کہے یاروح
اور دلمیں ضرب کرے یاروح الروح جب
تک کہ انشراح پائے یہہ ذکر کرے انشاء اللہ تعالی
کشف قبور وکشف ارواح حاصل ہوگا بیان
طریقہ سہروردیہ یہہ طریق ملک ہندوستان میں مخدوم
بہاؤالدین زکریا کی جہت سے شائع ہوا ہے اور
خراسان میں شیخ نجیب الدین بزغش کی جہت سے اور
فقیر کو دونوں شیخوں سے ارتباط ہے پس ارتباط
اس فقیر کو

ذکر برای کشف قبور

طریقه سهروردیه

دوم دعا از خدا تعالی سوال نماید بهمین طور هر روز بخوانده باشد انشا الله تعالی در ایام معدود مقصود حصول انجامد الطریقه سهروردیه در دیار هندوستان از جهت مخدوم بهاء الدین زکریا شائع شده وخراسان از جهت شیخ نجیب الدین بزغش واین فقیر را

بہر یکے ازین شجرہا ارتباط واقع است
پس ارتباط این فقیر با والد خود شیخ عبدالرحیم
قدس سرہ عن الشیخ عظمۃ اللہ الاکبرآبادی عن
ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالعزیز عن السید
عبدالوہاب البخاری عن السید صدرالدین
راجو قتال عن اخیہ السید جلال الدین مخدوم
جہانیان عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن
ابیہ الشیخ صدرالدین عن ابیہ الشیخ
بہاؤالدین زکریا عن شیخ الشیوخ شہاب الدین
عمر سہروردی و ایضاً این فقیر خرقہ از دست
شیخ ابوطاہر مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن
الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالوہاب
الشعراوی وہو لبسہا من ید شیخ الاسلام
زکریا بن محمد الانصاری وارخی لہ العذبۃ
بلباسہ لہا من ید الشہاب احمد من الفقیہ علی
بن محمد الدمیاطی الشہیر بالزلبانی بلباسہ لہا
من ید الزین بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب
الوصایا القدسیہ بلباسہ لہا من ید الشیخ
نورالدین عبدالرحمن المصری بلباسہ لہا من
ید الشیخ جمال الدین یوسف الکورانی بلباسہ لہا
من الشیخین حسام الدین الشمشیری و نجم الدین
الاصفہانی بلباسہما عن الشیخ نورالدین عبدالصمد
النطنزی بلباسہ لہا عن الشیخ نجیب الدین
علی بن بزغش بلباسہ لہا ←

اپنے والد شیخ عبدالرحیم قدس سرہ سے اون کو
شیخ عظمت اللہ اکبرابادی سے اُن کو اپنے
والد سے اُنکے دادا شیخ عبدالعزیز سے اُن کو
سید عبدالوہاب بخاری سے ان کو سید صدرالدین
راجو قتال سے انکو انکے بھائی سید جلال الدین مخدوم جہانیان سے انکو
شیخ رکن الدین ابوالفتح سے انکو انکے والد شیخ صدرالدین سے انکو انکے والد
شیخ بہاؤالدین زکریا سے انکو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی
سے اور ایضاً اس فقیر نے خرقہ شیخ ابوطاہر مدنی کے
ہاتھ سے پہنا ہے اونہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی
سے اونہوں نے شیخ احمد شناوی سے انہوں نے
نے اپنے والد اُن کے دادا شیخ عبدالوہاب شعراوی
سے اور انہوں نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ
الاسلام زکریا بن محمد الصاری کے وارخی لہ
العذبۃ بلباسہ لہا شہاب احمد کے ہاتھ
سے فقیہ علی بن محمد دمیاطی عرف زلبانی سے
انہوں نے ہاتھ سے ابوبکر بن محمد خوافی صاحب
وصایا القدسیہ کے اُنہوں نے ہاتھ سے شیخ
نورالدین عبدالرحمن مصری سے اُنہوں نے
شیخ جمال الدین یوسف کورانی کے
اونہوں نے شیخ حسام الدین شمشیری
اور نجم الدین اصفہانی کے بسبب تہنے
شیخ نورالدین عبدالصمد نطنزی سے
اونہوں نے شیخ نجیب الدین علی بن
بزغش سے
اُنہوں نے

من المعارف بالله الشیخ شہاب الدین عمر السہروردی روّح الله روحه وارواحهم ورحمنا بهم فقد حصل لها وجه ثالث فی الخرقة السہروردیة والله اعلم والشیخ عارف بالله الشیخ شہاب الدین عمر السہروردی له جہتان احدٰہما انه لبس الخرقة عن عمه القاضی وجیه الدین عمر بن محمد المعروف بعمویه بلباسه لها من والده المعمر محمد عمویه بن عبد الله سعد ومن الشیخ اخی فرج الزنجانی بدا احدهما مشارکة للاٰخر بلباس ابیه من الشیخ احمد الاسود الدینوری بلباسه من الممشاد الدینوری وبلباس اخو الفرج الزنجانی لها عن ابی العباس النہاوندی بلباسه من ابی عبد الله محمد بن خفیف الشیرازی بلباسه من ابی محمد رؤیم بن احمد البغدادی بلباسهما عنی ممشاد ورویم من سید الطائفة ابی القاسم الجنید البغدادی والثانیة انه اخذ التلقین عن عمه ابی نجیب السہروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن الشیخ ابی بکر النساج عن الشیخ ابی القاسم الکرکانی عن الشیخ ابی العثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن ابی علی الرودباری عن ابی القاسم الجنید البغدادی فی النفحات نقلا عن الفرغانی شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی نسبت خرقه را تا ابو القاسم جنید بیش اثبات نکرده است

عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی روح اللہ روحہ وارواحہم ورحمنا بہم پس تحقیق حاصل ہوئی خرقہ سہروردیہ کی تیسری وجہ واللہ اعلم اور شیخ عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے لیئے دو جہتیں ہیں ایک تو اوتھوں نے پہنا خرقہ سلپنے چچا قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرف عمویہ سے اوتھوں نے سلپنے والد معمر محمد عمویہ بن عبد اللہ سعد سے اور شیخ اخی فرج زنجانی دونوں کے ہاتھ مشارکت ہیں اوتھوں نے اپنے والد شیخ احمد اسود دینوری سے اوتھوں نے ممشاد دینوری سے اور اخو الفرج زنجانی سے اوتھوں نے ابو العباس نہاوندی سے اوتھوں نے ابو عبد اللہ محمد بن خفیف شیرازی سے اوتھوں نے ابو محمد رویم بن احمد بغدادی سے اور ممشاد اور رویم نے سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی سے اور دوسری جہت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی یہ ہے کہ اوتھوں نے تلقین پائی سلپنے چچا ابو نجیب سہروردی سے اوتھوں نے شیخ احمد غزالی سے اوتھوں نے شیخ ابو بکر نساج سے اوتھوں نے شیخ ابو القاسم گرگانی سے اوتھوں نے شیخ ابو عثمان مغربی سے اوتھوں نے ابو علی کاتب سے اوتھوں نے ابو علی رودباری سے اوتھوں نے ابو القاسم جنید بغدادی سے نفحات میں فرغانی سے نقل ہے کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی نے نسبت خرقہ ابو القاسم جنید تک کی ہی آگے نہیں کی

و از جنید تا مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصحبت نسبت دادہ است نہ بخرقہ اما شیخ مجد الدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررہ آوردہ ست کہ نسبت خرقہ ما متصل ست بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث درست متصل مفیض انتہے اقول والحق ما قالہ السہروردی واین فقیر اوراد واشغال واعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کردہ ضمن عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاہر عن ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی عن احمد القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد الوہاب الشعراوی عن الزین زکریا عن الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی عن التقی سلیمان بن حمزۃ المقدسی عن الشیخ القدوۃ الشیخ شہاب الدین عمر السہروردی در ضمن وصایا سے قدسیہ رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذکور الی شیخ زین الدین۔ دمیاط بکسر الدال المہملۃ وقیل بکسر الذال المعجمۃ وسکون المیم وتخفیف التحتیۃ بلد مشہور۔ کوران بضم الکاف العجمیۃ قبیلۃ من الاکراد۔ قطنزی بفتحے نون و طا ے مہملۃ

اور جنید سے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک صحبت سے نسبت دی ہے خرقہ سے نہین دی مگر شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البررہ مین لکھا ہے کہ نسبت خرقہ متصل ہے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست متصل مفیض سے انتہی مین کہتا ہون حق وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے اور اس فقیر نے درود وظیفہ وشغل واعمال طریقہ سہروردیہ کے اخذ کیے ضمن مین عوارف المعارف کے شیخ ابو طاہر سے اونھون نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے اونھون نے احمد قشاشی سے اونھون نے احمد شناوی سے اونھون نے اپنے والد اون کے دادا سے شیخ عبد الوہاب شعراوی سے اونھون نے زین زکریا سے اونھون نے حافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی سے اونھون نے ابو الحسن بن ابو المجد دمشقی سے اونھون نے تقی سلیمان بن حمزہ مقدسی سے اونھون نے شیخ پیشوا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اور وصایا قدسیہ کے ضمن مین رسالہ شیخ زین خوافی کا سند مذکور سے شیخ زین الدین تک دمیاط بکسر دال مہملہ اور بعضون نے کہا ذال معجمہ اور سکون میم اور تخفیف یای تحتیہ ایک شہر مشہور ہے گوران بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کردون مین سے۔ قطنزی بفتح نون وطاے مہملہ

وسکون نون وکسر زاے معجمہ نبرغش بضم باے موحدہ وسکون زاے معجمہ وضم غین معجمہ وشین معجمہ بضم عین مہملہ وضم میم مشددہ وسکون واو وتشدید یای تحتیہ کذا قال ملا عبد الغفور وفیہ نظر بل الظاہر تخفیف الیاء التحتیہ مثل اہویہ وبدویہ وغیرہا اخی فرج بفتح فا وفتح راء مہملہ وجیم زنجانی بفتح زای معجمہ وسکون نون وفتح جیم والف ونون مکسورہ ویای نسبت ونفحات ابو العباس نہاوندی را شاگرد جعفر خلدی گفتہ است وَوی شاگرد جنید بغدادی است خلد بضم الخاء محلہ ببغداد قال الشیخ زین الدین الخوافی فی کتاب الوصایا القدسی ومنہا انہم یوزعون الاوقات ویصرفون کل وقت بما ہو اللائق بہ فاذا اطلع الصبح الصادق ینبغی ان یجددوا الشہادۃ ویقولوا اللہم انی اصبحت اشہدک واشہد حملۃ عرشک وملائکتک وانبیائک ورسلک وجمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری واصبحت مرتہنا بعملی فلا فقیر

وسکون وکسر زای معجمہ نبرغش بضم بای موحدہ وسکون زای معجمہ وضم غین معجمہ وشین معجمہ عمویہ بضم عین مہملہ وضم میم مشددہ وسکون واو وتشدید یای تحتیہ ایسا کہا ہے ملا عبد الغفور نے اور اس میں کلام ہے بلکہ ظاہر تخفیف یای تحتیہ کے ہی مانند راہویہ وبدویہ وغیرہا کے اخی فرج بفتح فا وفتح راء مہملہ وجیم زنجانی بفتح زای معجمہ وسکون نون وفتح جیم والف ونون مکسورہ ویای نسبت اور نفحات میں ابو العباس نہاوندی کو شاگرد جعفر خلدی کا لکھا ہے اور وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہیں خلد بضم خای معجمہ ایک محلہ ہی بغداد میں کہا ہے شیخ زین الدین خوافی نے کتاب وصایا قدسی میں ومنہا العصم یعنی وہ اپنی اوقات کو ضبط کرتے ہیں اور صرف کرتے ہیں ہر وقت اپنا جو اس وقت کے لائق ہو تو صبح صادق طلوع ہوتی ہے چاہیے کہ تجدید کریں شہادت کی اور کہیں اللہم انی اصبحت اشہدک واشہد حملۃ عرشک وملائکتک وانبیائک ورسلک وجمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری واصبحت مرتہنا بعملی فلا فقیر

سلسلہ اس دعا کا ترجمہ صفحہ ۱۰۵ پر لکھا ہے وہاں دیکھو ۱۲

افقرمنی اللهم لاتشمت بی عدوی
ولاتسؤلی صدیقی ولا تجعل مصیبتی
فی دینی ودنیائی ولا تجعل الدنیا اکبرهمی
ولا مبلغ علمی ولاتسلط علیّ من لا یرحمنی
اللّٰهمّ صلّ علی محمد وعلی اٰل محمد وسلّم
ثم یقول اللهم ما اصبح بی من نعمة
او باحد من خلقك فمنك وحدك
لاشریك لك فلك الحمد ولك الشکر
ثلاث مرّات ثم یقول اللهم لك الحمد
حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد
حمدا خالدا مع خلودك ولك
الحمد حمدا لا منتهی له بعد علمك
ولك الحمد حمدا لا منتهی له
دون مشیئتك ولك الحمد حمدا لا اجزاء
لقائله الا رضاك ولك الحمد طرفة عند
کل عین وتنفس کل نفس ولك الحمد حمدا
یوافی نعمك ویکافی مزیدك ثم یقولوا
سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضاء نفسه
وزنة عرشه ومداد کلماته ما تیسروان وجدوا
فرصة یقولوا سبحان الله وبحمده اضعاف
ما سبحه وسبحه جمیع خلقه وکما یحب
ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجه ربنا
وعز جلاله ولا اله الا الله اضعاف ما هلّله و
هلّله جمیع خلقه وکما یحب ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجه
ربنا وعز جلاله لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم اضعاف

افقرمنی اللهم لاتشمت بی عدوی ولا تسؤلی
صدیقی ولا تجعل مصیبتی فی دینی ودنیائی
ولا تجعل الدنیا اکبرهمی ولا مبلغ علمی ولاتسلط
علیّ من لا یرحمنی اللهم صل علی محمد وعلی
اٰل محمد وسلم پھر کہے اللهم ما اصبح بی من
نعمة او باحد من خلقك فمنك وحدك لاشریك
لك فلك الحمد ولك الشکر تین مرتبہ کہو پھر کہیں
اللّٰهمّ لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك
الحمد حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا
لا منتهی له بعد علمك ولك الحمد حمدا لا منتهی
له دون مشیئتك ولك الحمد حمدا لا اجزاء لقائله
الا رضاك ولك الحمد طرفة عند کل عین وتنفس
کل نفس ولك الحمد حمدا یوافی النعم ویکافی مزیدك
پھر کہے سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضاء
نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته جسقدر میسر ہو کہے
جو فرصت ملے کہے سبحان الله وبحمده اضعاف ما سبحه
وسبحه جمیع خلقه وکما یحب ربنا ویرضی وکما
ینبغی لکرم وجه ربنا وعز جلاله والحمد لله اضعاف
ما حمده وحمده جمیع خلقه وکما یحب ربنا ویرضی
وکما ینبغی لکرم وجه ربنا وعز جلاله ولا اله الا
الله اضعاف ما هلّله وهلّله جمیع خلقه وکما یحب
ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجه
ربنا وعز جلاله ولا حول ولا قوة
الا بالله العلی العظیم اضعاف ما مجده ومجده
جمیع خلقه وکما یحب

ربنا ویرضی
وکما ینبغی لکرم وجہ ربنا وعز جلالہ ثم
یصلوا سنۃ صلوۃ الصبح رکعتین یقرء
فی الاولی بعد الفاتحۃ قل یا ایھا الکافرون
وفی الثانیۃ قل ھو اللہ ثم یقولوا سبحان اللہ
وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ
مائۃ مرۃ او ما تیسر ثم یصلی علی النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ما تیسر ثم یقرء الدعاء
الماثور بین السنۃ والفرض اللھم انی اسئلک
رحمۃ من عندک تھدی بھا قلبی
وتجمع بھا امری وتلم بھا شعثی
وتصلح بھا دینی وتقضی بھا دینی وتحفظ بھا غائبی
وترفع بھا شاھدی وتبیض بھا وجھی وتزکی بھا
عملی وتلھمنی بھا رشدی وترد بھا الفتی وتعصمنی
بھا من کل سوء ذکرہ فی العوارف ثم
یصلی الفرض بالجماعۃ ثم یقرء اورادا التی
یتضمن الفوائد الکلیۃ معروفۃ محفوظۃ للفقراء
ویتعلم منھم ثم یقرء حزب المعھود ثم یشتغل بذکر
لا الہ الا اللہ علی الوجہ الذی تلقن وکما قیل لہ
بان حرف الذکر تاخذ بجمیع مخارج الحروف و
یقول بھمۃ قویۃ بطا طارا سہ الی فوق
سرتہ ویخرج لا الہ من ذالک الموضع

. . . .

ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجہ ربنا وعز
جلالہ پھر پڑھیں دو رکعت سنت نماز صبح
کی پہلے رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا
الکفرون اور دوسری میں قل ھو اللہ پھر
کہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
وبحمدہ استغفر اللہ ایکسو دفعہ یا جسقدر ہو سکے
پھر درود پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر جسقدر ہو سکے پھر پڑھیں دعائے
ماثورہ درمیان سنت وفرض کے اللھم
انی اسئلک رحمۃ من عندک تھدی بھا
قلبی وتجمع بھا امری وتلم بھا شعثی وتصلح بھا
دینی وتقضی بھا دینی وتحفظ بھا غائبی وترفع
بھا شاھدی وتبیض بھا وجھی وتزکی بھا عملی
وتلھمنی بھا رشدی وترد بھا الفتی وتعصمنی بھا
من کل سوء اسکو عوارف میں ذکر کیا ہے
پھر فرض جماعت سے
پڑھے پھر ورد ایسے پڑھے جنمیں فایدے
ہوں کلیہ اور وہ مشہور ہیں اور فقرا کو یاد
ہیں اونسے سیکھلے پھر پڑھے حزب معمولی پھر
مشغول لا الہ الا اللہ کے ذکر سے جس
طرح تلقین کیا ہے اور جیسا کہدیا ہے
اوس سے کہ حروف ذکر کے مخرجوں سے
حرفوں کے نکالے اور خوب ہمت سے
کہے سر کو جھکائے اوپر ناف کے اور
وہانسے لا الہ نکالے۔

وهو محل ظهور النفس فاذا الا اله الى المنكب الايمن ناظرا لقلبه الى كبرياء الله وعظمته لتصفو النفس ويميل راسه الى الجانب الايسر ويضرب الا الله بالشد القوى على القلب اللحمى الصنوبرى الشكل المودع فى الجانب الايسر تحت الثدى الايسر بجنب عظمة الصدر بحيث توثر فى القلب وتصل حرارت نار الذكر الى القلب وتذوب الشحمة التى فوق القلب ولها رائحة مخصوصة عند الاحتراق والذوبان وتتبع تلك النار نور فالذكر نار ونور نار لا تحلى ونوره يجلى فاذا اثر ناره ونوره فى جو القلب فى الدم الغليظ الذى فى وسط القلب وهو منبع الحيوة الحيوانية ومنه تجرى انهار الدماء فى الشرائين الى الاعضاء تصرف فى البخار اللطيف الذى يركب الدم السارى فى الاعضاء وذلك البخار هو الروح الحيوانى وهو النفس الانسانية التى هى مركب الروح الانسانى فاذا تصرف الذكر فى ذلك البخار فقد تصرف فى النفس والنفس سارية فى جميع البدن . . .

اور وہی جگہہ ہے ظہور نفس کی کھینچکر لائے لا الہ کو دائین مونڈھے تک نظر کرتا ہوا ولیے اللہ کی کبریا و عظمت کو تاکہ صاف ہوے نفس اور میل دے سر کو بائین طرف اور الا اللہ کی ضرب خوب شدت سے قلب لحمی صنوبری پر کہ بائین طرف بائین پستان کے نیچے سینہ کے برابر ہے لگائے ایسی حیثیت سے کہ قلب مین اثر ہو اور وہ ذکر کے آگ کی حرارت قلب کو پہنچے اور پگھلجائے چربی جو دل پر ہے اور اوسکی ایک خاص بو ہے جلنے کے وقت اور پگھلنے کے وقت اور اس اگ کے نیچے نور ہے تو ذکر کیے لئے نار بہی ہے نور بہی ہے اوسکی نار خالی کردیتی ہے اور اوس کا نور آراستہ کردیتا ہے توجب اثر ہوتا ہے نار اور نور کا قلب کے درمیان بیچ گاڑھے خون کے جو وسط قلب مین ہے اور وہ منبع ہے حیات حیوانیہ کا اور وہین سے جاری ہین نہرین خون کی شرائین مین سب اعضا کی طرف تو وہ نار تصرف کرتی ہے بخار لطیف مین جو مرکب کرتا ہے خون سرایت کرنیوالیکو اعضا مین اور وہ بخار ہے روح حیوانی ہے اور اور وہی نفس انسانیہ ہے جو مرکب ہے روح انسانی کا پس جسوقت تصرف کیا ذکر نے اوس بخار مین تو بیشک تصرف کیا نفس مین اور نفس سارے بدن مین سرایت

فيتحلل اعضاء البدن بتاثير الذكر
وتتاثر النفس بنار الذكر ونوره وكما
قلنا ان ناره تخلي ونوره تحلي
يتبدل ظلمات النفس بالانوار وتزول
عنها الاخلاق المذموم ويتحلى
بالاخلاق المحمودة فيتخلص القلب
من ظلمات النفس ويزداد القلب
نورا على نور فيستعد بفيضان
انوار صفات الربّ تعالى
وعلى قدر الملازمة تظهر
النتيجه وسيجيء مزيد بيان الذكر
وانواره واحوال تقلبات القلب
وآثار تغيراته ان شاء الله تعالى
وينبغي ان يحضر النفس على
القلب ويجعل هاء الا الله دائرة
يطبقها على دائرة القلب بالقوة و
يكون جانب الاثبات اكثر ملاحظة
من جانب النفي وينوي المبتدي
بكلمة لا اله الّا اللّٰه لا معبود
غير الله والمتوسط ينوي لا مطلوب
ولا مرادا ولا مقصود الّا الله
واذا وجد في القلب محبة مخلوق
ممن ليس وساطة بينه وبين الله تعالى
ينوي لا محبوب الّا الله وينبغي ان يكون صادقا
في المعاني الثلاثة في النفي والاثبات

کیے ہوئے ہے پس تحلیل ہوتے ہیں اعضاء بدن
کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے
نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے
کہا ہے کہ اس کی نار خالی کرتی ہے اور اس
کا نور آراستہ کرتا ہے بدل جاتی ہیں نفس
کی ظلمتیں انوار سے اور بری عادتیں زایل
ہوجاتی ہیں اور آراستہ ہوجاتا ہے اچھے
اخلاق سے تو خلاص ہوجاتا ہے قلب ظلمات
نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور
پس مستعد ہوجاتا ہے فیضان انوار کا صفات
الٰہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا
ہے اور قریب آئیگا زیادہ بیان ذکر کا اور
اس کے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات
کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہیے کہ حاضر کرے نفس
یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اللہ کے ہا کو
ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا
ہوجائے قوت سے اور اثبات کی جانب
ملاحظہ زیادہ ہو نفی کی جانب کے ملاحظہ سے
اور نیت کرے مبتدی کلمہ لا الہ الا اللہ سے
لا معبود غیر اللہ اور متوسط نیت کرے
لا مطلوب یا لا مرادا یا لا مقصود الا اللہ اور
جس وقت اپنے دل میں مخلوق کی محبت پائے
جو اللہ اور اسکے درمیان میں واسطہ ہو تو
نیت کرے لا محبوب الا اللہ اور چاہیے کہ سچا
ہو تینوں معنی میں بیچ نفی اور اثبات کے

تخلص بهمته نفسه من المتعلقات
بالكائنات والميل الى المشتهيات و
المستلذات التى هى المعبودات الباطلة
ومن الميل الى الكشوفات الكونية والكرامات
العيانية فلا طائل تحتها ويطلب الحق
وحده وينزه طلبه من المزج بهوى
النفس فان الميل الى الكشوفات الكونية
والكرامات من جملة هوس النفس
وهواها ومن التفت اليها وكان مقصده
ومطمح نظره فى ذكره ذلك فهو مندرج
فيما بين الممكورين بل ان وقعت بلا طلبه
يخاف عليه من الاستدراج قال بعض
الكبار اذا دخل شخص سالك فى بستان
وقال طيور اشجار ذلك البستان بالسنتهم
السلام عليك يا ولى الله فان لم يفطن
انه مكر به فقد مكر به وهو لم يشعر
وجميع المرشدين نفروا المريدين من
الميل الى الكرامات العيانية وقالوا انها
حيض الرجال ثم اذا تنور القلب بانوار الوحدانية
المودعة فى ملازمة ذكر لا اله الا الله وانعكست
تلك الانوار على صفحات الكائنات
من جميع الاقطار يرى الذاكر ان هذه
الوجودات ما كانت حقيقة وانما
هى مجازية ممكنة غير واجبة ويشاهد
الوجود للحق الواجب الازلى الابدى

خالص کرے اپنی ہمت سے اپنے نفس کو متعلقات
دنیا سے اور مشتہیات اور مستلذات سے بچے کہ
یہی ہیں معبود باطل اور رغبت نہ کرے کشف
وکرامات کی طرف حق کو طلب کرے تنہا اور
پاک کرے طلب کو ہوائے نفس سے کیونکہ
کشف وکرامات بھی نفس کی ہوا اور خواہش
کی قسم سے ہیں اور جس نے ان کی طرف التفات
کیا اور اسکو مد نظر ذکر میں اور اوسکا مقصد ذکر کے
بھی ہو تو وہ مکورین میں درج ہے بلکہ اگر واقع
ہو بلا طلب اُسکے تو اس پر استدراج کا خوف
ہے بعضے بزرگوں نے کہا ہے کہ سالک جب
باغ میں جائے اور درختوں کے پرندہ اوس باغ
میں اپنی زبان میں کہیں کہ السلام علیک یا ولی اللہ
تو اگر وہ نجانے کہ یہ مکر ہے تو تحقیق یہ اُس کے
ساتھ مکر ہے اور اوسے شعور نہیں اور سب مرشد
مریدونکو نفرت دلاتے رہے ہیں کرامات عیانیہ
کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مردوں کا
حیض ہے پھر جب منور ہو جاتا ہے قلب انوار
وحدانیت سے جو امانت ہے ملازمت ذکر میں
لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہیں
انوار مخلوقات پر سب طرف سے تو
دیکھتا ہے ذاکر کہ وجودات جو یہ ہیں ان کی
حقیقت نہیں یہ سب مجازیہ ممکنہ غیر
واجبہ ہیں اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق
کا جو واجب ازلی ابدی ہے۔ تو

ثم بہ یقول لا الہ الا اللہ وینوی لا
موجود الا اللہ ای الوجود الحقیقی لا یزال
یکرر لا الہ الا اللہ بہذا المعنی حتی یضمحل
جمیع ظلمات الکائنات فی نظر شہودہ و
یظہر نور التوحید وہہنا مزال الاقدام
تتبین من بعد ان شاء اللہ تعالی وبعض الذاکرین
فہموا من قول المشائخ بحصر النفس علی القلب
لوصول اثر حرارۃ النفس الی القلب ان لا یتنفس
الذاکر ویضبط نفسہ حتی بعضہم یعدون ذلک الانفاس
فقد توہموا ذالک ولیس المراد من حصر
النفس ما توہموا بل ذالک صفۃ الہنود
من الجوکیۃ المرتاضین ولہم فیہا مقاصد
دنیویۃ فیجتنب السالک من ذالک ویفعل
ما قلنا ویخلی النفس بروح ویخلی بلا اعتداد
بہ ثم المبتدی لا یقدر علی ملاحظۃ
معنی الاحسان مع ملاحظۃ معنی الذکر
فیخطر بالبال اولا معنی الذکر ویکرر
علی قلبہ مرارا حتی اذا اثر معنی الذکر
فی القلب ثم بلاحظۃ معنی الاحسان
یذکر کانہ یراہ ثم اذا برق بارق
من سحاب الکرم ولمع من ضیاء شمس
الغیب یتوجہ بسرہ للمشاہدۃ
من غیر تحدیق النظر الیہ بل بطرق
اجلالا وتعظیما ونعم ما قال بعض
المشاہدین من سیاقہ فاذا بدا

اس حال مین کہے لا الہ الا اللہ اور نیت
کرے لا موجود الا اللہ یعنے وجود حقیقی
ہمیشہ تکرار کرے لا الہ الا اللہ کی اسی معنے
سے یہانتک کہ مضمحل ہو جائے سب ظلمات
کائنات کے اوس کی نظر شہود مین اور ظاہر
ہو نور توحید کا اور یہان پاؤن پھسلنے
کی جا ہے سو انشاء اللہ بعد مین بیان
ہوگی اور بعض ذاکرین یہہ سمجھے ہین مشائخ
کے اس قول سے کہ حصر نفس کرے
قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے
قلب کے طرف کہ ذاکر سانس نہ لے اور
سانس کو ضبط کرے یہانتک کہ بعضے
گنتے ہین سانس کتنے ضبط ہوئے
سو یہہ اونکو وہم ہوا ہے حصر نفس سے یہہ مراد نہین
جو اونکو وہم ہوا بلکہ یہہ تو ہندو جوگیون کا کام
جو ریاضت کرتے ہین اونکی اسمین دنیا کی مقصد
ہین سالک کو چاہئے اس سے احتراز کرے اور
وہی کرے جو ہمنے کہا ہے اور سانس کو چھوڑ دے
راحت مین اور شمار نکرے پھر مبتدی قدرت نہین
رکہتا کہ ملاحظہ کرے معنے احسان کے ساتھہ
ملاحظہ معنے ذکر کے پس خیال کرے دلمین اول
معنے ذکر کے اور اوسے بار بار دلمین گذارے یہانتک
کہ جب اثر کر جاے معنے ذکر کے قلب مین تو اوس وقت ملاحظہ
کرے معنی احسان کے ذکر کرے کانہ یراہ پھر جب
چمکے بجلی ابر کرم سے اور آفتاب غیب کی شعاعین ہون

اطرقتہ جل لہ من اجلالہ فذکرہ فی
ذالک الوقت المشاھدۃ وقد قال
سبحانہ اذا رأیتنی فلا تذکرنی واذا لم
ترنی فلا تفارق اسمی ولم یکن ھذا المقام
مقام بسط ھذہ المعنی وکانت موعودۃ
لما یجیٔ بعد انشاءاللہ تعالیٰ ولکن الکلام
یجر الکلام ثم اذا ذکر ذکرا کثیرا وارتفعت
الشمس قدر رمح او رمحین وحصل لہ الکلال
ترک الذکر فیراقب المذکور ویلاحظہ
اولا نظرہ تعالی اللہ عن جمیع جوانب ذرات
وجودہ ویجعل ذاتہ محاطا بنظرہ تعالے
فانہ فی الجہتہ واللہ سبحانہ منزہ عن
الجہتہ فلا یمکن لہ ان یتوجہ الی جہتہ
ما ولکن اذا لاحظ نظرہ تعالے الیہ
عن جمیع جوانبہ یصغر وجودہ و
کلما یصغر وجودہ یبقیہ ذالک النظر
وھو یفر الی جوارہ حتی لا یبقی لہ مفرا
وان الی ربک یومئذ مستقر ثم
اذا ارتفعت الجسمیتہ وتلاشت
الجہات یلاحظہ۔۔ :

. . . .

اوسوقت متوجہ ہو اپنی سر سے واسطے
مشاہدہ کے سوا خوب طرح دیکہنے کی بلکہ
سر جہکا دے واسطے بزرگی اور تعظیم کے
اور کیا خوب کہا ہے بعضے مشاہدہ کرنیوالون نے
کہ مین اوسکا مشتاق تہا جب وہ ظاہر ہوا مین نے
سر جہکا لیا اوسکے جلال سے اوسکی تعظیم کے
واسطے اور تحقیق کہا ہے اللہ تعالے نے
جب تو مجہے دیکہے تو مرا ذکر نکر اور جب نہ دیکہے
تو میری نام سے جدا نہو اور یہ مقام ان باتونکے
ذکر کا نہ تہا انکا تو وعدہ ہی آگے بیان کرنے کا
انشاءاللہ لیکن بات مین بات نکل آتی ہے پہر جب او
ذکر بہت کیا اور آفتاب بلند ہوا بقدر ایک نیزہ کے
یا دو نیزہ کے اور اسکو ماندگی ہوئی تو ترک کرے ذکر کو
اور مراقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظ کرے پہلے اللہ
تعالے کی نظر اپنی طرف اپنے وجود کے ذرہ ذرہ کیطرف
اور اپنے تئین اللہ تعالے کی نظر مین احاطہ کئے ہوئے
جانے کیونکہ یہ جہت مین ہی اور اللہ تعالی جہت سے منزہ ہے
تو ممکن نہین کہ متوجہ ہو کسیطرف لیکن جب ملاحظ کریگا نظر
اللہ تعالی کی اوسکی طرف سب جانب سے صغیر معلوم ہوگا
وجود اپنا اور جب صغیر معلوم ہوا اپنا وجود پیچہے ہوگی
اوسکی وہ نظر اور وہ بہاگے گا اوسکی وجود کیطرف یہانتک
کہ اوسکی واسطے باقی نہین رہیگا کوئی ٹہکانا بہاگنے کا
وان الی ربک یومئذ المستقر پہر جب اوٹہ
جائینگے جسمیت اور نابود ہو جائینگی
ہوجائینگے جہتین تو ملاحظہ کرے گا

قرب الصفات ولا یحتاج الی التکلفات
فعوالم الارواح منزہۃ عن الجہات
فیدرك قربہ تعالی بالمعنی والصفۃ
ثم یترقی الی ما فوق ذلك ثم اذا تحرك
الخواطر یدعو بہذہ الدعاء
اللهم انی اعوذ بك من تفرقۃ القلب
اللهم اجعلنی فارغ القلب مجموع الہم
بحیث لا یخطر فی قلبی سواك فحفظہ
منہم ثم یصلی رکعتی الاشراق یقرأ فی الاولی
بعد الفاتحۃ الله نور السموات والارض الی
بکل شیء علیم وفی الثانیۃ اذن الله ان ترفع
الی بغیر حساب ثم یذکر مرات ویدعو
ثم یشتغل بقرءۃ القرآن بالتامل والالحاظ
والترتیل والاحتفاظ کانہ یقرع علی الله او
کان الله یتکلم معہ حاضر القلب داعیا
مصغیا متادبا متخشعا ویقرأ مقدار
حزب او حزبین ولا یکون فی قید الاکثار
بل فی قید الاتعاظ والاعتبار فرب
قاری القرآن والقرآن
یلعنہ لانہ لا یصحح الحروف
ولا یراعی الوقوف
ولا یتعظ بمواعظ
ولا یتفکر
فی امثالہ
وزواجرہ

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں
ہے کیں اور عالم ارواح منزہ ہیں جہتوں سے
تو ادراک کریگا قرب اللہ تعالی کا ساتھ معنے
اور صفت کے پھر ترقی کریگا اس کے اوپر کی
طرف پھر جب حرکت کرینگے خطرے یہ دعا پڑھے
اللهم انی اعوذ بك من تفرقۃ القلب اللهم
اجعلنی فارغ القلب مجموع الهم بحیث
لا یخطر فی قلبی سواك پھر پڑھے نماز
اشراق دو رکعت پہلی میں الحمد کے بعد
الله نور السموات والارض بکل شیء علیم
تک اور دوسری میں اذن الله ان ترفع بغیر
حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعا کرے
پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے فکر
کے ساتھ اور لحاظ رکھنے کے ساتھ اور
ترتیل کے ساتھ اور حفاظت وادب کے
ساتھ اس طور کہ گویا اللہ تعالے کے آگے
پڑھ رہا ہے یا اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کرکے
دعا کرتا ہوا اور سنتا ہوا اور ادب کرتا ہوا اور
خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سپارہ
یا دو سپارہ کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال نہ
کرے بلکہ نصیحت و عبرت کا خیال رکھے کیونکہ بہت
قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے
ہیں اور قرآن انکو لعنت کرتا ہے اسلئے کہ وہ حروف
صحیح نہیں کرتے اور وقوف کی رعایت نہیں کرتے ہیں اور نہ
نصیحت پکڑتے ہیں اور نہ اسکی مثلوں میں اور زجروں میں

ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلوة الضحى ركعتين او اربعا يقرأ فيها بعد الفاتحة والضحى والم نشرح وفي الاربع اياهما والسورتين قبلهما والشمس والليل ويقتصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجا اليه للتعليم بخلص النية وتخلص من شوائب النفس ويعلم الله من العلوم التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجا اليه وان كان ذكيا قابلا لاستخراج من الكتاب والسنة من الاصطلاحات ايضا قدر ما يحتاج اليه لا الفضول ولا الزوائد مما يفتخر به على الاقران ويتقرب به الى السلطان نعوذ بالله من الخذلان والخسران ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي تقدمت وبالوصف الذي ذكر وراعى الادب كما ذكرنا نام قيلولة عونا على قيام الليل فاذا استيقظ قام وتوضأ وصلى ركعتين شكرا لله تعالى ويشتغل بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا زالت يصلي اربع ركعات تطوعا بسلام واحد شافعيا كان او حنفيا كذا صلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ فيهما بعد الفاتحة ما تيسر له حزبا او اكثر او اقل وان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل ركعة ثلاث مرات آية الكرسي ثم يصلي

فکر کرتے ہیں پھر جب تلاوت سے فارغ ہو نماز چاشت پڑھے دو یا چار رکعتیں ان مین الحمد کے بعد والضحی والم نشرح پڑھے اور جو چار پڑھے تو اور دو سورتین جو اون سے پہلے ہین والشمس اور واللیل پڑھے الحمد کے بعد اور اسقدر پر بس کرے جو لوگ اوس سے حاجت رکھتے ہون علم پڑھنے کی نیت خالص کرے اور نفس کی آسودگیون سے پاک ہو اور اللہ کے واسطے پڑھاوے وہ علم جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور جو ہوشیار قابل کہ قرآن و حدیث سے اصطلاحیں نکالے تو جسقدر کی حاجت ہو اور فضول اور زواید ہو کہ اپنے ہمسرون پر فخر کرے اور اوس سے بادشاہ کا تقرب حاصل کرے نعوذ باللہ من الخذلان والخسران پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اوس نیت سے اور اوس وصف سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو سو رہے قیلولہ کرے کہ رات کے جاگنے کی مدد ملے پھر جب جاگے اوٹھے اور وضو کرے اور دو رکعتین شکر اللہ کی پڑھے اور ذکر سے مشغول ہو یہان تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب زائل ہو چار رکعتین نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طور پڑھے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون مین پڑھے بعد فاتحہ کے جسقدر ہو سکے ایک سیپارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ نہ ہو تو ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد تین دفعہ آیۃ الکرسی پھر پڑھے

سنة الظهر اربعا ثم يصلي الفرض
بالجماعة ثم يصلي السنة ركعتين ثم
يصلي ركعتين اخريين ثم اذا كان له هم
معيشي او مطالعة او كتابة يشتغل به
الى العصر ثم يصلي سنة العصر اربع
ركعات ثم يصلي الفرض مع الجماعة
ثم يقرأ الحزب المخصوص من الاذكار ثم
يشتغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى وقت
الغروب وان فرغ والشمس بعد ما غربت
يشتغل بالتسبيح والاستغفار ثم يصلي
المغرب بالجماعة ويصلي ركعتي السنة
ثم يصلي ركعتين لبقاء الايمان يقرء
في كل منهما بعد الفاتحة اية الكرسي
مرة وقل هو الله احد والمعوذتين
كل واحدة مرة ثم اذا سلم يصلي على
النبي صلى الله عليه وآله وسلم عشر
مرات ثم يدعو بهذا الدعاء ثلث مرات اللهم
اني استودعك ديني فاحفظه علي في
حيوتي وعند وفاتي وبعد مماتي ليثبته
الله تعالى على الايمان ويامنه من النزاع
والخذلان كذا افادنا شيخنا قدس الله
سره ثم اذا كان طالب العلم يشتغل
فيما بين العشائين بالمطالعة او التكرار
ولا يتكلم في هذا الوقت فان الكلام فيه
يكدر القلب ويذهب نضارة الوقت

چار سنت ظہر کی - پھر فرض جماعت کے ساتھ
پھر دو رکعتین سنت پڑھے - پھر دو رکعتین
نفل پڑھے - پھر جو اوس کو کاروبار معاش
کا ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو یا کتابت کرنی ہو
اوس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک پھر چار
سنتین عصر کی پڑھے - پھر فرض پڑھے جماعت
سے - پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار مین سے پڑھے
پھر مشغول ہو ذکر لا الہ الا اللہ سے جیسے ہم ذکر کر
چکے ہین غروب آفتاب تک اور جو پہلے فارغ
ہو جاوے تو مشغول ہو تسبیح و استغفار سے پھر
مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتین پڑھے پھر دو
رکعتین بقاے ایمان کے واسطے پڑھے الحمد
کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک دفعہ دونون مین اور
قل ہو اللہ اور معوذتین بھی ایک ایک دفعہ دونو
رکعتون مین پھر سلام پھیر کر دس بار درود شریف
پھر دعا مانگے تین بار یہ دعا مانگے اللہم انی
استودعک دینی فاحفظہ علی فی حیوتی و
عند وفاتی و بعد مماتی تاکہ ثابت رکھے اوس کے
تئین اللہ تعالی اوپر ایمان کے اور امن مین رکھے
جانکنی اور عذاب و رسوائی سے ایسا ہی افادہ
فرمایا ہے ہمکو ہمارے پیر قدس اللہ سرہ نے پھر جب
کہ طالب علم ہو تو مطالعہ مین مشغول ہو مغرب
سے عشا تک یا تکرار علم مین اور کلام نہ کرے
اسوقت مین کہ اسوقت مین بات کرنے سے قلب
مکدر ہوتا ہے اور تر و تازگی وقت کی جاتی رہتی ہے

فلا يصفو الى اخر الليل وكذا فيما بعد العشاء
الأخر لا يتكلم البتة الا اذا عرض عارض
شرعي فذالك لا يضره اذا كان مقتصرا على
قدر الحاجة وان لم يكن طالب العلم
فالاولى له الاشتغال بذكر لا اله الا الله
على الوصف الذى تعلم فان الذكر في هذا
الوقت يصفي قلبه عما طرء عليه من
امور الطبيعة في النهار فيتهيأ بالصفاء
للحضور في ما يعمل بالليل ثم يصلي سنة
العشاء اربعا ثم يصلي الفرض بالجماعة
ثم يصلي اربعا للسنة وان شاء ركعتين
ثم اذا عاد الى منزله يصلي اربع ركعات
بسلام واحد يقرء بعد الفاتحة في
الاولى اية الكرسي وفي الثانية امن الرسول
الى اخره وفي الثالثة اول سورة الحديد الى
عليم بذات الصدور وفي الرابعة اخر
سورة الحشر من لو انزلنا ثم يشتغل
بالذكر ويراعي الوظيفة على ما تشاهد
اعني يقرء سورة الفاتحة ثلاث مرات
ثم يشتغل بالذكر مع الفقراء ان كانوا
والا وحده ثم اذا وجد قلبه الحظ و
مل النفس يراقب المذكور ثم اذا تحركت
الخواطر يدعو الدعاء المذكور ويشتغل
بالصلوة على النبي صلى الله
عليه واله وسلم مائة مرة ثم يصلي

تو صاف نہیں ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور
اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ باتیں کرے مگر
شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں
اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم نہ ہو تو اسکو
بھی اولی ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو
اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اسوقت ذکر قلب
تو صاف کرتا ہے امور طبیعتہ سے جو دن میں
گذرے ہیں تو آمادہ ہو جایگا صفا کے ساتھ واسطے
حضور کے جو عمل شب کو کریگا پھر چار سنتیں عشا
کی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے پھر چار
سنتیں اور چاہے دو سنتیں پھر جب اپنے
مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام
سے الحمد کے بعد پہلی میں آیۃ الکرسی اور دوسری
میں آمن الرسول آخر سورہ تک اور تیسری میں
اول سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک
اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کا لو انزلنا سے
پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت رکھے وظیفہ کے
جیسا مشاہدہ کیا ہے یعنی سورہ فاتحہ تین بار
پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقرا کے
جو ہوں تو نہیں تو اکیلا ذکر کرے پھر جسوقت
اسکا قلب حظ پائے اور نفس ملول ہو مراقبہ مذکور کرے
پھر جب خطرے حرکت کریں تو وہی دعا پڑھے۔
جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ایک سو مرتبہ
درود شریف پڑھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم پر پھر درود شریف پڑھے۔

على جبرئيل وميكائيل واسرافيل
وعزرائيل وحملة العرش والملائكة
المقربين وعلى جميع الانبياء و
المرسلين ثلث مرات على ما رأى
في مجالس الفقراء ثم يستغفر الله سبعين
مرة بلاحظ في الاستغفار تراته وغفلاته
اليومية او السابقة ثم يدعو ويقرأ شيئا
من القران بوالديه ثم لشيخه ولاستاذه
ثم لاصحابه واخوانه ويروح ارواح المؤمنين
والمؤمنات تكبيرة ثم يصلي على
النبي صلى الله عليه واله وسلم على
ما يرى من الفقراء ثم اذا كان طالب العلم
وكان الفصل شيئا يشتغل بالمطالعة
الى غلبة النوم وان كان سالكا يشتغل
بذكر لا اله الا الله الى غلبة النوم فاذا
غلبت النوم لا يدافعه لان لانه يضره
في تهجده بنا مرتبة العون على العبادة
ولا يقاع حق النفس حاضرا بقلبه ناظرا
الى نظر الله تعالى اليه مستحييا منه
ان يمد رجليه بين يديه عاجلا
نفسه كانها تموت مسلما روحه الى الله
تعالى ممتثلا امره تعالى قم
الليل الا قليلا ويقرأ اية الكرسي وامن
الرسول واخر سورة الكهف من ان
الذين امنوا وعملوا الصالحات.

جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل حاملین
عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیا و مرسلین
پر تین مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسون مین فقرا
کے پھر ستر دفعہ استغفار پڑھے اور خیال کرے
اپنی سستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر دعا
مانگے اور کچھ پڑھے قرآن شریف مین سے
والدین اور پیر و استاد اور اپنے یارون اور
بھائیون کے واسطے اور سب مومنین اور
مومنات کے روح کو بخشے ثواب تکبیر اور درود
شریف پڑھے جیسے دیکھا ہے فقرا سے پھر جو ہو
طالب علم نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو
سالک ہو تو ذکر لا الہ الا اللہ سے مشغول ہو
نیند کے غلبہ تک اور جب غلبہ کرے نیند تو اوسکو
دفع نکرے۔ نہین تو تہجد کو ضرر کرے گی۔ سو
سے نیت کر کے عبادت پر مدد کی اور نفس کے
حق ادا کرنے کے حاضر ہو دل سے اور اللہ
تعالی کی نظر کر نیکو دیکھتا ہو اور اوس سے
شرماتا ہو کہ اوس کے سامنے پانون پھیلاتا ہے
ایسی صورت سے جیسے مرتا ہے اور روح
کو اللہ کو سونپتا ہے اوس کا حکم بجا لاتا
ہے کہ قم اللیل الا قلیلا
اور پڑھے آیۃ الکرسی اور
آمن الرسول اور آخر سورہ
کہف ان الذین آمنوا و عملوا
الصالحات سے

ويتشهد ويقول باسمك اللهم وضعت
جنبي وبك ارفعه اللهم قني عذابك يوم
تجمع عبادك ويكون في همته ان يقوم
ويقول اللهم ايقظني في احب الاوقات
اليك واشغلني بطاعتك فيه فاذا نبهه
الله تعالى ينبغي ان يقوم ويذكر الله تعالى
ويقول الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا
ورد الينا ارواحنا واليه البعث والنشور
ويسبح الله تعالى ويستغفره ويتوضأ ويصلي
ركعتين ثم ينظر الوقت فان كان يجد
يرى فضل الله تعالى ومنته عليه ان
ايقظه في وقت يقدر على استيفاء حق
التهجد فليبتدئ بالتهجد يصلي ركعتين
باية الكرسي وامن الرسول ثم يسبح مرارا
ويذكر مرارا ويصلي على النبي صلى الله عليه
وآله وسلم ثم يصلي ركعتين طويلتين
يقرأ فيهما سورتي السجدة والدخان ثم يصلي
اخريين بسورة يس وانا فتحنا وسورة
الزمر وسورة الحديد واي سورة شاء
ثم يصلي اخريين بسورة الملك والمزمل ثم يصلي
اخريين بسورة طه تماما او بعضا ثم يوتر بسبح اسم
وقل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد ويجمع
في دعاء القنوت بين قول الحنفية والشافعية
ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وآله وسلم ثم
يشتغل بالذكر على ما تعلم الى السحر الاولى

اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے باسمک
اللھم وضعت جنبی وبک ارفعہ اللھم
قنی عذابک یوم تجمع عبادک اور اس
کے ارادہ میں ہو کہ اٹھیگا اور کہے اللھم
ایقظنی فی احب الاوقات الیک
واشغلنی بطاعتک فیہ پھر جب اسکو
بیدار کرے اللہ تعالی تو چاہیے کہ کھڑا ہو جاوے
اور اللہ کا ذکر کرے اور کہے الحمد للہ الذی
احیانا بعد ما اماتنا ورد الینا ارواحنا
والیہ البعث والنشور - اور سبحان اللہ
کہے اور استغفار پڑھے - اور وضو کرے اور دو
رکعتین پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر ایسا وقت
ہے کہ تہجد ادا کر سکتا ہے تو شروع کرے تہجد
دو رکعتین پڑھے ایۃ الکرسی اور امن الرسول
کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی دفعہ اور
ذکر کرے کتنی بارا اور درود شریف پڑھے پھر
دو رکعتین پڑھے بڑی دونوں میں سورہ سجدہ
اور سورہ دخان پڑھے پھر دو اور پڑھے سورہ
یس اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید
یا جون سی سورہ چاہے پھر اور دو رکعتین پڑھے
سورہ ملک اور مزمل پھر اور دو رکعت میں سورہ
طہ تمام یا کسی قدر پھر وتر پڑھے سبح اسم اور قل
یا ایھا الکافرون وقل ہو اللہ اور جمع کرے دعا
قنوت میں حنفیہ و شافعیہ کا قول پھر درود شریف
پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو جو جانتا ہے اول سحر تک

اور پھر تو ہماری روحیں بعث اور نشور اسی کی طرف ہے -

وهو السدس الباقي من الليل ثم يستغفر
الله لنفسه ولوالديه ولجميع المؤمنين و
المؤمنات والمسلمين والمسلمات والاحياءُ
منهم والاموات فيكون مؤديا بهذا
الاستغفار جميع حقوق المؤمنين و
المؤمنات ثم اذا قرب الصبح يدعو بدعوات
يليق باصحاب المحبة وارباب الهمم
العليّة فان ذلك الوقت وقت خاص
يستجاب فيه الدعوات فيدعو ما يلهمه
الله تعالى بمقتضى مقامه ويحترز طالب
الحق في الادعية عن الطلبات الدنية بل
والدعاء لامتثال امره اذ قال ادعوني
استجب لكم وللتمكن واظهار الذلة و
الافتقار اذ قال بمقتضى كرمه وجوده
على لسان نبيه صلى الله عليه وآله وسلم
من لم يسأل الله من فضله غضب
عليه والا فكرمه ولطفه كاف وجوده
وغناه واف اوجدنا ولم نك شيئًا
واسبغ علينا نعمه ظاهرة و
باطنة من غير استحقاق ولا سابقة
خدمته وطاعته فهو
الان يمن علينا وفي الاتي
يمن علينا انشاء الله تعالى
بفضله وكرمه
ولكن

اور وہ چھٹا حصہ شب کا باقی ہے پھر مغفرت
چاہے اللہ سے اپنے لئے اور اپنے والدین
اور جمیع مومنین ومومنات کے اور مسلمین و
مسلمات زندہ اور اموات کے واسطے تو ادا
ہوجاتے ہیں اس استغفار سے جمیع حقوق مومنین
ومومنات کے پھر جب صبح قریب ہو تو دعا
کا ایسے جو لائق ہے اصحاب محبت اور عالی
ہمتوں کے کیونکہ یہ وقت وقت خاص دعا
کے قبول کے واسطے ہے تو دعا کرے وہ جو
اللہ کی طرف سے الہام ہو موافق اپنے مقام
کے اور طالب حق کو چاہیے کہ دعائیں بچے ایسے
ایسی دعاؤں سے جو کمینہ ہیں بلکہ اور دعا امر
کے فرمان بجالانے کے واسطے ہے کہ اوسنے
فرمایا ہے ادعونی استجب لکم اور واسطے
تمکن اور اپنی ذلت ومحتاجی ظاہر کرنے کو کیونکہ
اوس نے اپنے کرم وبخشش کی راہ سے کہا ہے
اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان
مبارک پر جو اللہ سے نہ سوال کرے اس شخص
سے خدا غضبناک ہوتا ہے اور نہیں تو اس کا لطف
وکرم کافی ہے۔ اور اس کی بخشش وغنا وافی ہے
ہم کو ہست کردیا حالانکہ ہم کچھ بھی نہ تھے اور ہم پر
بڑی نعمتیں ظاہر وباطن کی فراخ کیں۔ ہمارا کچھ
استحقاق نہ تھا نہ کوئی سابقہ خدمت وعبادت کا
اب بھی اسکا ہم پر احسان ہے اور آئندہ بھی
انشاء اللہ تعالی بفضلہ وکرمہ۔ لیکن چاہیے کہ

مقتضی حکمته ان یتعبد بالطاعات وعبادات واذکار وادعیة واستغفار لیزیدنا بفضله من فضله ومن ظهر علیه اسرار صفاته الازلیة الابدیة عرف ان الامور التی وقعت وتقع فی فی جمیع الکائنات والاوامر والنواهی التی صدرت فی التعبدات هی مقتضیات الصفات الثابتة للذات ازلا وابدا فلا یطلب الحجة والبرهان واظهر التسلیم والاذعان یصل ان شاء الله تعالی الی مراتب کمال الایمان والاحسان والعرفان ثم اذا طلع الصبح الصادق یفعل ویقول ما تقدم ذکره والحمد لله علی التوفیق اما طریقۂ کبرویہ شعب بسیار ست شہرۂ آنہا امروز در ترکستان وکشمیر وغیر آن شعبہ امیر سید علی ہمدانی است وفی نادر ترین آنہا خرقہ کبرویہ است از جہت خواجہ نقشبند لبس هذا الفقیر الخرقة من الشیخ ابی طاهر وهو لبسها من ابیه بلباسه من الشیخ احمد القشاشی بلباسه لها من الشیخ احمد الشناوی بلباسه لها من ابیه من جده لابیه بلباسه لها من الشیخ عبد الوهاب الشعراوی بلباسه لها من شیخ الاسلام زین الدین زکریا بلباسه لها من الشمس محمد بن عمر الواسطی

حکمت کا مقتضا ہے کہ اس کی طاعات وعبادات کریں اور ذکر اور دعائیں اور استغفار تاکہ ہمکو زیادہ کرے اپنے فضل سے اور جس پر ظاہر ہوئے اسرار اوس کی صفات ازلیہ ابدیہ کے وہ پہچانتا ہے کہ جو امور واقع ہوئے اور ہوتے ہیں اور ہوں گے تمام کائنات میں اور جو جو امر اور نہی صادر ہوئے عبادت میں وہ مقتضا ہے اوس کی صفات کا جو اوس کی ذات کے واسطے ہیں ازلاً اور ابداً تو وہ حجت وبرہان نہیں طلب کرتا اور تسلیم و یقین ظاہر کرتا ہے انشاء اللہ مراتب کمال ایمان واحسان وعرفان کو پہنچیگا پھر جب صبح صادق ہوا کرے اور کہے وہ جسکا ذکر ہو چکا ہے کرتا رہے الحمد للہ علی التوفیق اور طریقہ کبرویہ کے شعبے بہت ہیں اون میں بہت مشہور۔ ترکستان وکشمیر وغیرہ میں امیر سید علی ہمدانی کا شعبہ ہے اور بہت نادر ان کا خرقہ کبرویہ ہے خواجہ نقشبند کی جہت سے اس فقیر نے یہ خرقہ پہنا ہے شیخ ابو طاہر کے ہاتھ سے اور اونھوں نے اپنے باپ سے اونھوں نے شیخ احمد قشاشی سے اونھوں نے شیخ احمد شناوی سے اونھوں نے اپنے والد کے ہاتھ سے اونھوں نے ان کے دادا شیخ عبد الوہاب شعراوی سے اونھوں نے شیخ الاسلام زین الدین زکریا سے اونھوں نے شمس محمد بن عمر واسطے سے

وهو من ابی العباس احمد الزاهد وهو
من الشهاب الدمشقی وهو من عبد الرحمٰن
الشرقی وهو من احمد الرودباری وهو من
رضی الدین علی بن سعید الغزنوی المعروف
بلالا وهو من المجد البغدادی وهو من
الشیخ نجم الدین الکبری وایضا لبسها الشیخ
ابو طاهر من ابیه الشیخ ابراهیم الکردی
من القشاشی من الشناوی من السید
غضنفر بن جعفر النهروانی نزیل مدینة
المشرفة من الشیخ تاج الدین عبد الرحمٰن
بن مسعود الکاذرونی عن الحافظ نور الدین
احمد الطاؤسی قال لبستها تبرکا من المحقق
الشریف السید علی الجرجانی وهو من خواجه
علاؤ الدین العطار السمرقندی وهو من خواجه
بهاؤ الدین محمد المشهور بنقشبند وهو من
الشیخ سلطان الدین وهو من الشیخ احمد
مولانا وهو من الشیخ باباکمال الحیدری
وهو من الشیخ المقتدی نجم الدین الکبری
وایضا اخذ هذا الفقیر الطریقة ولبس الخرقة
عن ابیه الشیخ عبد الرحیم عن السید
عبد الله عن الشیخ آدم البنوری عن الشیخ
احمد السرهندی عن الشیخ یعقوب الصرفی
الکشمیری عن الشیخ حسین الخوارزمی
عن الشیخ حاجی محمد بن صدیق الخبوشانی
عن الشیخ شاه علی بیدا وازے

اونھون نے ابو العباس احمد زاہد سے اور اونھون
نے شہاب دمشقی سے اونھون نے عبد الرحمٰن
شرقی سے اونھون نے احمد رودباری سے
اونھون نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی سے
جو لالا مشہور ہین اونھون نے محمد بغدادی سے
اونھون نے شیخ نجم الدین کبری سے اور نیز
شیخ ابو طاہر نے پہنا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
سے اونھون نے قشاشی سے اونھون نے
شناوی سے اونھون نے سید غضنفر بن جعفر نہروانی
نزیل مدینہ مشرفہ سے اونھون نے شیخ تاج الدین
عبد الرحمٰن بن مسعود گاذرونی سے اونھون نے
حافظ نور الدین احمد طاؤسی سے کہا پہنا مین نے
تبرکا محقق شریف سید علی جرجانی سے اونھون نے
خواجہ علاؤ الدین عطار سمرقندی سے اونھون نے
خواجہ بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے اونھون نے
شیخ سلطان الدین سے اونھون نے شیخ احمد مولانا
سے اونھون نے شیخ باباکمال حیدری سے اونھون
نے شیخ مقتدا نجم الدین کبری اور نیز اس فقیر نے یہ
طریق حاصل کیا۔ اور خرقہ پہنا اپنے والد شیخ عبد الرحیم
سے اونھون نے سید عبد اللہ سے اونھون نے
شیخ آدم بنوری سے اونھون نے شیخ احمد سرہندی
سے اونھون نے شیخ یعقوب صرفی کشمیری
سے اونھون نے شیخ حسین خوارزمی سے
اونھون نے شیخ حسین خوارزمی سے اونھون نے
شیخ حاجی محمد صدیق خبوشانی سے اونھون نے

عن الشیخ رشید الدین محمد بیداوازی عن
السید عبد اللہ برزش آبادی عن الشیخ اسحق
الختلانی عن الامیر سید علی الھمدانی ثم
الامیر السید علی الھمدانی اخذ الطریقۃ عن
الشیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ المزدقانی
والشیخ تقی الدین علی الدوستی السمنانی کلاھما
عن الشیخ علاء الدولۃ احمد بن محمد السمنانی عن
الشیخ نور الدین عبد الرحمن الکسرفنی
الاسفرائی عن الشیخ جمال الدین احمد
الجوزفانی عن الشیخ رضی الدین علی لالا
عن الشیخ نجم الدین الکبری ثم الشیخ
المقتدی نجم الحق والدین ابو الجناب
احمد بن عمر بن محمد الخوارزمی الخیوقی المعروف
بالکبری الموصوف بشیخ ولی تراش لہ
جھتان احدھما انہ صحب ولبس الخرقۃ
تبرکا واخذ الطریقۃ عن الشیخ عمار بن یاسر
عن الشیخ ابی النجیب عبد القاھر بن عبد اللہ
السہروردی عن ابیہ عن عمہ عمر بن محمد
عن ابیہ محمد بن عویہ عن احمد بن الیسار
عن ممشاد الدینوری عن ابی القاسم الجنید بسند
المذکور والثانیۃ انہ صحب ولبس خرقۃ
الاصل واخذ الطریقۃ عن الشیخ اسمعیل القصری وھو
من الشیخ محمد بن مالکیل وھو المعروف بخادم الفقراء
وھو من الشیخ ابی العباس بن
ادریس وھو

اونھوں نے شیخ رشید الدین بیداوانی سے
اونھوں نے سید عبد اللہ برزش آبادی سے
اونھوں نے شیخ اسحاق ختلانی سے اونھوں
نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی ہمدانی
نے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ
مزدقانی سے اور شیخ تقی الدین علی دوستی سمنانی
سے۔ اور ان دونوں نے شیخ علاؤ الدولہ احمد بن
محمد سمنانی سے اونھوں نے شیخ نور الدین عبد الرحمن
کسرفنی اسفرائی سے اونھوں نے شیخ جمال الدین
احمد جوزفانی سے اونھوں نے شیخ رضی الدین لالا سے
اونھوں نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ مقتدا
نجم الحق والدین ابو الجناب احمد بن عمر بن محمد خوارزمی
خیوقی معروف کبری مشہور شیخ ولی تراش کو
دو جہتوں سے ہے۔ ایک تو اونھوں نے صحبت
پائی اور خرقہ پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ عمار بن
یاسر سے اونھوں نے شیخ ابو نجیب عبد القاہر بن
عبد اللہ سہروردی سے اونھوں نے اپنے والد
اُن کے چچا عمر ابن محمد سے اونھوں نے اپنے والد
محمد بن عویہ سے اونھوں نے احمد بن یسار سے
اونھوں نے ممشاد دینوری سے اونھوں نے ابو القاسم
جنید سے ساتھہ سند مذکور کے اور دوسری جہت یہ کہ
اونہوں نے صحبت پائی اور اصل خرقہ پہنا اور طریقہ حاصل
کیا شیخ اسمعیل قصری سے اونہوں نے محمد بن مالکیل سے اونہوں نے
شیخ داؤد بن محمد عرف خادم الفقرا سے اور اونھوں نے
الشیخ ابو العباس بن ادریس سے اور اونھوں نے

من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و
ھو من الشیخ ابی یعقوب النہرجوری وھو
من الشیخ ابی یعقوب السوسی وھو من
الشیخ عبد الواحد بن زید وھو من الشیخ
کمیل بن زیاد وھو من سیدنا علی رضی
اللہ عنہ وقدس اللہ اسرارھم ورحمنا
بہم آمین طاؤسی بسند ابی طاؤس
التابعی المشہور کسرفنی بفتح کاف
وکسر سین مہملہ وفا ونون معرب
جوریان بضم جیم وسکون واؤ ورائی
مہملہ و یائی عجمیہ ابوالجناب بفتح جیم و
تشدید نون و باء موحدہ خیوقی بکسر
خاء معجمہ وسکون یاء تحتیہ و فتح واو
وکسر قاف قصری بفتح قاف وسکون
صاد مہملہ وکسر رائی مہملہ شیخ نجم الدین
کبری خرقہ اصل از دست شیخ اسمٰعیل
قصری پوشیدہ است مراد بخرقہ اصل آنستا
کہ نہ از جہت تبرک بودہ باشد محمد
بن مالکیل بسکون لام وکسر کاف وسکون
یاء مثناۃ تحتیہ کاتب حروف گوید بعض
مانکیل بجای لام یافتہ میشود نہرجوری بفتح
نون وسکون ہا و فتح راء مہملہ وضم جیم و
سکون واو وکسر راء مہملہ و یاء تحتیہ سوسی بواو
میان دو سین مہملہ اول مضموم وثانی مکسور
منسوب بسوس شہریست بمغرب —

شیخ ابو القاسم بن رمضان سے - اور انہون
نے شیخ ابو یعقوب نہرجوری سے اور انہون
نے شیخ ابو یعقوب سوسی سے اور انہون نے
شیخ عبد الواحد بن زید سے اور انہون نے شیخ
کمیل بن زیاد سے اور انہون نے سیدنا علی
رضی اللہ تعالی عنہ وقدس اللہ اسرارہم ورحمنا
بہم آمین طاؤسی نسبت طاؤس تابعی مشہور
ہین کسرفنی بفتح کاف وکسر سین مہملہ وفا ونون
ہے - جوریان بضم جیم وسکون واو و رائے
مہملہ و یائے عجمیہ ہے - ابوالجناب بفتح جیم وتشدید
نون و بائے موحدہ ہے - خیوقی بکسر خائے
معجمہ وسکون یای تحتیہ وفتح وکسر قاف
ہے قصری بفتح قاف وسکون صاد مہملہ وکسر
رائے مہملہ ہے شیخ نجم الدین کبرا نے خرقہ
اصل شیخ اسماعیل قصری کے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک کی
جہت سے ہنو محمد بن مالکیل بسکون
لام وکسر کاف وسکون یائے مثناۃ تحتیہ و
لام ہے - کاتب حروف کہتا ہے بعضے نسخون
مین مانکیل یعنی نون بجای لام اول کے لکھا ہوا
ہے - نہرجوری بفتح نون وسکون ہا وفتح
رائے مہملہ وضم جیم وسکون واو وکسر رائے
مہملہ و یائے تحتیہ ہے سوسی بواو میان دو
سین مہملہ اول مضموم وثانی مکسور نسبت
ہے سوس سے کہ ایک شہر ہے مغرب مین

یا شہرے سوس نام کہ در وے قبر دانیال پیغمبر است شیخ مجد الدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررہ آوردہ است کہ نسبت خرقہا متصل است بپیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث درست متصل مستفیض وفرمودہ است کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید۔ امیر المومنین علی را کرم اللہ وجہہ و تمام این سلسلہ را ذکر کردہ است قلت والمحققون من اہل الحدیث ینکرون ہذا الاتصال من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذلک فلم یزالوا ینسبونہ الی القاسم الجنید البغدادی ومن فی طبقتہ واللہ اعلم انبانی السید الوالد اجازۃ قال انبانی الشیخ عظمۃ اللہ الاکبرابادی اجازۃ عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز الدہلوی انہ قال منقول است از حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ کہ کیفیت اوراد و اوقات سلسلہ کامل المحقق الصمدانی علی الثانی امیر سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز آنست کہ چون سپیدی صبح صادق بدمد دو رکعت نماز سنت بامداد بگزارد وچون سلام بدہد این تسبیح را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ

نقل است از آنحضرت کہ در منشیات خود نوشتہ اند کہ در انوقت کہ بسراندیپ بزیارت قدم گاہ

یا وہ شہر سوس نام کہ جسمین قبر ہے دانیال پیغمبر کی شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البررہ مین لکھا ہے کہ خرقون کی نسبت متصل ہے پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست متصل مستفیض سے اور فرمایا ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس سلسلہ کا ذکر کیا ہے مین کہتا ہون اور محققین اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اس کے ہمیشہ نسبت اس کو کرتے ہین ابو القاسم جنید بغدادی تک اور جو انکے طبقہ مین ہین واللہ اعلم۔ خبر دی مجھکو حضرت والد نے اجازۃ کی کہا خبر دی مجھکو شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی نے اجازۃ کی اپنے والد انکے دادا شیخ عبد العزیز دہلوی سے کہ اونہون نے فرمایا کہ منقول ہے حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ سے کہ کیفیت اوراد اور اوقات کے سلسلہ کامل محقق صمدانی علی ثانی امیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز کی یہ ہے کہ جب صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز سنت فجر پڑھے جب سلام پھیرے اس تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ

نقل ہے اُن حضرت سے کہ اپنے منشیات مین لکھا ہے کہ جب مین سراندیپ مین واسطے زیارت قدم گاہ

آدم صفی رفتم چون یک آن نیز ملکاه رسیدم سحرگاه واقعہ عظیم شد کہ جمع کثیر از مشایخ کبار عدیدین این درویش آمدند و یکے ازان جملہ شیخ نجم الدین کبری بود قدس سرہ العزیز در الحالت از شیخ سوال کردم از اذکار کدام فاضل ترست کہ بمواظبت آن قربت بندہ بحق میسر شود شیخ فرمود کہ در جملہ اخبار وارده و احادیث صحیحہ نظر کردم آن عظمتے کہ درین تسبیح یافتم در ہیچکدام نیافتم چون بخود باز آمدم این حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاطر آمد کہ کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن وھما سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشیخ محی الدین بن العربی قدس سرہ در فتوحات آوردہ است کہ ہر کہ بامداد صد بار این تسبیح بگوید ویرا ہیچ گناہ نماند و این از وصایای مشایخ ست کہ ہر کہ مداومت نماید برکت و صفائی آنرا مشاہدہ خواہد کرد چون صد بار بخواند

ایضًا این دعا را کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت می کند کہ میان سنت و فریضۂ بامداد بخواند

اللھم انی اسئلک رحمۃ تا آخر بخواند بعدہ فریضہ نماز بامداد بگذارد چون سلام دہد باوراد فتحیہ خواندن مشغول شود

آدم صفی علیہ السلام گیا جب نزدیک مقام گاہ کی ہوا صبح کو دن عظیم یعنی خواب دیکھا کہ بہت سے مشایخ کبار اس درویش کے دیکھنے کو آئے ہیں انمین ایک شیخ نجم الدین کبری بھی تھے قدس سرہ العزیز میں نے اس حال مین شیخ سے سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل ہے کہ اوسپر مواظبت کرنے سے بندہ کو حق تعالی کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ سب اخبار وارده اور صحیح حدیثون کو مینے غور سے دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح مین پائی کسی مین نہ پائی جب مین ہشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کہ - کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن وھما سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ سچے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات مکیہ مین لکھا ہے کہ جو کوئی ایک سو دفعہ صبح کو یہ تسبیح پڑھے اوسکا کوئی گناہ نہ رہے اور یہہ مشایخ کے وصایا مین سے ہے کہ جو کوئی آیہ سو دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا

ایضًا اس دعا کو جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ صبح کی سنتون اور فرضون کے درمیان پڑھے اللھم انی اسئلک رحمۃ آخر تک پڑھکر پھر فرض صبح کے پڑھے جب سلام پھیرا اوراد فتحیہ پڑھنے مین مشغول ہو

که از تبرکات انفاس ہزار و چہار صد ولی کامل
جمع شده است وفتح ہر یک ازان در کلمه بوده
است ہر که از سر حضور ملازمت نماید برکت
و صفائی آن مشاہده خواہد نمود و از ولایت
ہزار و چہار صد ولی نصیب یابد والله ولی
التوفیق اکنون اگر فضایل و خواص این اوراد
گفته شود بتطویل انجامد چرا که آن حضرت در مدت
عمر خود معمورهٔ عالم را سه نوبت سیر کرده اند و ہزار و چہار صد ولی
کامل یافته اند و چہار صد را از ایشان در یک مجلس سلطان
محمد خدای بنده دیده اند و از ہر ولی در وقت
وداع دعای و رقعه التماس نموده اند و آن
رقعها را بر جامه خود مرقع کرده اند و آن ادعیه
و اذکار را که بے اختیار بر زبان ایشان جاری
مے شد جمع ساخته اند این اوراد شده است منقول از
ہمان حضرت که چون دوازدهم بار بزیارت
کعبه رفتم بمسجد اقصی رسیدم حضرت رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم را واقعه دیدم که بجانب
این درویش می آیند برخاستم پیش رفتم و سلام
بگفتم از آستین مبارک خود جزوی بیرون
آوردند و این درویش را فرمودند که خذ هذه
الفتحیة یعنی بگیر این فتحیه را چون
از دست مبارک حضرت رسول الله صلی
الله علیه و آله وسلم گرفتم و نظر کردم ہمین
اوراد بودند بدین اشارت اوراد فتحیه
نام کرده شد

کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کی کلام سے جمع
ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان مین سے ایک کلمہ
مین ہوئی ہی جو حضور کے ساتھ اپنے پر لازم کر
لے اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا اور
ایکہزار چار سو ولی کی ولایت سے حصہ پائیگا واللہ
ولی التوفیق اب اگر فضایل اور خواص اس اوراد کے
بیان کئے جائین تو بہت طول ہو جائے اس واسطے
کہ آن حضرت نے اپنی ساری عمر مین معمورہ عالم
کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور چودہ سو ولی کامل سے
ملے ہین اور ان مین سے چار سو کو ایک مجلس مین
سلطان محمد خدای بندہ کے نے دیکھا ہے اور ہر ولی
سے رخصت کے وقت دعا اور رقعہ کی التماس کی ہے
اور ان رقعونکو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہی اور ان دعاؤنکو اور ذکرونکو
جو بے اختیار انکی زبان پر جاری ہوتے تھے جمع کیا ہی یہ اوراد
ہو گیا ہی منقول ہے اونہین حضرت سے کہ جب
بارہوین ۱۲ دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد
اقصی مین پہنچا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ اس درویش
کی طرف تشریف لاتے ہین مین اوٹھا
اور آگے گیا اور سلام کیا آپنے اپنی آستین
مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے
فرمایا کہ خذ هذه الفتحیة یعنے اس فتحیہ کو لے
جب مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم کے دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو
یہی اوراد تھے اس اشارہ سے انکا فتحیہ نام رکھا گیا

گزشتم و نظر کردم ہمین اوراد بود بدین اشارت اوراد فتحیہ نام کردہ شد واللہ الہادی الی صراط مستقیم۔ تذکرۃ الاوراد الفتحیۃ بتمامہا و وجدت بخط سیدی الوالد قدس سرہ ختم میر سید علی ہمدانی اول نیم شب خیزد و وضو تازہ کند و دو رکعت نفل ادا نماید و در ہر رکعتے بعد فاتحہ پانزدہ بار سورۂ اخلاص بعد از سلام ہزار بار بگوید بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد ازان ہزار بار بخواند یا خفی الالطاف ادرکنی بلطفک الخفی بعدہ ہزار بار و یکبار یا بدوح بخواند و سر بگریبان فرو بردہ مراقبہ کند بہ بیند از عالم غیب چہ چیز مشاہدہ میشود بعد از فراغ دوگانہ بثواب امیر سید علی ہمدانی بخواند انتہی ؎

فصل

اما طریقہ مدینیہ را شعب بسیار است و اشہر آنہا در مغرب شعبہ مغاربہ ہست و در حضر موت شعبہ عیدروسیہ است از جہت سید عبداللہ عیدروس کبیر و این فقیر را ارتباط ہر یکے واقع شد اخذ کردم این طریق را از شیخ ابو طاہر عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد النخلی و الشیخ عبداللہ بن سالم البصری عن الشیخ عیسی المغربی عن شیخہ سعید بن ابراہیم الجزائری المفتی الشہیر بقدورہ عن الشیخ المحقق سعید بن المصری عن الولی الکامل احمد محی الوہرانی عن شیخ الاسلام العارف باللہ سیدی ابراہیم التازی عن شیخ الطریقۃ

دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو یہی اوراد تھے اس اشارہ سے انکا فتحیہ نام رکھا گیا واللہ الہادی الی صراط مستقیم بس کر اوراد فتحیہ کا تمام ہوا اور حضرت والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا اول آدہی رات کو اوٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت مین الحمد کے بعد پندرہ دفعہ سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اوس کے بعد ہزار دفعہ پڑھے یا خفی الالطاف ادرکنی بلطفک الخفی اسکے بعد ایکہزار اور ایک مرتبہ یا بدوح اور سر گریبان مین جھکاوے اور مراقبہ کرے دیکھے عالم غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جب اس سے فارغ ہو دوگانہ پڑھے اسکا ثواب امیر سید علی ہمدانی کو بخشے انتہی ؎

فصل

طریقہ مدینیہ کے شعبے بہت ہین ان مین بہت مشہور مغرب مین شعبہ مغاربہ ہے اور حضر موت مین شعبہ عیدروسیہ ہے سید عبداللہ عیدروس کبیر کی جہت سے اور اس فقیر کو ہر ایک سے ارتباط ہے حاصل کیا مینے اس طریقہ کو شیخ ابو طاہر سے انہون نے دو شیخون حرم کے مکے سے شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے انہون نے شیخ عیسے مغربی سے انہون نے اپنے شیخ سعید بن ابراہیم جزائری مفتی عرف قدورہ سے انہون نے شیخ محقق سعید بن مصری سے انہون نے ولی کامل احمد محی وہرانی سے اونہون نے شیخ الاسلام عارف باللہ سیدی ابراہیم تازی سے اونہون نے شیخ الطریقہ

سیدی صالح بن موسی الزواوی عن
الشیخ المعمر محمد بن مخلص عن الشیخ
مغلطائی بن فلیح عن ابی عبد الله العریان
عن والدہ الشیخ جماعۃ الطویل النامدی عن
شریف ابی محمد الناجوزی عن القطب
ابی محمد صالح عن قطب الطریقۃ الشیخ ابی
محمد بن المغربی ایضا اخذ کرد این فقیر طریقہ را
از شیخ ابوطاہر عن الشیخ احمد النخلی المکی عن
السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ
السید عبد الله بن علوی الحداد زوج
ابنتہ عن السید عبد الله بن علوی حداد
وانتسابہ فی الطریقۃ الی السید محمد
بن علوی نزیل مکۃ عن السید عبد الله
بن علی صاحب الزہط عن الشیخ بن عبد الله
العیدروس المقبور باحمد آباد عن والدہ
السید عبد الله بن الشیخ عن عمہ السید
ابی بکر العیدروس صاحب عدن
عن ابیہ القطب السید عفیف
الدین عبد الله العیدروس والکبیر
الذی ینسب الیہ الشعب العید
روسیہ عن عمہ السید عمر المحضار
عن والدہ السید عبد الرحمن بن محمد
السقاف عن ابیہ محمد بن علی مولے
الدویلہ عن ابیہ علی بن علوی
عن ابیہ علوی بن محمد عن ابیہ

سیدی صالح بن موسی زواوی سے انہوں نے
شیخ معمر محمد بن مخلص سے انہوں نے شیخ مغلطائی
بن فلیح سے انہوں نے ابو عبد اللہ عریان سے
اونہوں نے اپنے والد شیخ جماعت طویل نامدی
سے اونہوں نے شریف ابو محمد ناجوزی سے اونہوں
نے قطب ابو محمد صالح سے اونہوں نے قطب طریقہ
شیخ ابو محمد بن مغربی سے اور نیز حاصل کیا یہ طریقہ
اس فقیر نے شیخ ابو طاہر سے انہوں نے شیخ احمد نخلی مکی سے
اونہوں نے سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاگرد
سید عبد اللہ بن علوی حداد اپنے داماد سے اونہوں نے
سید عبد اللہ بن علوی حداد سے - اور ان کی نسبت طریقہ
میں ہے سید محمد بن علوی نزیل مکہ کی طرف انہوں
نے سید عبد اللہ بن علی صاحب الزہط سے اونہوں شیخ بن عبد اللہ
عیدروس سے جن کی قبر احمد آباد میں ہے اونہوں نے اپنے
والد سید عبد اللہ بن شیخ سے اونہوں نے اپنے چچا سید
ابو بکر عیدروس صاحب عدن سے اونہوں
نے اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبد اللہ
عیدروس سے اور وہ بزرگ جنکی طرف
نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عیدروسیہ انہوں
نے اپنے چچا سید عمر محضار سے انہوں نے
اپنے والد سید عبد الرحمن بن محمد سقاف
سے اونہوں نے اپنے والد محمد بن علی مولے
دویلہ سے - اونہوں نے اپنے والد علی بن
علوی سے انہوں نے اپنے والد علوی
بن محمد سے انہوں نے اپنے والد

محمد بن علی وهو جد آل سادة باعلوی
عن الشیخ ابی مدین المغربی بواسطة رجلین
الشیخ عبدالله الصالح المغربی والشیخ عبدالرحمن
المقعد المغربی وکان الشیخ ابومدین ارسل
الشیخ عبدالرحمن لیلبس الفقیه المقدم محمد
بن علی فمرض بمکة فارسل الشیخ عبدالله الی
حضرموت فالبسه الخرقة ثم الشیخ المقتدی
ابومدین شعیب بن حسن المغربی اخذ
الطریقة ولبس الخرقة عن شیخه ابی یعزا
عن الشیخ علی بن حرزهم عن الفقیه الحافظ
القاضی ابی بکر محمد بن عبدالله بن محمد
المعاضری المعروف بابی بکر بن العربی
الاندلسی الاشبیلی عن الامام حجة الاسلام
ابی حامد محمد الغزالی عن امام
الحرمین عبدالملک عن والده الشیخ
ابی محمد عبدالله بن یوسف الجوینی
عن الشیخ العالم العارف ابیطالب
المکی محمد بن علی بن عطیه الحارثی عن
ابی بکر دلف بن جحدر الشبلی عن سید
الطائفه ابی القاسم جنید
البغدادی ولمحمد بن علی الفقیه المقدم
طریقة اخری هی طریقة الاباء
والجد وهی انه اخذ عن ابیه
علی وهو اخذ عن والده
محمد صاحب مرباط عن ابیه

محمد بن علی سے کہ وہ جد ہین آل سادہ باعلوی
کے اونھون نے شیخ ابومدین مغربی سے
بواسطہ دو شخصون کے ایک شیخ عبداللہ صالح
مغربی اور ایک شیخ عبدالرحمن مقعد مغربی اور
شیخ ابومدین نے بھیجا تھا شیخ عبدالرحمن کو کہ خرقہ
پہنلانے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہو گئے
مکہ مین تو بھیجا شیخ عبداللہ نے حضرموت کی
طرف تو ان کو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقتدی ابو
مدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا
اور خرقہ پہنا اپنے شیخ ابو یعزا سے اونھون نے
شیخ علی بن علی حرزہم سے اونھون نے فقیہ حافظ
قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد معاضری عرف
ابوبکر بن عربی اندلسی اشبیلی سے اونھون نے
امام حجۃ الاسلام ابوحامد محمد غزالی سے اونھون
نے امام الحرمین عبدالملک سے اونھون نے
اپنے والد شیخ امیر محمد عبداللہ بن یوسف
جوینی سے اونھون نے شیخ عالم عارف ابو
طالب مکی محمد بن علی بن عطیہ حارثی سے
اونھون نے ابوبکر دلف بن جحدر شبلی سے
اونھون نے سید طائفہ ابوالقاسم جنید
بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم
کو دوسری جہت سے طریقہ کی کہ وہ آبائی
و اجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ اونھون نے طریقہ
اخذ کیا اپنے والد علی سے اور اونھون نے اپنے
والد محمد صاحب مرباط سے اونھون نے اپنے والد

علی خالع قسم عن ابیہ علوی عن ابیہ محمد
عن ابیہ علوی عن ابیہ عبد اللہ من والد
المہاجر الی اللہ احمد عن ابیہ عیسیٰ عن ابیہ
محمد عن ابیہ علی العریضی عن ابیہ الامام جعفر
الصادق وکذلک لابی مدین طریقۃ اخری
ترجع الی النوری وھی ان الشیخ ابا مدین اخذ
الطریقۃ عن الشیخ ابی یعزا النوری وھو
عن الشیخ ابی شعیب ایوب السارئیہ
بن سعید الصنہاجی وھو عن الشیخ
عبد الجلیل وھو عن الشیخ ابی الفضل
الجوھری وھو عن والدہ ابی عبد اللہ
الحسین الجوھری وھو عن الشیخ
ابی الحسین النوری المعروف
بابن البغوی رفیق الجنید وھو
عن السری وایضا لبس الشیخ ابو
مدین عن الامام ابی بکر الطرطوسی
عن الشاشی عن الشبلی عن الجنید
وکذلک للامام حجۃ الاسلام طریقۃ
اخری من جہۃ ابی علی الفارمدی
وکذلک لابی طالب المکی طریقۃ اخری
علیہا اعتمد صاحب النفحات وھی
انہ اخذ الطریقۃ عن ابی
الحسن محمد بن ابی عبد اللہ احمد عن
ابیہ ابی عبد اللہ احمد بن سالم
البصری

قالع قسم سے انہوں نے اپنی والد علوی سے
اونہوں نے اپنی والد محمد سے اونہوں اپنی
والد علوی سے انہوں اپنی والد عبد اللہ
سے انہوں اپنی والد مہاجر فی اللہ احمد سے انہوں
نے اپنی والد عیسیٰ سے انہوں نے اپنی والد محمد
سے انہوں نے اپنی والد علی عریضی سے اونہوں نے
اپنی والد امام جعفر صادق سے اور اسی طرح ابومدین
کا طریقہ دوسرا ہے کہ رجوع ہوتا ہے نوری
کی طرف اور وہ یہ ہی کہ شیخ ابومدین نے
اخذ طریقہ کیا شیخ ابو یعزا النوری سے اور انہوں نے
شیخ ابو شعیب ایوب ساریہ بن سعید صنہاجی سے
اونہوں نے شیخ عبد الجلیل سے اونہوں نے
شیخ ابوفضل جوہری سے انہوں نے اپنی والد
ابو عبد اللہ حسین جوہری سے انہوں نے شیخ
ابوحسین نوری عرف ابن البغوی رفیق جنید سے
اونہوں نے سری سے اور نیز خرقہ پہنا ابومدین
نے امام ابوبکر طرطوسی سے انہوں نے شاشی سے
انہوں نے شبلی سے انہوں نے جنید سے اور
اسی طرح امام حجۃ الاسلام کا طریقہ دوسرا ہے
جہت سے ابوعلی فارمدی سے اور اسی طرح ابو
طالب مکی کا طریقہ دوسرا ہے جس پہ اعتماد
کیا ہے صاحب نفحات نے اور وہ یہ ہے کہ انہوں
نے اخذ طریقہ کیا ابوالحسن محمد بن ابو عبد اللہ
احمد بن سالم بصری سے

عن سهل بن عبد الله التستري
والشيخ ابو طالب المكي هو صاحب
كتاب قوت القلوب قالوا
لم يصنّف في الاسلام مثله في
دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب
هو اصل التصوف وكل ما صنف في السلوك
فهو مخرج على قوت القلوب مثل
الاحياء وغنية الطالبين والعوارف
واسنادي في كتاب قوت القلوب
اني اخذته اجازة عن الشيخ ابوطاهر
عن الشيخ احمد النخلي عن الشيخ محمد بن
العلاء البابلي عن احمد بن عيسى بن
جميل الكلبي عن علي بن ابي بكر القرافي عن
ابي الفضل جلال الدين سيوطي عن الشهاب
احمد بن محمد الحجازي عن ابي اسحاق البرهان
التنوخي عن ابي العباس احمد بن
ابيطالب الحجازي عن عبد العزيز بن
دلف عن ابي الفتح محمد بن يحيي البرواني
عن ابي علي محمد بن محمد بن عبد العزيز
المهدوي قال اخبرنا عمر بن ابيطالب
قال اخبرنا والدي ابو طالب المكي
فذكره مزيد بزاي معجمه اميله بفتح
الف وکسر میم وسکون تحتیه بعد آن
لام است کذا ضبطنا اللفظين عن
ابي طاهر مراعي بغين معجمة وفتح

اونھوں نے سہل بن عبد اللہ تستری سے اور شیخ
ابو طالب مکی ہیں صاحب کتاب قوت القلوب
لوگوں نے کہا ہے کہ کوئی تصنیف اسلام میں
اس کی مثل نہیں - دقایق طریقہ میں میں کہتا
ہوں یہی کتاب اصل تصوف ہے سوا
اسکے اور جو کتابیں سلوک میں تصنیف ہوئیں
اس سے نکالی گئیں جیسے احیا اور غنیۃ الطالبین
و عوارف اور میری اسناد قوت القلوب کی یہ ہے
کہ میں نے حاصل کی اجازت شیخ ابو طاہر سے اونھوں
نے شیخ احمد نخلی سے اونھوں نے شیخ محمد بن علاء
البابلی سے اونہوں نے احمد بن عیسی بن جمیل کلبی سے
اونھوں نے علی بن ابی بکر قرافی سے اونھوں
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اونھوں
نے شہاب احمد بن محمد حجازی سے اونھوں
نے ابو اسحق برہان تنوخی سے اونھوں نے
ابو العباس احمد بن ابو طالب حجازی سے
اونھوں نے عبد العزیز بن دلف سے اونھوں
نے ابو الفتح محمد بن یحیے بروانی سے اونھوں
نے ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی
سے کہا خبر دی ہم کو عمر ابن ابی طالب
نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد ابو طالب
مکی نے پھر ذکر کیا - مزیلہ بزا معجمہ سے
امیلہ بفتح الف و کسر میم و سکون تحتیہ بعد اس کے
لام ہے اسی طور ضبط کئے ہیں ہم نے دونوں
لفظ ابو طاہر سے - مراعی بغین معجمہ و فتح

بیم نسبت بمراغه شهرست به آذربیجان فاروث
بوزن فاروق آخر آن مثلثه است
قریه است درمیان واسط و بصره
قال الیافعی فی سنه ۷۲۰ ان الزواوی
نسبة الی الزواوة قبیلة کبیرة ذات
بطون وافخاذ مسکنها اعمال اویسقیه
انتهی۔ وهط بفتح واو وسکون ها آخر
آن طاء مهمله دیهی ست نزدیک عدن عدن
بفتحتین شهری است از یمن بر ساحل بحر
عیدروس تجنیه و شناة از اسماء شهرست مشتق
از عترسه بمعنی اخذ بعنف و شدت وآن
لقب شیخ عبدالله است ثم
قیل عیدروس فجعلت التاء دالا
وعیدروس بعین مهملة ثم بیاء مثناة
ساکنة وبدال مهملة فراء مضمومة فواو
ساکنة فسین مهملة محضار بکسر المیم
وسکون الحاء المهملة وفتح الضاد المعجمة
آخره راء مهملة لقب بالمحضار
بسرعة حضوره عند الاستغاثة
به سقاف بسین مفتوحة فقاف
مشددة مفتوحة آخره فاء لقب
بالقاف للمبالغة فی سرحاله مولی
الدویلة یعنی صاحب الشهر کهنه المقدم
یعنی هو مقدم التربة درمقبره نخست
او را زیارت می کنند بعد از آن سایر

بیم نسبت ہے مراغہ کی طرف وہ ایک شہر ہے
آذربیجان مین فاروث بروزن فاروق آخر
مین ثاء مثلثہ ایک قریہ ہے درمیان واسط اور
بصرہ کے کہا ہے یافعی نے ۷۲۰ھ مین کہ زواوی
نسبت ہے زواوہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ
ذات بطون وافخاذ ہے اور اوسکا مسکن اعمال
اویسقیہ ہے انتہی۔ وہط بفتح واو وسکون ہا
آخر اوس کے طاء مہملہ ایک گانون ہے نزدیک
عدن کے عدن ایک شہر ہے یمن مین سے کنارہ
پر دریا کے عیدروس تجنیہ اور شناۃ شہر کے نامون
مین سے مشتق ہے عترسہ سے بمعنی اخذ بعنف
وشدت کے اور وہ لقب شیخ عبداللہ کا ہے
پھر بولنے مین عیدروس تا دال ہوگئی ہے
اور وہ بعین مہملہ اور یاء مثناۃ ساکنہ اور
دال مہملہ اور راء مضموم پھر واو ساکن پھر
سین مہملہ ہے محضار بکسر میم وسکون حاء مہملہ و
فتح ضاد معجمہ آخر اوس کے رائے مہملہ
لقب ہے بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت
فریاد کی۔ سقاف بسین مفتوح وقاف
مشددہ مفتوحہ آخر اوس کے فا لقب ہے
صیغہ مبالغہ سے بیچ سرحال کے
مولی الدویلہ یعنے صاحب شہر کہنہ۔
المقدم یعنے مقدم التربت۔ مقبرہ مین پہلے
اون کی زیارت کرتے ہین اوس کے
بعد باقی

سادات راپس اور امقدم التر شد گفته شد

ابومدین بفتح المیم وسکون الدال المہملہ
وفتح التحتیہ آخرہ نون ابو یعز الفتح التحتانیہ
والعین المہملہ والزای المعجمہ حرزہم بکسر حاء
المہملہ وسکون الراء المہملہ وکسر الزاء المعجمہ
اخر ضمیر الجمع المذکر معافری بفتح المیم والعین
المہملہ وبعد الالف فاء مکسورة
ثم راء مہملہ غزالہ بفتح الغین
المعجمہ وتخفیف الزاء المعجمہ قریتہ
من مضافات طوس جوینی بضم الجیم
وفتح الواو وسکون التحتیہ بعدہا
نون فیاء النسبۃ نسبۃ الی جوین
ناحیۃ کبیرۃ من نواحی نیسابور
ابوطالب محمد بن عطیۃ الحارثی عطیہ
بفتح عین مہملۃ وکسر طاء مہملہ
ویاء مثناۃ تحتانیۃ حارثی بحاء
وراء مہملتین وثاء مثلثہ
دُلف بضم الدال المہملہ وفتح اللام
آخرہ فاء جحدر بفتح جیم وسکون حاء مہملہ
وفتح دال مہملہ وراء مہملہ شبلی بکسر الشین
المعجمہ وسکون الموحدہ بعدہا لام نسبۃ الی شبلۃ
قریۃ من قری اسروشنۃ بضم الہمزۃ وسکون
السین المہملۃ وضم الراء المہملہ وفتح الشین
المعجمہ وفتح النون بعدہا ہاء
ساکنۃ بلدۃ عظیمۃ

ساوات کے ابومدین بفتح المیم وسکون دال
مہملہ وفتح تحتیہ اخر اوسکے نون ابو یعز افتح
تحتیہ وعین مہملہ و زائے معجمہ حرزہم بکسر حائے
مہملہ وسکون رائے مہملہ وکسر زائے معجمہ اخر
ضمیر جمع مذکر معافری بفتح میم وعین مہملہ بعد
الف فائی مکسورہ پھر رائے مہملہ غزالہ بفتح غین
معجمہ تخفیف زائے معجمہ ایک قریہ ہے مضافات
طوس سے جوینی بفتح جیم وفتح واؤ وسکون تحتیہ
اوس کے بعد نون اور یار نسبت جوین ایک
ناحیہ بڑا ہے نیساپور کے نواحی میں - ابو
طالب محمد بن عطیہ حارثی عطیہ بفتح
عین مہملہ وکسر طار مہملہ و یائے مثناۃ تحتیہ
حارثی بحائے وراے مہملتین وثاء
مثلثہ دُلف بضم دال مہملہ وفتح
لام آخرہ فا جحدر بفتح جیم وسکون
حار مہملہ وفتح دال مہملہ ورائے مہملہ
شبلی بکسر شین معجمہ وسکون موحدہ
بعد اوس کے لام نسبت ہے طرف
شبلہ کے جو ایک گانون ہے
اسروشنہ بضم ہمزہ وسکون سین
مہملہ وضم رائے مہملہ وفتح شین
معجمہ وفتح نون بعد اوس کے ہائے
ساکنہ ایک بہت
بڑا شہر
ہے

دراء سمرقند من بلاد ماوراء النهر
صاحب مرباط ای مدینة ظفار
القدیمة لانه قطن بها فی القاموس
مرباط كمحراب بلد بساحل الهند
خالع قسم اشتری ارضا بعشرین
الف دینار وسماها قسم باسم ارض
بالبصرة كانت لاهله وغرس بها
نخلا ثم صارت قریة ثم انتقل
منها الی قریة اخری فقیل له
خالع قسم عریض مصغرا اسم
وادی قریب المدینة المشرفة
نسب الیها علی العریضی نقلنا
هذه السلسلة العیدروسیة
وضبط اكثر ما فیها من الاسماء المبهمة عن
النفحات القدسیة فی الخرقة العیدروسیة
للسید عبد القادر العیدروس ومن المشرع
المروی فی آل باعلوی للسید محمد شلی اخبرنا
الشیخ ابو طاهر اخبرنا الشیخ احمد النخلی قال اجازنی
بقراءة هذا الدعاء عقب كل صلوة من الخمس
السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ السید عبد الله
الحداد وزوج ابنته عن شیخه السید عبد الله
بن علوی الحداد باعلوی وهو هذا یا الله یا
لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلك
تائها الیك واستغراقا فیك و
فناء بك

سمرقند کے اوس طرف ماوراء النہر کے
شہر و زمین سے صاحب مرباط یعنے شہر ظفار قدیمہ
قاموس مین کہا ہے مرباط بروزن محراب
ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالع قسم
نے خرید کی تہی ایک زمین بیس ہزار
دینار کو اور قسم نے اوسکا نام وہی رکہا
جو بصرہ مین اوسکے کنبے کے لوگون کے
زمین کا تہا اور وہان درخت لگائے پہر وہ قریہ
ہوگیا پہر منتقل ہوا اوس سے دوسرے قریہ کیطرف
تو بولنے لگے خالع قسم عریض مصغر نام ہے
ایک وادی کا جو قریب مدینہ مشرفہ کے ہے
اوسکی طرف منسوب ہین علی عریضی ہمنے نقل کیا
یہہ سلسلہ عیدروسیہ سید عبد القادر
عیدروس کا اور ضبط اسمار مبہم کئے نفحات قدسیہ
سے خرقہ مین عیدروسیہ سید عبد القادر کے
اور مشرع مرودی کے بیچ آل باعلوی
کے سید محمد شلی کے خبر دی ہمکو شیخ ابو طاہر نے
اونکو شیخ احمد نخلی نے اونہون نے کہا ہمکو اجازت
دی اس دعا کے پڑہنے کی پانچون نمازون مین
بعد سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاگرد سید عبد اللہ
حداد اور اونکے داماد نے اپنے شیخ سید عبد اللہ بن
علوی حداد باعلوی سے اور وہ یہہ ہے یا اللہ
یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلک
تائہا الیک واستغراقا فیک وفناء بک

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا ورزقا طيبا هنيئا ومريئا وقوة في الايمان واليقين وصلابة في الحق والدين وعزا بك يدوم وينخلد وشرفا يبقى ويتابد لا يخالطه تكبر ولا تملو وارادة فساد في الارض ولا علو انك سميع قريب وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم قلت وللسيد عبد الله الحداد ديوان شعر في غاية اللطف والفصاحة غالبه في النصيحة والسلوك ناولني بعض قصائده ابن بنته السيد عبد الله العيدروس والعيدروسي قلت واخبرني جماعة من سادة آل باعلوي منهم السيد عبد الله بن جعفر مدهر ان سادة آل باعلوي لم يزل الوطيفة بعد طيقة يوصون بقرءة الاحياء وحفظه والعمل بما فيه والمواظبة على اوراده قال مذهبهم في العقائد مذهب اهل السنة والجماعة ومذهبهم في الفقه مذهب الشافعي ومذهبهم في السلوك القيام ما في الاحياء والله اعلم۔

اما طریقۂ شاذلیہ پس این فقیر خرقہ پوشید از دست شیخ ابوطاہر از والد خود شیخ ابراہیم کردی۔ وهو عن الشيخ احمد القشاشي وهو عن الشيخ احمد الشناوي وهو اخذ عن جماعة منهم سيدي احمد

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا ورزقا طيبا هنيئا ومريئا وقوة في الايمان واليقين وصلابة في الحق والدين وعزا بك يدوم وينخلد وشرفا يبقى ويتابد لا يخالطه تكبر ولا تملو وارادة فساد في الارض ولا علو انك سميع قريب وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم میں کہتا ہوں سید عبد اللہ حداد کا ایک دیوان ہے اشعار کا نہایت لطف و فصاحت کے ساتھ اکثر اوس میں نصیحت اور سلوک ہے اون کے بعضے قصیدے مجھے لاکر دیے ان کے بھانجے سید عبد اللہ عیدروس و عیدروسی نے میں کہتا ہوں مجھکو خبر دی ایک جماعت نے آل باعلوی کی اون میں سے سید عبد اللہ بن جعفر مدہر نے کہ حضرات باعلوی ہمیشہ ایک طبقہ کے وصیت کرتے آئے ہیں احیاء العلوم کے پڑھنے کی اور اس کے یاد کرنے کی اور اسپر عمل کرنے کی اور اسکے اوراد کی مواظبت کی اور انکا مذہب عقاید میں اہل سنت و جماعت ہے اور فقہ میں انکا نام مذہب شافعی ہے سلوک میں جو احیاء العلوم میں ہے اسپر قیام کرتا ہے واللہ اعلم

طریقہ شاذلیہ کا اس فقیر نے خرقہ پہنا ہے شیخ ابوطاہر سے اونھوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے اونھوں نے شیخ احمد قشاشی سے اونہوں نے اخذ کیا ایک جماعت سے کہ ان میں سے سیدی

بن قاسم العلامة والولی الکبیر سیدی
حسن الانجیهی والشیخ ابراهیم العلقمی
وسیدی محمد بن زین الدین کلهم صحبوا الشیخ
الاسلام کمال الدین الطویل وتادبوا
بادابه ولبسوا منه وهو صحب العلامة محمد
بن محمد بن الجزری وهو صحب واخذ الخرقة
عن التاج السبکی وهو صحب واخذ عن
سیدی احمد بن عطاء الله الاسکندری صاحب
الحکم وهو صحب واخذ عن سیدی ابی العباس
المرعشی وهو صحب واخذ ولبس عن القطب
ابی الحسن الشاذلی ولبس الشیخ ابو طاهر الخرقة واخذ
التلقین عن شیخ الحرم احمد النخلی والشیخ عبد الله بن سالم
عن الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ ابی عثمان سعید بن
ابراهیم الجزائری ح ایضا لبس الشیخ ابو طاهر خرقة
شیخه بالکتابة والاجازة الشیخ محمد بن محمد بن
سلیمان المغربی نزیل مکة طلب الشیخ ابراهیم
منه الخرقة لاولاده فارسلها الی المدینة لهم
وکتب لهم بالاجازة لما تصح له روایة ولم
یجمع الشیخ ابو طاهر معه بلباسه من ید
شیخه ابی عثمان الجزائری بلباسه لها من ابی
عثمان المغربی بلباسه لها من ابی العباس احمد
حجی الوهرانی بلباسه لها من ابی سالم سیدی
ابراهیم التازی بلباسه لها من صالح بن موسی
الزواوی من ابی عبد الله محمد بن
محمد بن مخلص الطیبی

احمد بن قاسم علامہ و ولی کبیر سیدی حسن الانجیہی
اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد بن زین الدین ان سبا
نے صحبت پائی ہے شیخ الاسلام کمال الدین طویل
کے اور آداب یافتہ ہوئے ہیں ان کے آداب
سے اور خرقہ پہنا ہے ان کے ہاتھ سے اور وہ صحبت
میں رہے ہیں علامہ محمد بن محمد جزری کے دی سے
اور اونھوں نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ
کیا ہے تاج سبکی سے اور اونھوں نے سیدی احمد
بن عطاء اللہ اسکندری صاحب حکم سے اور اونھوں نے
سیدی ابوالعباس مرعشی سے اور اونھوں نے قطب
ابوالحسن شاذلی سے اور شیخ ابو طاہر نے خرقہ پہنا اور اخذ
تلقین کیا شیخ حرم شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ
بن سالم سے اونھوں نے شیخ عیسی مغربی سے
اونھوں نے شیخ ابوعثمان سعید بن ابراہیم جزائری سے
اور نیز پہنایا ابو طاہر کو شیخ نے خرقہ اپنے شیخ کا کتابت
اور اجازت کی ساتھ شیخ محمد بن محمد سلیمان مغربی نزیل مکہ سے
طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے ان سے خرقہ اپنی اولاد
کے واسطے اونھوں نے خرقہ بھیجا ان کے واسطے طرف
مدینہ کے اور اجازت لکھی جس وقت صحیح ہوئی روایت اور
مجتمع نہیں ہوئے شیخ ابو طاہر ان سے خرقہ پہننے میں انکے
شیخ ابوعثمان جزائری کے ہاتھ سے خرقہ پہننے کو ابو
عثمان مغربی سے اونھوں نے پہنا ابوالعباس
احمد حجی وہرانی سے اونھوں نے ابو سالم سیدی
ابراہیم تازی سے اونھوں نے صالح بن موسی زاوی
سے اونھوں نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے

عن الشیخ علاء الدین مغلطائی عن السید
زین الدین ابی بکر و السید ابی عبد اللہ بن
السید ابی الحسن الشاذلی وھما من القطب
ابی الحسن الشاذلی ثم القطب نور الدین
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار
الشہیر بالشاذلی اخذ الطریقۃ و لبس
الخرقۃ من شیخہ عبد السلام من مشیش
وھو عن السید عبد الرحمن بن زیات
المدنی وھو عن الشیخ تقی الدین الصوفی
المعروف بالفقیر مصغرا وھو عن الشیخ فخر الدین
وھو عن الشیخ ابی الحسن علی و ھو عن الشیخ
تاج الدین محمد وھو عن الشیخ شمس الدین
محمد وھو عن الشیخ زین الدین محمد القزوینی
وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراھیم البصری وھو عن
الشیخ ابی القاسم المروانی وھو عن الشیخ فتح السعود
وھو عن الشیخ سعید القروانی وھو عن الشیخ
ابی محمد جابر وھو عن السید الشہید الامام
حسین بن علی وھو عن ابیہ الامام امیر المومنین
علی ابن ابی طالب وھو عن السید المرسلین
وشفیع المذنبین وقائد الغر المحجلین محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم واین فقیر حزب
البحر اخذ کرد از شیخ ابو طاھر عن الشیخ احمد
النخلی عن الشیخ محمد بن العلاء عن سالم
السنہوری عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام
زکریا عن الخ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

انہوں نے شیخ علاء الدین مغلطائی سے انہوں
نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابو عبد اللہ
بن سید ابو حسن شاذلی سے اور ان دونوں نے
قطب ابو الحسن شاذلی سے پھر قطب نور الدین
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار مشہور شاذلی
نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ عبد السلام
بن مشیش سے اور انہوں نے سید عبد الرحمن بن
زیات مدنی سے انہوں نے شیخ تقی الدین صوفی
عرف بفقیر بصیغہ مصغر اور انہوں نے شیخ فخر الدین سے
اونہوں نے شیخ ابو الحسن علی سے انہوں نے شیخ
تاج الدین محمد سے انہوں نے شیخ شمس الدین محمد
سے انہوں نے شیخ زین الدین محمد قزوینی سے
انہوں نے شیخ ابو اسحاق ابراہیم بصری سے انہوں نے
شیخ ابو القاسم مروانی سے انہوں نے شیخ فتح السعود
سے انہوں نے شیخ سعید قروانی سے انہوں نے شیخ ابو
محمد جابر سے انہوں نے سید شہید امام حسین بن علی
سے انہوں نے اپنی والد امام امیر المومنین علی ابن
ابیطالب سے انہوں نے سید المرسلین شفیع المذنبین
قائد الغر المحجلین محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور اس فقیر نے حزب البحر اخذ کی شیخ ابو طاہر سے
انہوں نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے شیخ محمد بن
علاء سے اونہوں نے سالم سنہوری سے
انہوں نے نجم غیطی سے انہوں نے
شیخ الاسلام زکریا سے ✦ ✦ ✦
✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

عن العز عبد الرحیم بن فرات عن التاج
عبد الوہاب بن علی السبکی عن والدہ التقی
علی بن الکافی السبکی عن الشیخ احمد بن
عطاء اللہ عن الامام الشیخ ابی العباس
احمد بن عمر المرسی عن ابی الحسن
الشاذلی واخذ کرد حکم ابن عطا را ہمین
سند از شیخ احمد بن عطا واخبرنی الشیخ
ابو طاہر قال اخبرنا الشیخ احمد النخلی
قال اخبرنی الشیخ یحیی الشاوی بتلقینہ
عن الشیخ سعید الجزائری عن الشیخ
سعید المقری عن الولی الکامل احمد
حجی عن العارف باللہ سیدی ابراہیم
بقراءۃ اربع سور من القرآن فی کل یوم
ولیلۃ وھے اقرء باسم ربک الذی خلق
وانا انزلناہ فی لیلۃ القدر واذا زلزلت الارض
زلزالھا ولایلاف قریش ....

طریقہ شطاریہ

واما طریقہ شطاریہ درین دیار ہمین یکجہت است نسبت
شیخ محمد غوث گوالیری وبحقیقت پیش از شیخ محمد غوث گوالیری
چندان این طریقہ شہرت نداشت واول کسیکہ این طریقہ
در ہندوستان از وی جاری شد عبد اللہ شطاری ست
واول کسیکہ این طریقہ ابتدا کرد شیخ خدا قلی ماوراء النہری ست
بالجملہ این فقیر خرقہ از دست شیخ ابو طاہر کردی پوشید وایشان
بعمل انچہ در جواہر خمسہ ست اجازت دادند عن ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی
عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد شناوی عن سید صبغۃ اللہ

انہوں نے عز عبد الرحیم بن فرات سے
انہوں نے تاج عبد الوہاب بن علی سبکی
سے اونہوں نے اپنے والد تقی علی بن
کافی سبکی سے اونہوں نے شیخ احمد بن
عطاء اللہ سے انہوں نے امام ابو العباس
احمد بن عمر مرسی سے انہوں نے ابو الحسن
شاذلی سے اور اخذ کیا حکم ابن عطا کا اسی
سند سے شیخ احمد بن عطا سے اور مجھکو خبر
دی شیخ ابو طاہر نے کہا خبر دی ہمکو شیخ احمد
نخلی نے کہا خبر دی مجھے شیخ یحیے شاوی نے
اوسکی تلقین کی شیخ سعید جزائری نے انہوں
نے شیخ سعید مقری سے اونہوں نے ولی کامل
احمد حجی سے اونہوں نے عارف باللہ سیدی
ابراہیم سے واسطے پڑہنے چار سورتین قرآن
کے ہمیشہ روز وشب مین اور وہ یہہ ہین
اقرء باسم ربک الذی خلق۔ انا انزلناہ فی لیلۃ
القدر۔ اذا زلزلت الارض زلزالھا۔ لایلاف قریش

طریقہ شطاریہ

اور طریقہ شطاریہ کے اس ملک مین ہی ایک جہت ہے
شیخ محمد غوث گوالیری کے اور فی الحقیقت شیخ محمد غوث
گوالیری سے پہلے کچہہ اس طریقہ کی شہرت نتہی اور ہندوستان
مین پہلے جاری ہوا عبد اللہ شطاری سے ہوا اور جس نے پہلے
یہ طریقہ جاری کیا وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہین غرض
اس فقیر نے خرقہ شیخ ابو طاہر کردی کے ہاتہ سے پہنا اور اونہوں نے
اوسکی عملکی اجازت دی جو جواہر خمسہ مین ہین اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے

عن الشیخ وجیہ الدین العلوی الگجراتی عن الشیخ محمد غوث الگوالیری وایضاً البسہا الشیخ ابوطاہر عن الشیخ احمد النخلی عن السید میرکلان عن الشیخ عیسی السندی البرہانپوری عن الشیخ شکر محمد عن الشیخ محمد غوث ثم الشیخ محمد غوث صاحب الجواہر الخمسہ ناشر الطریقہ الشطاریہ اخذہا عن الشیخ ظہور عن الشیخ ہدیۃ اللہ سرمست عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ محمد قاضی عن الشیخ عبداللہ شطاری عن الشیخ محمد عارف عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ خدا قلی ماوراء النہری عن ابی الحسن الخرقانی عن ابی المظفر ترک الطوسی عن الشیخ ابی یزید العشقی عن الشیخ محمد المغربی تلقن من روحانیۃ الشیخ ابی یزید البسطامی تلقن من روحانیۃ سیدنا الامام جعفر الصادق بسندہ السابق این فقیر را در سفر حج چون بہ لاہور رسید ودست بوس شیخ محمد سعید لاہوری دریافت ایشان اجازت دعای سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ و سند خود بیان کردند وایشان درین زمانہ یکی از اعیان مشائخ طریقہ احسنیہ وشطاریہ بودند وچون کسی را اجازت میدادند او را دعوت رجعت نمی شد رحمۃ اللہ تعالے سند قال الشیخ المعمر الثقہ حاجی محمد سعید الاہوری اخذ الطریقۃ شطاریہ واعمال الجواہر الخمسہ من السیفی وغیرہ عن الشیخ محمد اشرف اللاہوری عن الشیخ عبدالملک عن الشیخ ابا یزید الثانی

اُنہوں نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے۔ اور اُنہوں نے شیخ محمد غوث گوالیری سے۔ اور نیز پہنایا خرقہ شیخ ابوطاہر نے شیخ احمد نخلی سے اُنہوں نے سید میرکلان سے اُنہوں نے شیخ عیسی سندی برہانپوری سے اور اُنہوں نے شیخ لشکر محمد سے اور اُنہوں نے شیخ محمد غوث سے پھر شیخ محمد غوث گوالیری صاحب جواہر خمسہ اور رواج دینے والے طریقہ شطاریہ کے نے اخذ طریقہ کیا شیخ ظہور سے اُنہوں نے شیخ ہدیۃ اللہ سرمست سے اُنہوں نے شیخ محمد قاضی سے اُنہوں نے شیخ عبداللہ شطاری سے اُنہوں نے شیخ محمد عارف سے اور اُنہوں نے شیخ محمد عاشق سے اُنہوں نے شیخ خدا قلی ماوراء النہری سے اُنہوں نے ابوالحسن خرقانی سے اور اُنہوں نے اور اُنہوں نے شیخ ابویزید عشقی سے اُنہوں نے شیخ محمد مغربی سے اُنہوں نے تلقین پائی روحانیت سے شیخ ابویزید بسطامی کے اُنہوں نے تلقین پائی روحانیت سے سیدنا امام جعفر صادق کے بموجب سند سابق کے۔ اور نیز یہ فقیر حج کے سفر میں جب لاہور پہنچا اور دست بوسی شیخ محمد سعید لاہوری کی حاصل کی۔ اور اُنہوں نے دعای سیفی کی اجازت بلکہ اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ کے بیان کی اور یہہ اُس زمانہ میں بہت بڑے مشائخ طریقہ احسنیہ۔ وشطاریہ۔ کے تھے۔ اور جب کسی کو اجازت دیتے تھے اُسکو دعوت کی رجعت نہوتی تھی رحمۃ اللہ تعالے سند کہا شیخ معمر ثقہ حاجی محمد سعید لاہوری نے کہ مینے اخذ طریقہ کیا۔ شطاریہ اور اعمال جواہر خمسہ سیفی وغیرہ شیخ محمد اشرف لاہوری سے اُنہوں نے شیخ عبدالملک سے اُنہوں نے شیخ بایزید ثانی سے

عن الشیخ وجیہ الدین الگجراتی عن الشیخ
محمد غوث الگوالیری و ایضا این فقیر را
اجازت طریقہ شطاریہ حاصل شد از حضرت
والد بزرگوار قدس سرہ عن شیخ لال بیرہتی
عن الشاہ پیر بیرہتی بسند لا یحضرنی
الآن وجدت فی کتاب العزیزیہ اراہ
عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ
بہاء الدین الشطاری انہ قال بدانکہ ذکر
مشرب شطار اسمست بزبان یا بدل گوید و ملاحظہ
اسماء صفات کند یعنی سمیع و بصیر و علیم در
خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطہ
پیش نظر دارد و مد کشد و شد کند و از زیر
ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا
و بینا و دانا در دل قرار دہد و در یک دم
بگوید از اول دم تا آخر دم این در غیر محاربہ
کبیرست فاما در محاربہ کبیر اگر در یکدم دو صد بار و
زیادہ بگوید پس بہتر است چون درین صفات
استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ
آن صفات را نبات گویند یعنی سمیع بصیر
علیم شنوا دایم بینا۔ دانا۔ قایم۔ حاضر۔ ناظر
شاہد۔ چون مدتے درین شغل استقامت
میفرمایند۔ یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم
ظاہر۔ باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی و بدیع
باقی و عروج و نزول۔ در ہر ذکرے دایمی
شرط ست چون زمانے بدین شغل

اونہوں نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے انہوں
نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز اس فقیر کو اجازت
طریقہ شطاریہ کی حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار
قدس سرہ سے انکو شیخ لال پیر ہتی سے انکو شاہ
پیر بیرہتی سے اوس کی سند اس وقت
مجھے یاد نہیں ہے میں نے کتاب عزیزیہ میں پائی ہے
معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ایرجی سے اونکو
شیخ بہاؤالدین شطاری سے کہ اونہوں نے
کہا ہے۔ کہ جان لینا چاہیے کہ ذکر مشرب شطاریہ
کا اسم ہے زبان سے یا دل میں کہے اور ملاحظہ
اسماء صفات کا کرے یعنی سمیع۔ بصیر علیم خیال
میں لائے۔ اور برزخ یعنی صورت واسطے کی پیش
نظر رکھے اور مد کھینچے اور سد کرے اور زیر ناف سے
شروع کرے اور معنی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور
دیکھنے والا اور جاننے والا دل میں قرار دے اور ایک
دم میں ایک دفعہ کہے دم کے اول سے دم کے آخر
تک میں اور یہ جب ہے کہ محاربہ کبیر نہو اور جو محاربہ
کبیر ہو تو دو سو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے
جب صفات قرار پا جائیں تو اور صفات تلقین
کرے کہ اون صفات کو نبات کہتے ہیں یعنی
سمیع بصیر علیم شنوا بینا۔ دانا۔ دائم۔ قائم۔
حاضر شاہد ہے جب ایک مدت اس شغل میں مستقیم ہو جائے
تو فرماتے ہیں یعنی قادر۔ واحد حی۔ قیوم۔ ظاہر
باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی۔ بدیع۔ باقی عروج نزول
ہر ذکر و اسم میں شرط ہے جب ایک مدت اس میں

استقامت گرفتہ باشد بعدہ ملفوظات تلقین کنند یعنی العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم بعد ازان بہ محاربہ کبیر شغل کنانند کہ دم گرفتہ لبشدت تمام با تصور ملاحظہ چندان ذکر گوید کہ خوے از اندام طریق باران روان شود و گوینده ذکر بیہوش گردد و فائدہ آنست کہ انچہ بگرسنگی و بیداری بسیار حاصل میشود آن ہمہ بدین حاصل میشود و این مقدار کافی ست باقی از مرشد معلوم گردد بدانکہ مراقبہ بر سہ طریق ست اول آنکہ بجلسہ صلوۃ بنشینی و التزام علم بدین کنی کہ باری تبارک و تعالیٰ بینا و شنوا و دانا ست و چون ازین علم لمحہ غافل شوی مراقب نباشی و درین مراقبہ ربط شیخ لازم گیرد و در نماز و تلاوت و جمیع احوال ملازم این علم باشد و چون درین استقامت شود در مراقبہ ثانی آنرا مشاہدہ نیز گویند شروع کنی و این ہم بران ہیئت مذکورہ بنشینی و روی را بجانب دل مائل گردانی و چشم را بندی و بچشم باطن سوئے دل نگری و تصور کنی کہ خدائے عزوجل را می بینی و چون این شغل بہ کمال رسد حجاب تشبیہ برخیزد و بہ تحقیق بدانی کہ خدا تعالیٰ را می بینی پس ازین ترقی کن در مراقبہ ثالث کہ آنرا معائنہ نیز نامند مشغول شو و آن آنست کہ بر صفات مسطورہ بنشینی الا آنکہ نظر سوئے آسمان داری و چشم

مستقیم ہو جائے تو ملفوظات تلقین فرمائیں یعنے العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم اسکے بعد محاربہ کبیر کا شغل کرائیں کہ دم روک کر خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کرے کہ بدن سے پسینہ مینہ کیطرح برسنے لگے اور ذکر کرنیوالا بیہوش ہو جائے اور فائدہ یہہ ہے کہ جسقدر بہوکہ رہنے سے اور بہت جاگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس سے حاصل ہو جاتا ہے اور اسقدر کافی ہے باقی مرشد سے معلوم ہو جائیگا۔ جاننا چاہیئے کہ مراقبہ تین طور پر ہے ایک تو یہ کہ اسطرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور اس علم کا التزام کرے یعنی یقین سے یون جان کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا اور سنتا اور جانتا ہے اور جب اس علم سے ایک لمحہ بہی غافل ہو تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ مین ربط شیخ لازم ہے لہذا نماز تلاوت اور تمام احوال کو لازم جانے اور جب اسمین استقامت ہو جائے دوسرا مراقبہ جسے مشاہدہ بہی کہتے ہین شروع کرے اور اسمین بہی اوسی شکل سے بیٹھے اور منہ دل کے وسط کی طرف جہکائے اور آنکہین بند کرے اور چشم باطن دلکو دیکہین اور تصور کرے کہ خدا عزوجل کو دیکہتا ہے اور جب یہہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب تشبیہ کا اوٹھ جائیگا اور تحقیق جانیگا کہ خدا تعالیٰ کو دیکہتا ہے پہر اس سے ترقی کرے تیسرے مراقبہ میں کہ اوسے معائنہ بہی کہتے ہین اوسمین مشغول ہو اور وہ یہ ہے کہ اوسی طور سے بیٹھے مگر نظر آسمان کی طرف کرے اور آنکہین

فراز کردہ بر ہیئت مختصر تصور کنی کہ روحم از قالب بیرون رفت و از سماوات گزشت و بمعاینۂ حق تعالیٰ مشغول شد اگر کسے برین استقامت یابد رشتہ سبز پیدا آید یکجانب رشتہ بالائے ہفتم آسمان باشد و دوم جانب رشتہ در دل او باشد و اعلیٰ مرتبہ طریق است و مشغولے کہ مشائخ می گویند ہمین است و درین واسطہ درست نیست ؂

بیان سبحہ

اما سبحۃ فناولنیہا السید عمر ابن بنت الشیخ عبد اللہ البصری المکی قال ناولنیہا جدی الشیخ عبد اللہ ناولہ ایاہا شیخہ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی وقال ناولنی ایاہا ابو عثمان الجزائری عن ابی عثمان المقری عن سیدی احمد حجی عن سیدی ابراہیم التازی عن ابی الفتح المراغی عن ابی العباس احمد بن بکر الرداد عن مجد الدین محمد بن یعقوب بن محمد الفیروز آبادی اللغوی عن جمال الدین یوسف بن محمد الدمیری عن تقی الدین بن ابی الثنا محمود بن یعلی عن مجد الدین عبد اللہ بن ابی الجیش المقری عن ابیہ عن ابی الفضل محمد بن الناصر عن ابی محمد عبد اللہ السمرقندی عن ابی بکر محمد بن علی السلامی الحداد عن ابی نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر عن ابی الحسن علی بن الحسن بن القاسم الصوفی

اونچی کرے اسی طرح جیسے مرنیکے وقت یہ خیال کرے کہ میری روح قالب سے نکل گئی اور آسمانونسے گزر گئی اور حقتعالیٰ کی معاینہ مین مشغول ہوئی اگر کسیکو اسپر استقامت حاصل ہو گی ایک ڈورا سبز ظاہر ہوگا اوسکا ایک سرا ساتوین آسمانپر ہوگا اور دوسرا سرا اوسکے دل مین ۔ اور اعلیٰ مرتبہ اور شغل کہ جو مشائخ کہتے ہین یہی ہے اور اس مین واسطہ درست نہین ۔

تسبیح کی سند

وہ مجکو دی سید عمر شیخ عبد اللہ بصری مکی کے نواسے نے کہا مجکو دی میرے نانا شیخ عبد اللہ نے اون کو دی اونکے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی نے اور کہا مجکو دی ابو عثمان جزائری نے اون کو ملی ابو عثمان مقری سے اون کو سید احمد حجی سے اونکو سید ابراہیم تازی سے اونکو ابو الفتح مراغی سے اون کو ابو العباس احمد بن ابو بکر رداد سے اونکو مجد الدین محمد بن یعقوب بن محمد فیروز آبادی لغوی سے اونکو جمال الدین یوسف بن محمد دمیری سے اونکو تقی الدین بن ابو ثنا محمود بن یعلی سے اونکو مجد الدین عبد الصمد بن ابو الجیش مقری سے اونکو اپنی والد سے اونکو ابو الفضل محمد بن ناصر سے اونکو ابو محمد عبد اللہ سمرقندی سے اونکو ابو بکر محمد بن علی سلامی حداد سے اونکو ابو نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر سے اونکو ابو الحسن علی بن حسن بن قاسم صوفی سے

قال سمعت ابا الحسن المالكي وقد رأيته وفي يده سبحة فقلت يا اوستاذ انت الى الآن مع السبحة يقول كذا رأيت أستاذي الجنيد وفي يده سبحة فقلت يا أستاذي وانت الى الآن مع السبحة فقال كذا رأيت أستاذي سري بن المفلس السقطي وفي يده سبحة فقلت يا استاذ وانت مع السبحة فقال كذا رأيت أستاذي معروف الكرخي وفي يده سبحة فسألت عما سألتني عنه فقال كذا رأيت أستاذي بشر الحافي وفي يده سبحة وسألته عما سألتني عنه فقال رأيت أستاذي عمر المكي وفي يده سبحة فسألته عما سألتني عنه فقال رأيت أستاذي الحسن البصري وفي يده سبحة فقلت يا أستاذ مع عظم شانك وحسن عبادتك وانت الى الآن مع السبحة فقال لي هذا شئ كنا استعملناه في البدايات ماكنا نتركه في النهايات انا احب الى اذكر الله بقلبي ويدي ولساني قال الشيخ ابو العباس الرداد تبين من قول الحسن البصري السبحة كانت موجودة متخذة في عهد الصحابة لقوله هذا شئ كنا استعملناه في البدايات وبداية الحسن من غير شك كانت مع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فانه ولد

اونہون نے کہا مینے سنا ہی حسن مالکی سے اور تحقیق مینے دیکہا انکو تسبیح انکے ہاتہہ مین ہی تو مینے کہا اے حضرت ابہی تک آپ تسبیح ہاتہہ مین رکہتے ہین کہا انہون نے یون مین دیکہا تہا اپنے حضرت جنید کو اور مینے کہا تہا حضرت ابہی تک آپ تسبیح ہاتہہ مین رکہتے ہین انہون نے کہا مینے ایسا ہی دیکہا تہا اپنے سقطی کو اور ان کے ہاتہہ مین تسبیح تہی تو مینے کہا اے حضرت ابہی تک آپ تسبیح رکہتے ہین انہون نے کہا مین نے ایسا ہی دیکہا تہا اپنے مرشد معروف کرخی کو اور انکے ہاتہہ مین تسبیح تہی اور مینے یونہین پوچہا تہا جسطرح تم نے مجہہ سے پوچہا تو انہون نے کہا ہم نے یونہین دیکہا تہا اپنے مرشد بشر حافی کو اور ان سے یونہین دریافت کیا جیسے تمنے مجہہ سے اونہون نے کہا مینے دیکہا اپنے حضرت عمر مکی کو انکے ہاتہہ مین تسبیح تہی مینے سوال کیا اسی طرح جسطرح تم نے مجہہ سے ؛ انہون نے کہا مینے دیکہا اپنے اوستاد حسن بصری کو ان کے ہاتہہ مین تسبیح تہی مینے کہا اے حضرت ؛ آپ باوجود ایسی عظمت شان اور ایسی نیک عبادت کی اور ابہی آپ کے ہاتہہ مین تسبیح ہے انہون نے کہا کہ ہان یہ ایک ایسی شی ہے کہ ہم ابتدا مین اسکا استعمال کرتے تہے تو ہمنے نہایت مین بہی نہ ترک کیا مین دوست رکہتا ہون اس امر کو کہ ذکر اللہ دل سے کرون اور ہاتہہ سے اور زبان سے شیخ ابو العباس رداد فرماتے ہین کہ حسن بصری کے قول سے روشن ہوا کہ تسبیح موجود اور متخذ تہے صحابہ کی عہد مین جو انہون نے کہا یہ ایسی شی ہے کہ ہم ابتدا مین کیا کرتے تہے اور ابتدا حسن بصری کی بیشک تہی صحاب رسول اللہ صلی اللہ

لسنتين بقيا من خلافة عمر و رأى عثمان وعليا وطلحة رضي الله عنهم وحضر يوم الدار في قضية عثمان وعمره اربع عشرة سنة وروى عن عثمان وعلي وعمران بن حصين ومعقل بن يسار وابي بكرة وابي موسى وابن عباس وجابر بن عبد الله رضي الله عنهم وخلق كثير من الصحابة والخلاف في روايته عن علي رضي الله عنه مشهور انتهى واما دلائل الخيرات فاخبرنا بها شيخنا ابو طاهر عن الشيخ احمد النخلي عن السيد عبد الرحمن الادريسي الشهير بالمحجوب عن ابيه احمد عن جده محمد عن ابي جده احمد عن مؤلفه السيد الشريف محمد بن سليمان الجزولي رحمه الله ۔ واما قصيدة البردة فاخبرنا بها ابو طاهر عن الشيخ احمد النخلي عن محمد بن العلاء البابلي عن سالم السنهوري عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا عن ابي اسحاق الصالحي عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلي عن علي بن جابر الهاشمي عن ناظمها شرف الدين محمد بن سعيد حماد البوصيري رحمه الله ۔ کاتب حروف گوید انیست الخیہ از بیان سلاسل درین رسالہ میسر شد بعد ازان ذکر بعض اسانید علم حدیث و علم فقہ وغیر ہما خواہد آمد والحمد لله اولاً وآخراً ظاہراً وباطناً وصلی الله علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین

جب دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہو چکے اور انہوں نے دیکھا حضرت عثمان و علی و طلحہ رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو حضرت رضی اللہ عنہ کے قضیہ میں تو ان کی عمر چودہ ۱۴ برس کی تھی اور انہوں نے حدیث کی روایت کی ہے عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن یسار و ابو بکرہ و ابو موسی و ابن عباس و ابن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور انکا حضرت علی سے روایت کرنے میں خلاف مشہور ہے انتہی

دلائل الخیرات کی سند ۔ اور دلائل الخیرات کی ہمکو اجازت دی ہمارے شیخ ابو طاہر نے انہوں نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے سید عبد الرحمان ادریسی مشہور محجوب سے انہوں نے اپنے والد احمد سے انہوں نے انکے دادا محمد سے انہوں نے انکے پردادا احمد سے انہوں نے اوس کے مصنف سید شریف محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے ۔

قصیدہ بردہ کی سند ۔ ہمکو خبر دی قصیدہ بردہ کی ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے محمد بن علاء بابلی سے انہوں نے سالم سنہوری سے انہوں نے نجم غیطی سے انہوں نے شیخ الاسلام زکریا سے انہوں نے ابو اسحاق صالحی سے انہوں نے صلاح محمد بن محمد بن حسن شاذلی سے انہوں نے علی بن جابر ہاشمی سے انہوں نے اوس کے ناظم شرف الدین محمد بن سعید حماد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے

کاتب حروف کہتا ہے یہ ہی بیان سلاسل کا اس رسالہ میں میسر ہوا اور علم حدیث و فقہ وغیرہا کی سند کا ذکر بعد ہو گا فقط

سند دلائل الخیرات

سند قصیدہ بردہ

ہو العزیز الولی الرحیم

معتقدین و متوسلین خاندان کو مژدہ ہو

کہ یہہ کتاب علم سلوک مین لاجواب ہے اسمین طریقہ اذکار و اشغال جدیدہ خانوادونکا معہ توجہ و مراقبہ ہر ایک ورد کا الگ الگ لکھا ہے۔ اور جو فقرہ جہان جہان مشہور ہے اُنکی تشریح اور صحت الفاظ کی ہے۔ اور انہین سلسلونکا ارتباط جیسے طریقوں سے اُنکو پہنچے ہین بیان کئے ہین واقعی یہہ کتاب قابل دید ہے۔ چونکہ یہہ کتاب نایاب تھی اور ہر دیار و امصار سے شایقینونکی خواہش یہہ نا فیوما روز افزون تھی۔ اسواسطے اس خاکسار نے اسکو معہ ترجمہ اُردو طبع کیا ہے ناظرین کی خدمت عالی مین التماس ہے کہ بسبب عدیم الفرصتی اور منقول عنہ کے غلط ہونیکی وجہ سے اگر کسی قدر غلطی پاوین تو عاجز کو معاف فرماوین۔ ہان اب انشاء اللہ تعالے آیندہ سے تصحیح اور خوشخطی کا پورا پورا انتظام کیا جاویگا صرف دوسرے شخصونکی تصحیح کے اعتبار پر نہیں چھوڑا جایا کریگا۔ چنانچہ جو ایک رسالہ الطاف القدس جو پہلے چھپ چکا ہے وہ اب بالکل مطبع مین ہو چکا تہا اور طالبون کی درخواست برابر چلی آتی تھی اس سبب سے اب اوسکو معہ ترجمہ اُردو پاکیزہ اور عمدہ تقطیع پر باہتمام صحت خود طبع کیا جا رہا ہے جو ناظرین کے ملاحظہ مین گزریگا معلوم ہو جاویگا۔ جس صاحب کو جسقدر نسخہ کتاب ہذا اور دیگر رسائل حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ عبد الرحیم صاحب و مولوی اسمٰعیل صاحب شہید رحمہم اللہ علیہم سے مطلوب ہون مطبع احمدی بازار دریبہ کلان دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ سے طلب فرماوین ؛

2733

اور

ہر قسم کے قرآن شریف حمائل سادہ مترجم و کتب دینیات عربی۔ فارسی۔ اُردو۔ و کتب درسیہ مدارس عربی۔ و سرکاری۔ و کتب تصوف و لغات۔ و طب و نیز کتب مصنفہ حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی و حضرت شیخ کلیم اللہ صاحب جہان آبادی و مولوی محمد قاسم صاحب نانوتی و مولوی نذیر حسین صاحب و مولوی الطاف حسین صاحب و مولوی عبد الحق صاحب تفسیر حقانی۔ و دیگر کتب مطبوعہ بمبئی مصر کلکتہ لکھنو کانپور آگرہ میرٹھ دہلی وغیرہ اور کتب متفرق نایاب بانہ اور رد مقلد و غیر مقلد و شیعہ وغیرہ کا بہی اس دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ دہلی سے نقد قیمت آنے پر بکفایت ملسکتی ہین اور تاجرونکے ساتھ نہایت کفایت کے ساتھ خاص طور پر معاملہ کیا جاتا ہے فقط

المشتہر۔ خاکسار مولوی سید محمد صاحب کلیمی جعفری عاجز سید ظہیر احمد مالک دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ مطبع احمدی دہلی